www.KitaboSunnat.com

جاہلیت اور قرآن

تالیف الامام شیخ الاسلام
محمد بن عبد الوہاب

توضیح وتشریح: علامہ العراق السید محمود السکری الآلوسی

ناشر: الجامعة الاسلامیہ حاجی آباد فیصل آباد

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مطبوعات الجامعۃ الاسلامیہ (فیصل آباد)

جاہلیت اور قرآن

www.KitaboSunnat.com

تالیف الامام شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب

توضیح و تشریح

علامہ العراق السید محمود السکری الآلوسی

ترجمہ و ترتیب

ناشر

الجامعۃ الاسلامیہ حاجی آباد فیصل آباد

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ ○ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور - پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ——— جاہلیت اور قرآن

تالیف ——— شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب

توضیح وتشریح ——— علامہ العراق السید محمود شکری الوسی

ترجمہ وٹائپ ——— ادارہ الجامعۃ الاسلامیہ

ناشر الجامعۃ الاسلامیۃ ماجھے آباد فیصل آباد

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

فہرست مضامین	۳
مقدمہ از شارح	۹
غرض تالیف	۱۱
۱۔ صالحین کو پکارنا	۱۱
۲۔ تفرق	۱۲
۳۔ حکام کی مخالفت	۱۴
۴۔ تقلید	۱۶
۵۔ بدکردار عالم یا جاہل صوفی کی پیروی کرنا	۱۸
۶۔ آباء و اجداد کے مذہب کو بلا دلیل حجت ماننا	۱۹
۷۔ قلتِ تعداد سے حق کے خلاف استدلال کرنا	۲۲
۸۔ کسی چیز کے عجیب و غریب ہونے کی وجہ سے اُسے باطل سمجھنا	۲۴
۹۔ بہت سی طاقتور قوموں نے اپنی قوت اور حیلہ سازی سے دھوکہ کھایا	۲۵
۱۰۔ دولت مندوں کا اپنی دولت سے دھوکہ کھانا۔	۲۹
۱۱۔ اہلِ حق کے کمزور ہونے کی وجہ سے حق کو حقیر سمجھنا۔	۳۴
۱۲۔ انصارِ حق کی عیب جوئی۔	۳۶
۱۳۔ حق کی حمایت سے اس لیے تکبّر کرنا کہ اس کے حامی شرفاء نہیں ہیں۔	″
۱۴۔ دین اسلام کے باطل ہونے پر کفار کا استدلال	۳۸
۱۵۔ کفار کی جہالت اور قیاس فاسد سے استدلال۔	۳۹
۱۶۔ صالحین کی شان میں غلو	۴۲
۱۷۔ اتباعِ وحی سے معذرت	۴۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ حق کا اس لیے انکار کرنا کہ ہمارا گروہ یہ نہیں کہتا۔	۴۷
۱۹۔ جادو کے خرافات کی اتباع کرنا	۴۸
۲۰۔ نسبت میں تناقض	۵۰
۲۱۔ نصوص میں تحریف	۵۱
۲۲۔ کتب دینیہ میں تحریف	″
۲۳۔ ہدایت دینی سے پہلو تہی کر کے اس کے خلاف کو اختیار کرنا	۵۲
۲۴۔ دوسرے کے پاس جو حق ہو اس کا انکار کرنا۔	″
۲۵۔ ہر گروہ ادّعا کرنا کہ حق اس میں محصور ہے۔	۵۴
۲۶ اقرار کے بعد انکار	۵۵
۲۷۔ کھلم کھلا برہنہ پھرنا	۵۶
۲۸۔ حلال چیز کو حرام کرنا عبادت ہے۔	۵۹
۲۹۔ اسماء و صفاتِ الٰہی میں الحاد	۶۳
۳۰۔ اللہ تعالیٰ کی طرف نقائص کی نسبت کرنا	۶۷
۳۱۔ پھر وہ جو کچھ خالق کی طرف نسبت کرتے مخلوق کو اس سے منزہ قرار دیتے۔	۷۵
۳۲۔ تعطیل کا عقیدہ	۷۶
۳۳۔ ملک میں شرکت (رابابیت)	۷۷
۳۴۔ انبیاء کی نبوت سے انکار	۷۸
۳۵۔ تقدیر کا انکار اور اس سے اللہ تعالےٰ پر احتجاج	۸۰
۳۶۔ زمانہ کو گالی دینا	۸۷
۳۷۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا۔	۹۰
۳۸۔ آیاتِ الٰہی کے ساتھ کفر	۹۳
۳۹۔ کتاب اللہ کو پسِ پشت ڈال کر باطل کتابوں میں دلچسپی۔	۹۵
۴۰۔ اللہ کی حکمت میں جرح و قدح۔	۹۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۱۔ ملائکہ و رسل کے ساتھ کفر۔	۱۰۲
۴۲۔ انبیاء و رسل کی تعظیم میں غلو۔	۱۰۵
۴۳۔ علم کے بغیر جھگڑا کرنا	۱۰۶
۴۴۔ دین میں بغیر علم کے بحث کرنا۔	۱۰۷
۴۵۔ یوم آخرت کا انکار	۱۰۹
۴۶ آیت "مالک یوم الدین" کی تکذیب	۱۱۰
۴۷۔ آیت کریمہ "لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ"	۱۱۱
۴۸ شفاعت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی	〃
۴۹ اولیاء اللہ کو قتل کرنا	۱۱۲
۵۰۔ جبت و طاغوت پر ایمان رکھنا۔	۱۲۸
۵۱۔ حق کو دفع کرنے کے لیے اس کا اقرار کرنا	۱۳۱
۵۲۔ انبیاء کو خدا بنا لینا	۱۳۲
۵۳۔ کتاب اللہ میں تحریف	۱۳۳
۵۴۔ اہل ہدایت کو برے القاب سے یاد کرنا	۱۳۶
۵۵۔ حق کی تکذیب۔	۱۴۱
۵۶۔ مومنین پر افتراء۔	۱۴۲
۵۷۔ مسلمانوں پر فسادی ہونے کا الزام	۱۴۳
۵۸۔ مسلمانوں پر تبدیلیٔ دین کا الزام	۱۴۴
۵۹۔ اہل حق پر مفسدہ پرداز ہونے کا الزام	۱۴۴
۶۰۔ ان کے مذہب میں تناقض	۱۴۵
۶۱ وہ حق پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے۔	۱۴۹
۶۲۔ عبادت میں اضافہ۔	۱۵۰
۶۳۔ عبادت میں کمی۔	۱۵۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۶۴۔ وہ پاکیزہ چیزوں کے ترک کو عبادت سمجھتے۔ ۱۵۲
۶۵۔ وہ سیٹیاں اور تالیاں بجانے کو عبادت سمجھتے۔ ۱۵۴
۶۶۔ عقیدہ میں نفاق ۱۵۶
۶۷۔ بلا علم گمراہی کی طرف دعوت دینا۔ //
۶۸۔ علم کے باوجود گمراہی کی دعوت //
۶۹۔ بہت بڑی مکاری ۱۵۷
۷۰۔ علماء کی حالتِ زار ۱۵۸
۷۱۔ اولیاء اللہ ہونے کا دعویٰ ۱۶۰
۷۲۔ شریعت سے اعراض ۱۶۳
۷۳۔ جھوٹی آرزوئیں ۱۶۵
۷۴۔ صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنانا۔ ۱۶۷
۷۵۔ آثارِ انبیاء کو مساجد بنانا۔ ۱۷۰
۷۶۔ قبروں پر چراغاں کرنا ۱۷۴
۷۷۔ قبروں پر میلے لگانا۔ //
۷۸۔ قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا۔ ۱۷۵
۷۹۔ بزرگوں کے آثار سے تبرک ۱۷۸
۸۰۔ حسب ونسب پر فخر ۱۷۹
۸۱۔ ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ //
۸۲۔ دوسروں کے نسب پر طعن //
۸۳۔ نوحہ گری //
۸۴۔ کسی شخص کو اس کے ماں باپ کے فعل پر عار دلانا۔ ۱۸۲
۸۵۔ کعبہ کی تولیت پر فخر ۱۸۴
۸۶۔ انبیاء کی ذریت ہونے پر فخر ۱۸۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۸۷۔ صنائع پر فخر	۱۸۹
۸۸۔ دنیا کی عظمت	۱۹۰
۸۹۔ فقراء کو حقیر سمجھنا	۱۹۳
۹۰۔ ملائکہ، وحی وغیرہ سے انکار۔	۱۹۷
۹۱۔ جبت وطاغوت پر ایمان۔	۱۹۹
۹۲۔ علم کے باوجود کتمانِ حق	۲۰۰
۹۳۔ اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھنا۔	〃
۹۴۔ تناقض	۲۰۱
۹۵ تا ۱۰۰۔ کہانت وغیرہ۔	۲۰۲

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلدِّیْنِ الْمُبِیْنِ وَاَنَارَ لَنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْغُرِّ الْمَیَامِیْنَ۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد بندہ اللہ تعالیٰ کے عفو و غفران کا محتاج، محمود شکری آلوسی بغدادی، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے اور اس کے اعمال کو بہتر بناتے عرض گذار ہے کہ مجھے ایک چھوٹا سا رسالہ ملا جو کثیر الفوائد ہونے کے ساتھ ایک سو ایسے مسائل پر مشتمل تھا۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور کتابی اہلِ جاہلیت کی مخالفت اختیار کی۔ یہ مسائل انہوں نے از خود اختراع کر رکھے تھے نہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل نازل کی گئی تھی اور نہ ہی کسی نبی سے اخذ کیے گئے تھے۔

یہ رسالہ امام محی السنۃ، مجددِ شریعتِ نبویہ شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی (تغمدہ اللہ بغفرانہ) کی تالیف ہے جو غایت اختصار کے سبب الغاز کے قبیل سے ہے عام طور پر عبارت مجمل ہے۔ دلائل بھی مشروح اور مفصل نہیں ___ دیکھنے سے کسی کتاب کی فہرست معلوم ہوتی ہے جس میں فصول و ابواب کے بغیر مسائل شمار کر دیئے گئے ہوں۔ چونکہ یہ رسالہ ایسے مسائلِ مہمہ پر مشتمل ہے جو ان کے ساتھ تمسک کرنے والے کو منازلِ رحمت میں لے جاتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان کے اجمال کی تشریح کر دی جائے۔ اور مشکل کو اس طرح کھول کر بیان کر دیا جائے کہ نہ تو ایجاز مخل اور نہ ہی اطناب ممل ہو بلکہ صرف اقوال کی وضاحت پر اکتفا کی جائے اور براہین و دلائل بیان کر دیئے جائیں۔ ممکن ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے اور اپنے نیک بندوں میں سے جسے چاہے ہدایت دے تاکہ ہمارے لیے ثواب اور قیامت کے دن کامیابی کا ذریعہ بن جائے۔ تمام تر توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی پر توکّل اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غرضِ تالیف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مؤلف رحمہ اللہ نے فرمایا :-

یہ وہ مسائل ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ جاہلیت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لیے ان کی معرفت ضروری ہے۔ کسی چیز کی ضد سے ہی اس کا حُسن ظاہر ہوتا ہے۔

"وبضدھا تتمیز الاشیاءُ"

کہ اشیاء کے درمیان امتیاز ان کے اضداد سے ہوتا ہے۔

ان سب میں زیادہ اہم اور پرخطر چیز آنحضرت ﷺ کے پیش کردہ دین پر عدمِ ایمان ہے۔ پھر اگر اس کے ساتھ دینِ جاہلی کا استحسان اور اس پر ایمان بھی شامل ہوجاتے تو العیاذ باللہ۔ پھر خسران کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن میں ہے :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (العنکبوت ۵۲)

جو لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا (قیامت کے دن) وُہی نقصان پائیں گے۔

(۱)

"صالحین کو پُکارنا"

اہلِ جاہلیت اللہ تعالیٰ کو پکارنے اور اس کی عبادت میں دُوسروں کو شریک بنا لیتے اور سمجھتے کہ اس میں نیک لوگوں کی تعظیم ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ یہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ سورۃ الزمر کے ابتداء میں فرمایا :

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔

(زمر ۔ ۲ ۔ ۳)

ہم نے یہ کتاب سچائی کے ساتھ تجھ پر اتاری تو (اے پیغمبر) اللہ کو پوجتا رہ۔ خالص اسی کی بندگی کر، سُن لے خالص اسی کی بندگی کرنا چاہیئے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو (اپنا) حمایتی بنا رکھا ہے (وہ کہتے ہیں) ہم ان کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے (ہم تو ان کو بس اس لیے پوجتے ہیں) کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں۔ بے شک یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ قیامت کے دن ان کا فیصلہ کر دیگا۔

نیز فرمایا:

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

(یونس ۱۸)

اور یہ (مشرک) اللہ کے سوا ان کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا نقصان کر سکتے ہیں اور نہ فائدہ (یعنی بُت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہوں گے۔

یہ مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور بتایا کہ اخلاص عبادت ہی اللہ کا وہ دین ہے جس کے سوا کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور جو شخص اس جاہلی طریق پر چلے گا اس پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ الغرض یہ مسئلہ پورے دین سے عبارت ہے اور اسی مسئلہ کی بنا پر لوگ دو گروہوں (مسلم و کافر) میں تقسیم ہو گئے اور ان کے مابین دشمنی پیدا ہو گئی اور اس کے خلاف جہاد شروع ہوا جیسا کہ سورۃ البقرہ میں فرمایا:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ اور ان سے یہاں تک لڑو کہ دین میں خرابی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔ (البقرہ ۱۹۳)

(کفر) نہ رہے اور پورا دین اللہ کا ہو جائے (یعنی خدا کے سوا کسی کی پوجا نہ کی جائے)

(۲)

تفرّق

دُوسرا مسئلہ جس میں آنحضرت صلعم نے جاہلیت کی مخالفت کی وُہ باہم تفرق تھا۔ ان میں اتحاد نہ تھا اور کسی ایک کی سمع و طاعت کو اپنے لیے بے عزتی اور رذالت خیال کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اتفاق و اتحاد کا حکم دیا، اور افتراق سے منع فرمایا۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ ... فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ٥

مسلمانو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تا حینِ حیات یعنی مرتے تک اسلام پر قائم رہو اور سب مِل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور پھوٹ نہ کرو (جیسے یہود و نصاریٰ الگ الگ فرقے ہو گئے) اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو (اے اوس و خزرج کے لوگو) جب تم ایک دُوسرے کے دشمن تھے (ہر وقت تم میں لڑائی رہتی) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل مِلا دیئے اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے آ لگے تھے (اب اس میں گرنے والے تھے) اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اللہ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم سچے راہ پر قائم رہو۔ (آل عمران ۱۰۲، ۱۰۳)

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اسلام سے قبل اوس اور خزرج کے درمیان جو لڑائیاں ہوئیں اور ایک سو بیس سال تک قائم رہیں، اسی کو یہاں پر "آگ کے کنارے کھڑے ہوتے" سے تعبیر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تم میں اُلفت پیدا کردی اور دلوں سے کینے زائل ہو گئے۔ ابن اسحاق نے یہی تاویل کی ہے۔ اور "یوم بعاث" آخری جنگ تھی جو ان کے درمیان قائم ہوئی۔ تاریخ الکامل میں ابن اثیر نے ان واقعات کو مفصل ذکر کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے کہا ہے کہ یہاں پر باہمی عداوت سے وہ تنازعات اور قتل و قتال مُراد ہے جن میں مشرکین عرب عرصہ سے مبتلا چلے آ رہے تھے، انہی میں سے ایک "حرب بسوس" ہے جیسا کہ حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اور سورۃ تغابن میں فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا (التغابن ۱۶) (مسلمانو) جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور مانو۔

علاوہ ازیں قرآن میں بہت سی آیات ہیں جو استبداد و تفرق اور طاعت انقیاد نہ کرنے سے منع کرتی ہیں جس پر اہلِ جاہلیت قائم تھے۔

(۳)

حکام کی مخالفت

اہلِ جاہلیت میں تیسرا وصف یہ تھا کہ وہ حاکمِ وقت کی مخالفت اور اس کی طاعت نہ کرنے کو فضیلت شمار کرتے تھے اور بعض نے تو اُسے دین بنا لیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور لوگوں کو حکام کے جور و ستم پر صبر و تحمّل، ان کی سمع و طاعت اور خیر خواہی کا حکم دیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس پر سختی کی اور بار بار تلقین کی۔

یہ وہ تین خصلتیں ہیں جن کے متعلق الصحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ۔

کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری تین باتیں پسند ہیں اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جسے اللہ تعالےٰ تمہارا حاکم بنا دے اس کی خیر خواہی کرو۔

امام بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

کہ جسے حاکم سے کوئی تکلیف پہنچے اُسے چاہیئے کہ صبر کرے کیونکہ جو شخص سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکل جائیگا اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

نیز جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا: ہم عبادہ بن صامت کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے کہا: اللہ تمہاری اصلاح فرمائے۔ ہمیں کوئی حدیث سنائیے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو، تو اُس نے کہا:

ایک دفعہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور اس بیعت میں ہم سے عہد لیا کہ ہم خوشی ناخوشی، عسر و یسر میں آپ کی سمع وطاعت بجالائیں گے اور دوسروں کے حق میں ایثار کریں گے اور جو حکومت کا اہل ہو گا اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اِلّا یہ کہ ایسے صریح کفر کا ارتکاب کرے جس پر اللہ کے پاس دلیل ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الغرض اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ ہیں اور لوگوں میں جس قدر دینی اور دُنیوی خرابیاں پائی جاتی ہیں وُہ سب اس وصیت پر عمل نہ کرنے کی وُجہ سے ہیں۔

(۴)

تقلید

جاہلیّت میں جن اُصولوں پر دین کی بنیاد تھی ان میں سب سے بڑی چیز تقلید تھی۔ اور یہ مرض قدیم سے چلی آرہی تھی جسے تمام کفّار کے نزدیک قاعدہ کُبریٰ کی حیثیّت حاصل تھی۔

سورۃ الزخرف میں فرمایا:

وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ۔ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ۔

(الزخرف آیت ۲۳، ۲۴)

اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے مالدار لوگ یہی کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم تو اُنہی کے قدم بقدم چلیں گے پیغمبر نے (اُن کے جواب میں) کہا، کیا اگر میں تم کو اس سے بڑھ کر ٹھیک رستہ بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا؟ اُنھوں نے کہا: (کچھ بھی ہو) ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اس کو نہیں مانتے۔ ؎

؎ یعنی اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو یا قرآن و سنت کے سوا کسی کی بات نہ مانو خواہ وُہ کتنا ہی بڑا امام، بزرگ، محقق یا دانشور ہی کیوں نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ سورۃ اعراف میں ان کو حکم دیا۔

اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ (الاعراف ۳)

(لوگو) جو تمہارے مالک کی طرف سے تم اترا (یعنی قرآن و حدیث) اس کی پیروی کرو اور اس کے (یعنی اللہ کے یا قرآن و حدیث کے) سوا دُوسرے چہیتوں کی پیروی مت کرو۔

اور سورۃ البقرہ میں فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ (البقرہ ۱۷۰)[۱]

اور جب ان سے (یعنی مشرکوں یا یہود سے) کہو اللہ نے جو حکم اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں، ہم تو اس طریق پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہُوئے پایا، بھلا اگر اُن کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں ؟

---

[۱] آج کل اہلِ بدعت کا بھی یہی حال ہے کہ کتاب و سنت کی بجائے آباؤ اجداد کے رُسوم کو سند سمجھتے ہیں۔ بقول ابن عباسؓ یہ آیت گو یہود کے حق میں نازل ہوئی ہے مگر اس میں ان تمام لوگوں کی سخت مذمّت کی گئی ہے جو اپنے مذہبی پیشواؤں کے اقوال پر کسی نظر و استدلال کے بغیر چلے جا رہے ہیں چونکہ تقلید کی تعریف بھی یہی ہے کہ کسی دوسرے کی بات کو دلیل معلوم کیے بغیر قبول کر لیا جائے اس لیے جو لوگ ائمہ کے مسائل قیاسیہ کو ان کی دلیل معلوم کیے بغیر واجب العمل سمجھتے ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ آیا وہ بھی تو اس مذمت کے تحت نہیں آجاتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طرح قرآن نے متعدد آیات میں تصریح کی ہے کہ اہلِ جاہلیت تقلید کے پھندے میں گرفتار تھے اور اپنے عقل و فکر سے کچھ نہیں سوچتے تھے۔ اس بنا پر وہ جہالت کے گڑھوں میں سرگرداں پھرتے رہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو ان کے طریق پر چل رہے ہیں۔ خواہ کسی دور میں ہوں۔ [۱]

(۵)

بدکردار عالم یا جاہل صوفی کی پیروی کرنا

پانچویں گمراہی جس میں اہلِ جاہلیت گرفتار تھے، وہ تھی فاسق و فاجر اہل علم اور جاہل صوفیوں کی پیروی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء کے خطرناک ہونے پر سخت تنبیہہ کی اور ان کے اتباع سے شدت کے ساتھ منع کیا۔

چنانچہ سورۃ توبہ میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔

مسلمانو! (اہلِ کتاب کے) بہت سے مولوی اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ [۲]

نیز سورہ المائدہ میں فرمایا:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا

(اے پیغمبر) کہدے: اے اہلِ کتاب اپنے دین میں ناحق بات کہہ کر حد سے مت بڑھو

---

[۱] اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسوم و بدعات میں بڑوں اور بزرگوں کی اقتداء کو دلیل بنانا وہ گمراہی ہے جو قدیم سے چلی آرہی ہے اور کفار کا شیوہ رہا ہے کہ وہ انبیاء کے مقابلہ میں اس کو پیش کرتے چلے آتے ہیں۔

[۲] فی زمانِنا بھی بہت سے فاسق فاجر علماء اور جاہل پیر حیلے حوالوں سے لوگوں کے مال ہضم کر رہے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَتَّبِعُوْا اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ (المائدہ : ۷۷)	اور ان لوگوں کے خیال پر مت چلو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستہ سے بھٹک گئے[1]

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات ہیں جو فاسق فاجر جاہل اور گمراہ مُلّاؤں کی پیروی کے بطلان کا اعلان کر رہی ہیں کہ یہ اہل جاہلیت کے سُنن اور غلط طریقوں سے ہے۔

(۶)

آبا و اجداد کے مذہب کو بلا دلیل حجّت ماننا

چھٹی گمراہی یہ تھی کہ اہل جاہلیت عقل و دلیل کے بغیر اُمم سابقہ کے طریقوں کو بطور دلیل پیش کرتے اور اس سے احتجاج کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں اس احتجاج کو باطل کیا۔ چنانچہ فرمایا:

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يَا مُوْسٰى قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ	فرعون نے کہا موسیٰ! تمہارا رب کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا مالک وہ ہے جس نے ہر چیز کو ایک خاص صورت دی (جو اس کے مناسب ہے) پھر اس کو زندگی بسر کرنے کا طریقہ بتایا۔ فرعون نے کہا اگلے لوگوں کا حال کیا ہونا ہے۔ موسیٰ نے کہا ان کا حال

---

[1] نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کے معاملہ میں غلو کیا اور ایک بشر رسول کو الوہیت کے مقام پر کھڑا کر دیا ان کے برعکس یہود نے حضرت مسیح کی توہین میں غلو کیا اور ان کی والدہ پر تہمت طرازی کی۔ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو بار بار نصیحت کی کہ میرے معاملہ میں حد سے نہ بڑھنا اور مجھے بشریت کے مقام سے اُٹھا کر خدائی کے مرتبہ تک نہ پہنچا دینا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَنْسَى الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى۔

(طٰہٰ ۴۹-۵۳)

میرے مالک کے ہاں ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے میرا رب تو بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے اس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے چلنے کیلئے اس میں رستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس میں طرح بطرح کئی قسم کے سبزے نکالے۔ ؎۱

اور سورۃ القصص میں فرمایا:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

(القصص ۳۶: ۳۷)

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے یہ تو بس جادو ہے جو باندھ لیا گیا ہے (خدا کی طرف سے نہیں ہے) اور ہم نے تو اپنے باپ دادوں کی طرف سے یہ نہیں سنا۔ اور موسیٰ نے جواب دیا کہ میرا مالک خوب جانتا ہے کون اس کے پاس سے ہدایت کی بات لے کر آیا ہے اور کس کا انجام بخیر ہوگا۔ کیونکہ ظالم پنپ نہیں سکتے۔

؎۱ "پہلی امتوں کا کیا حال ہے" یعنی اگر رب وہی ہے جو تم بیان کر رہے ہو تو پہلی امتیں جو نسلاً بعد نسلٍ دوسروں کو اپنا رب سمجھتے آئے اور ان کی بندگی کرتے چلے آئے ہیں کیا وہ سب گمراہ اور مستحقِ عذاب تھے۔ اس سے فرعون کا مقصد لوگوں کے جذبات کو بھڑکانا تھا۔ آج بھی اہلِ حق کے خلاف اہلِ باطل جاہلوں کو مشتعل کرنے کے لیے یہی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور اسے اپنا کارگر حربہ سمجھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ مومنین میں فرمایا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ، فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ، اِنْ ھُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِہٖ جِنَّۃٌ فَتَرَبَّصُوْا بِہٖ حَتّٰی حِیْنٍ (المومنون ۲۳، ۲۵)

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیج چکے ہیں اس نے اپنی قوم سے کہا لوگو! اللہ تعالیٰ کی پوجا کرو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ہے کیا تم اس کے عذاب سے نہیں ڈرتے اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے (دوسروں سے) کہنے لگے یہ ہے کیا تم جیسا ایک آدمی ہے بس، اس کا مطلب یہ ہے کسی طرح تمہارا بڑا بن جائے تم سب اس کی اطاعت کرو۔ اگر واقعی اللہ کسی پیغمبر کو بھیجنا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے آباؤ اجداد میں بھی نہیں سنی[1] نہیں یہ تو مگر ایک آدمی اس کو جنون ہے سو تم انتظار کرو ایک وقت مقرر تک۔

اور سورۃ صٓ میں فرمایا:

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْھُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِھَتِکُمْ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ، مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ (صٓ ۶، ۷)

اور ان کافروں کے سردار یہ کہہ کر اٹھ گئے چلو جی (اس کی بات نہ مانو) اور اپنے دیوتاؤں کی پوجا پر جمے رہو بے شک یہ تو کوئی سازش ہے۔ ہم نے یہ بات پچھلے دین (نصاریٰ) میں بھی نہیں سنی، ہو نہ ہو یہ مذہب اس شخص کا گھڑا ہوا ہے۔

---

[1] یعنی کسی بشر پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا توحید کی طرف دعوت دی ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الغرض وُہ پیغمبروں کی دعوت کو ٹھکرانے کے لیے یہی دلیل پیش کرتے رہے کہ اُن کے اسلاف اس پر نہیں تھے اور نہ ہی ان سے یہ دعوتِ توحید معرُوف ہے ان کی اس روش سے اُن کی سوءِ فہمی اور طبائع کے جمود کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر وُہ بصیرت سے کام لیتے یا کان کھول کر حق کی آواز سُنتے تو ضرور ہی قائل ہو جاتے۔ اور بدوں کسی بہانہ کے یقین کر لیتے اب یہی حال ان کے خلف کا ہے اور ان کے ذہن ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

(۷)

قِلّتِ تعداد سے حق کے خلاف استدلال

کفار کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وُہ کثرت پر بھروسہ کرتے رہے ہیں اور سوادِ اعظم ہونے کی وجہ سے اپنے حق پرست ہونے کے مدعی رہے ہیں اور اہلِ حق کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے ان کے باطل ہونے پر استدلال کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کی تردید کی اور بتایا نہ تو کثرتِ عدد اور سواد اعظم ہونا حق پر ہونے کی دلیل بن سکتا ہے اور نہ ہی قلت عدد کسی گروہ کے باطل ہونے پر حجت ہو سکتا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے اکثریت باطل پر رہی ہے اور اقلیت حق پر قائم رہی ہے۔ سورۃ انعام میں فرمایا:

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ، اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ

اے پیغمبر اگر تو ان لوگوں کے کہنے پر چلے جو (دنیا میں یا مکہ میں) زیادہ ہیں تو وُہ تجھ کو خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے خیال پر چلتے ہیں اور کچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ — اور وُہ راہ پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔
(انعام ۱۱۶، ۱۱۷)

لہٰذا اگر اکثریت حق کے خلاف ہو تو یہ اس بات کا موجب نہیں ہے کہ اصحابِ بصیرت حق کو چھوڑ کر دُوسری راہ اختیار کر لیں۔ حق اتباع کا زیادہ حقدار ہے۔ خواہ اس کے حامی تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔ جیسے فرمایا:۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ۔
(ص ۲۴)

داؤدؑ نے کہا بے شک یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری ایک دُنبی مانگ کر اپنی ننانوے دُنبیوں میں ملانا چاہتا ہے اور اکثر ساتھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں۔ مگر وُہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں (وُہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا ہے کہ اہلِ حق ہمیشہ تھوڑے رہے ہیں لیکن یہ قلت اُن کے حق میں مُضر نہیں ہے۔ شاعر نے کہا ہے:

تُعَيِّرُنَا أَنَّا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا — فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكِرَامَ قَلِيلُ

وُہ ہمیں اس بات پر عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے، تو میں نے اس سے کہا شرفاء ہمیشہ ہی کم رہے ہیں۔

مقصد یہ کہ جو لوگ صاحبِ بصیرت ہیں وہ دلیل پر غور کرتے ہیں اور برہان سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ گو اس کی معرفت بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو دلیل کے سامنے جُھک جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اکثریت کو دیکھتے ہیں اور عوام کی عادتِ مالوفہ پر چلتے ہیں اور دلیل پر غور نہیں کرتے وُہ سراسر خطاکار ہیں اور جاہلیت کے راستہ پر چلتے ہیں جو اہلِ بصیرت کے نزدیک غلط اور معیوب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۸)

کسی چیز کے عجیب و غریب ہونے کی وجہ سے اسے باطل سمجھنا

اہلِ جاہلیت کی ایک گمراہی یہ بھی تھی کہ وُہ کسی چیز کی غرابت سے اس کے بطلان پر استدلال کرتے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہُود میں اس کی تردید فرمائی:

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔ (ہود ۱۱۶)

تو ان قوموں میں جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہُوئے، جو ملک میں فساد مچانے سے منع کرتے رہتے تاہم ان میں تھوڑے ایسے لوگ نکلے جن کو عذاب سے نجات دی اور ظالم لوگوں نے تو وہی مزے اختیار کیے جن میں مست ہو رہے اور وُہ بدکار تھے۔

اس آیتِ کریمہ میں "فَلَوْلَا كَانَ" میں "لولا" گو حرفِ تحضیض ہے مگر اس میں افسوس کے معنی پائے جاتے ہیں۔ پس فَلَوْلَا بمعنی فَهَلَّا کے ہے اور قردن ان قوموں کو کہا جاتا ہے جو قریب قریب ایک ہی زمانہ میں ہو گذری ہوں، اور "اُولُوْا بَقِيَّةٍ" سے اصحاب رائے اور اصحابِ فضیلت مُراد ہیں کیونکہ بقیۃ کے معنی فضیلت کے ہیں اور اس میں "ۃ" نقل کے لیے ہے اسی سے محاورہ ہے:۔

فلان من بقیۃ القوم — کہ فلاں شخص قوم کے عمدہ ترین لوگوں سے ہے

اور اسی سے کہا جاتا ہے: فی الزوایا خبایا وفی الرجال بقایا کہ کناروں میں چھپی چیزیں ہوتی ہیں اور لوگوں میں عمدہ لوگ موجود ہیں اور فساد فی الارض سے مراد کفر اور معاصی ہیں اور "الا قلیلا" استثناء منقطع ہے۔ یعنی ان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہت کم لوگ ایسے ہوتے۔ جنہیں ہم نے نہی عن المنکر کی وجہ سے نجات دی۔

(۹)

بہت سی طاقتور قوموں نے اپنی قوت اور حیلہ سازی سے دھوکہ کھایا

قرآن نے بیان کیا ہے کہ جب کسی قوم کو فہم و ادراک کی قوت عطا کی گئی اور ان کو قدرت و حکومت دی گئی تو انہوں نے اپنی عقل و فراست کی بنا پر یہ سمجھا کہ ہم اتنے بڑے دانشور اور صاحب تدبیر ہوتے ہُوئے گمراہ نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ قرآن نے اُن کے اس زعم کی تردید کی اور فرمایا:

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ..... وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَا اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَا

جب انہوں نے ایک ابر دیکھا جو ان کی وادیوں پر امنڈا آ رہا ہے تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے بلکہ یہ وُہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔ آندھی ہے جس میں تکلیف کا عذاب ہے یہ آندھی اپنے مالک کے حکم سے ہر چیز کو برباد کر دے گی۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ ایسے ہی تباہ ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں، ہم نے عاد کے لوگوں کو وہ مقدور دیا تھا جو تم کو نہیں دیا اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَمَا اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا اَبْصَارُهُمْ وَلَا اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ (الاحقاف ۲۶،۲۶)

لیکن چونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے تو اُن کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ ان کے کام نہ آتے اور جس کا وہ ٹھٹھا اُڑاتے تھے وُہی اُن پر اُلٹ پڑا۔

یعنی قومِ عاد کو قوّت و قدرت دی تھی اور آیتِ کریمہ "فِيْمَا اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ" میں مَا موصولہ یا موصوفہ ہے اور "اِنْ" نافیہ ہے۔ یعنی ہم نے تمہیں وُہ فراخی، وسعت لمبی عمریں اور تمام تصرفات کے اسباب نہیں دیئے۔ جیسا کہ سورۃ انعام میں فرمایا:

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ۔ (انعام ۶)

کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو تباہ کر دیا۔ ہم نے ان کو زمین میں ایسی تمکنت دی تھی جو تم کو نہیں دی۔

اور لفظِ مَا نفی کے لیے نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں تکرار نفی لازم آتا ہے۔ اور ہم نے کان، آنکھیں اور دل دیئے تھے تاکہ وُہ اُن سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی معرفت حاصل کریں اور منعمِ حقیقی کے شئون پر استدلال کریں اور اس کا شکریہ بجا لائیں۔

لیکن یہ حواس یعنی سمع و بصر اور دل اُن کے کچھ کام نہ آئے کیونکہ اُنھوں نے قوّتِ سماعت کے ذریعہ وحی کو نہ سُنا اور نہ پیغمبروں کی وعظ و نصیحت پر کان دھرا۔ اور نہ ہی آیاتِ کونیہ کو دیکھا جو صحیفۂ عالم پر کندہ ہیں اور نہ دلوں سے معرفتِ الٰہی حاصل کی۔ بالآخر جس عذاب کا وُہ استہزاء اُڑا رہے تھے اور پیغمبرؑ سے کہہ رہے تھے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہ اگر تم سچے ہو تو وُہ عذاب لا کر دکھاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی قوم کا قوتِ فہم و ادراک اور قدرت و سلطنت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے بہرہ یاب ہونا اس کے گمراہ نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ دیکھیے قوم عاد کو کس قدر قوت و دولت، قوی جسمانی اور فہم و ادراک سے وافر حصہ ملا تھا جن کے مقابلہ میں ظہورِ اسلام کے وقت مشرکینِ عرب کی کچھ حیثیت نہ تھی۔ لیکن پھر بھی وہ گمراہ ہو گئے اور باطل طریقوں سے پیغمبروں کی مخالفت کی۔ پس دولتِ ایمان سے بہرہ ور ہونا اور طریق حق پر چلنا محض فضلِ الٰہی ہے اور کثرتِ مال اور خوشحالی سے یہ دولت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو شخص حق کو ٹھکرائے اور اپنے سے زیادہ خوشحال لوگوں کی حالت سے استدلال کرے جنہوں نے حق کو قبول نہ کیا اور نہ عقل و فکر سے کام لے کر دلیل و برہان کی اتباع کی تو ایسا شخص جاہلیت کے راستہ پر گامزن ہے اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ طریق سے عدول کیے ہوئے ہے۔

اسی طرح یہود کے متعلق فرمایا:

وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ (البقرہ: ۸۹)

اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلے میں اس کی مدد مانگا کرتے تھے پھر جب وہ آگیا جسے وہ پہچان چکے تھے تو لگے اس کا انکار کرنے خدا کی لعنت کافروں پر۔

یہود کو ان کی اپنی کتابوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا علم ہو چکا تھا کہ عنقریب عرب سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے اور آپ کی بعثت سے قبل وہ مشرکین عرب پر آپ کی بعثت کے ذریعہ فتح طلب کرتے تھے اور کہا کرتے تھے ہمارے پروردگار! نبی موعود کو ارسال فرما تاکہ ہم اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل کریں پھر جب وہ پیغمبر آگیا جسے وہ پہچان چکے تھے تو از راہ حسد آنحضرت ؐ کی رسالت کے منکر ہو گئے کہ عرب میں نبوت کیسے چلی گئی۔ حالانکہ ہم مال و دولت میں اُن سے بڑھ کر ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ نہ سوچا کہ نبوت تو محض فضلِ الٰہی ہے اللہ جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے۔ جیسا کہ سُورۂ بقرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں فرمایا:۔

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ‌ؕ وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ لَیَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ، اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ

(آیت ۱۴۶۔ ۱۴۷)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اُس کو (یعنی آنحضرتؐ کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو، اور ایک فرقہ ان میں سے جان بوجھ کر حق بات چھپاتا ہے۔ حق بات وہی ہے جو تیرا پروردگار فرمائے تو شک کرنے والوں میں مت شریک ہو۔

اس آیت کریمہ میں "یعرفونہ" میں ہ کی ضمیر کا مرجع لفظ علم ہے جو اس سے قبل آیت (۱۴۵) میں ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ‌ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ۔

اور جو علم تجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچا ہے اگر اس کے بعد بھی ان کی خواہش پر چلے تو تیرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔

میں مذکور ہے۔ لہٰذا ان کا حق کو چھپانا اور مقتضیٰ علم پر نہ چلنا جاہلیت کی وجہ سے ہے اور ان کے اسی اعتقاد کی بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل صرف انہی کے لیے ہے ان کے سوا دوسرے اس سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتے اور سورہ الانعام کی آیت لفظاً و معنًی اس آیت کے عین موافق ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلۡ اَىُّ شَىۡءٍ اَكۡبَرُ شَهَادَةً ‌ؕ قُلِ اللّٰهُ ‌ۙ شَهِيۡدٌۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ وَاُوۡحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ‌ ؕ اَئِنَّكُمۡ لَتَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخۡرٰى‌ ؕ قُلْ لَّاۤ

(اے پیغمبر ان سے) کہدے کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے کہہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن مجید مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اور جنہیں یہ قرآن (قیامت تک) پہنچے، ڈراؤں کیا تم یہ گواہی دیتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ، اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ،	ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے بھی شریک ہیں۔ اے پیغمبر کہدے کہ میں گواہی نہیں دوں گا تم کہہ دو کوئی نہیں وُہ اکیلا خدا ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں، جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وُہ تو اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا وُہ ایمان نہ لائیں گے۔
(الانعام ۱۹ ، ۲۰)	

(۱۰)

دَولت مندوں کا اپنی دولت سے دھوکہ کھانا

ان کی دسویں گمراہی یہ تھی کہ وہ مال و دولت کی وجہ سے یہ سمجھتے تھے کہ وُہ اللہ کے محبوب ہیں۔

چنانچہ سورۃ سبا اور دیگر سورتوں میں اُن کے اس زعم کی تردید کی اور فرمایا :

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ، وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ، قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ،	اور جب ہم نے کسی بستی میں ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ یہی کہتے رہے کہ تم جو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور یہ کہتے ہیں ہم مال اور اولاد تم سے زیادہ رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب ہونے والا نہیں ہے کہدے میرا مالک جسے چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمَا اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ
بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوْا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ
فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ
فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ۔
قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَ یَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ
مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ وَ
ھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

(سباء ۳۴ - ۳۹)

تنگی کے ساتھ دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور تمہارے مال اور اولاد سے تم کو ہمارا قرب حاصل نہیں ہو سکتا البتہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسے لوگوں کو ان کے عملوں کا دوہرا ثواب ملے گا اور وہ بالاخانوں میں امن سے رہیں گے اور جو ہماری آیتوں میں بگاڑ کی کوشش کر رہے ہیں یہ سمجھ کر کہ وہ ہمارے قابو میں نہ آئیں گے وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے کہدے کہ میرا مالک جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے روزی فراخ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ جو خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اور سورہ قصص میں فرمایا :-

وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ
نَادَیْنَا وَلٰکِنْ رَّحْمَةً مِّنْ
رَّبِّکَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰھُمْ
مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِکَ لَعَلَّھُمْ
یَتَذَکَّرُوْنَ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِیْبَھُمْ
مُّصِیْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ
فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ
اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ

اور جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی تو اس وقت بھی تو طور پہاڑ کی طرف موجود نہ تھا لیکن تیرے رب کی مہربانی ہے (کہ تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا) تاکہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ ان کو نصیحت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ جب ان کے برے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو وہ کہنے لگیں مالک ہمارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ نَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ، أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ، قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ،	تو نے ہمارے پاس ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات پر چلتے اور مسلمان ہو جاتے پھر جب ہماری طرف سے سچا پیغمبر ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے ان کو ویسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے۔ جیسے موسیٰ کو دیئے گئے تھے۔ کہا ان سے پہلے لوگوں نے ان معجزوں کا انکار نہیں کیا جو موسیٰ کو دیئے گئے تھے۔ کہنے لگے موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور کہنے لگے ہم تو کسی کو بھی نہیں مانتے۔ کہدو اگر تم سچے ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی راہ بتانے والی کتاب تم اللہ کے پاس سے لے آؤ میں اس پر چلنے کو حاضر ہوں۔ پھر اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو سمجھ لے کہ وہ حق کی پیروی کی بجائے اپنی خواہشات پر چلنا چاہتے ہیں اور اس سے کون زیادہ گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش پر چلے بے شک اللہ تعالیٰ کسی ظالم قوم کو راہ پر نہیں لگاتا۔

اسی طرح سورۃ القصص کی دوسری آیات میں فرمایا:

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ	بلاشبہ قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا پھر لگا ان پر بڑائی کرنے اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ایک قوی جماعت کو ان کی کنجیاں اٹھانا مشکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ، وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ عَن عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ۔

(القصص ۷۶، ۷۸)

ہوتا۔ ایک بار اس کی قوم والوں نے اُس سے کہا اتنا مت اترا کیونکہ اللہ تعالےٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس سے پچھلے گھر کا سامان کر اور دنیا میں تمہارا حصہ ہے اسے مت بھول اور جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اللہ کی مخلوق پر احسان کر اور ملک میں فساد مت مچا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فساد مچانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ قارون نے کہا یہ مال تو مجھے میرے اوصاف کو جان کر اللہ نے دیا ہے۔ یعنی اگر میں اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہوتا تو مجھے یہ مال نہ ملتا۔ کیا اُسے یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جو اس سے زیادہ قوت اور زیادہ پونجی رکھتی تھیں۔ اور گنہگاروں سے اُن کے گناہ پوچھے نہ جائیں گے۔

اسی طرح قرآن نے سورۃ سبا کی آیت قُل اِنَّ رَبِّی الخ اور القصص کی آیت ۷۸ میں اس جاہلی نظریہ کی تردید کی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضامندی، اس کی طاعت و فرمانبرداری اور دلیل کے متبع ہو کر حق کے سامنے جھک جانے سے حاصل ہوتی ہے، مال و دولت کی وسعت اور خوش حالی کسی شخص کی نجات کی دلیل نہیں بن سکتے۔ اگر دنیا و ما فیہا کی قدر و قیمت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو نافرمان کو پانی کا ایک گھونٹ بھی میسر نہ ہوتا۔ قرآن میں ہے:-

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۔ (الزخرف: ۳۳)

اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق یعنی کفر پر ہو جائیں گے تو ہم تو جو لوگ خدائے رحمٰن کو نہیں مانتے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر چڑھتے (اترتے) رہتے۔

اسی بنا پر کسی نے کہا ہے[1]

کم عالم عالم اعییت مذاہبہ ... وجاہل جاہل تلقاہ مرزوقا

بعض اکابر نے کہا ہے:

رَضِينا قسمة الجبّار فينا ... لنا علم وللجهال مالُ

فانّ المال يفنى عن قريب ... وانّ العلم باقٍ لا يزالُ

ہم اپنے درمیان اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمیں علم اور جاہلوں کو مال ملا ہے بلاشبہ مال تو عنقریب فنا ہو جائے گا لیکن علم کی دولت باقی رہے گی جو کبھی فنا نہیں ہو گی۔

اس قسم کے بہت سے شواہد ہیں اس سے مقصد یہ ہے کہ اہل جاہلیت کا یہ نظریہ بالکل باطل تھا کہ جسے دنیا کی زیب و زینت حاصل ہو وہ عند اللہ بھی مقرب ہوتا ہے، کوئی بھی صاحب بصیرت آدمی اسے قبول نہیں کر سکتا۔

---

[1] ابوالحسین احمد بن یحییٰ المعروف بہ ابن الراوندی ملحد...... اس کے بعد یہ شعر ہے:

ھٰذا الذی ترک الاوھام حائرۃ ... وصیر العالم النحریر زندیقا

کہ اس بات نے لوگوں کے خیالات کو پریشان کر رکھا ہے اور بڑے بڑے دانشوروں کو زندیق بنا دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

اہلِ حق کے کمزور ہونے کی وجہ سے حق کو حقیر سمجھنا

مخالفین نے دعوتِ حق کو اس لیے ٹھکرا دیا کہ اس دعوت کے قبول کرنے والے کمزور اور کمین ہیں اور کمزور لوگوں کے قبول کرنے سے اس کے بطلان پر استدلال کرتے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں قرآن نے کفار کے کلام کی حکایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ، إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ، إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ، وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ، قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ، قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ، إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ،

(الشعراء ۱۰۵، ۱۱۵)

نوحؑ کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی نوحؑ نے ان سے کہا کیا تم نہیں ڈرتے۔ میں تمہاری طرف ایک امانتدار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس نصیحت پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا میرا اجر تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو وہ کہنے لگے کیا ہم تیری بات مان لیں اور تیرے ساتھ والے تو رذالے ہیں۔ نوحؑ نے کہا، میں کیا جانوں وہ کیا پیشہ کرتے ہیں، ان باتوں کا حساب میرا مالک ہی لے گا کاش تم کو اتنی سمجھ ہوتی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ایمانداروں کو دھتکار دوں۔ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے حضرت نوحؑ کی قوم نے اپنے نبی کی اتباع کو محض اس لیے بُرا سمجھا کہ غریب اور نادار لوگوں نے ان کی اتباع اختیار کرلی ہے کیونکہ اُن کا مطمحِ نظر دنیا تھی، ورنہ اگر ان کا مقصد آخرت ہوتی تو حق کو جہاں بھی پاتے اس کی اتباع اختیار کر لیتے لیکن جاہلیت کی وجہ سے اُنھوں نے خواہشاتِ نفسانی کے تابع ہوکر حق سے اعراض کیا۔

اور ہرقل نے اپنی عقل و بصیرت کی بنا پر یہ سمجھا کہ پیغمبروں کے متبعین ہمیشہ کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نے ابوسفیان سے منجملہ اور چیزوں کے یہ سوال بھی کیا، کہ کیا ان کے متبعین اشراف لوگ ہیں یا ضعفاء۔ اور تم نے بتایا کہ ضعفاء ہیں اور یہی لوگ پیغمبروں کے مطیع ہوتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ ہُود میں فرمایا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ، اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ، فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا نَرٰکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ۔ (ہود ۲۵ : ۲۷)	اور بے شک ہم نے نُوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اُنھوں نے کہا میں تم کو صاف صاف ڈرانے والا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں دردناک دن کا عذاب نہ ہو، تب اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہماری طرح کا ایک آدمی ہے اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے جو ہم میں رذالے ہیں وہ بھی اُوپر کی عقل سے اور نہ تمہارے اندر ہمیں کوئی خوبی نظر آتی ہے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)

اَنصارِ حق کی عیب جوئی

خصالِ جاہلیت میں سے ایک خصلت یہ بھی تھی کہ وُہ حق کی اتباع کرنیوالوں پر عیب لگاتے اور کہتے کہ یہ لوگ مخلص نہیں ہیں۔ انہوں نے تو طلب دنیا کے لیے اطاعت اختیار کر رکھی ہے۔ چنانچہ سورۃ شعراء میں ان کی تردید کرتے ہُوئے فرمایا :-

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ، قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ، اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ،

(۱۱۱، ۱۱۳)

انہوں نے کہا: ہم آپ پر ایمان کیسے لا سکتے ہیں جبکہ تمہارے متبعین رذالے ہیں تو حضرت نوحؑ نے جواب دیا: میں کیا جانوں کہ وُہ کیا عمل کر رہے ہیں، اُن کا حساب میرے اللہ پر ہے کاش تم سمجھ سے کام لیتے۔

اس طعن سے ان کا مقصد یہ تھا کہ کچھ قلاش لوگ تمہارے متبّع بن گئے ہیں تاکہ اس بہانے کچھ نہ کچھ ملتا رہے ورنہ ان کا ایمان لانا آپ کے سچا ہونے کی دلیل نہیں ہے اس بنا پر حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی تردید کی۔

(۱۳)

حق کی حمایت سے اسلیئے تکبّر کرنا کہ اِس کے حامی شُرفا نہیں ہیں

خصائل جاہلیت میں سے ایک خصلت یہ بھی ہے کہ حق کے دائرہ میں داخل ہونے سے محض اس لیے اعراض کرنا کہ اس کے حامی کمزور اور ناتوان لوگ ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے سورۃ انعام میں ان کی تردید کرتے ہوئے پیغمبر علیہ السلام کو حکم دیا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ، وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ،

(انعام ۵۲، ۵۳)

اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکال تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں ہے اور نہ تیرا حساب ان کو دینا ہے۔ اگر آپ ان کو نکالیں گے تو ظالموں سے ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے سے آزمایا ہے اس لیے کہ یہ لوگ کہیں، کیا انہی لوگوں پر اللہ نے ہم میں سے چن کر احسان کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى، اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى۔ (عبس، ۱، ۲)

اس نے تیور بدلے اور پھر گیا اس لیے کہ آپ کی خدمت میں ایک نابینا آ گیا۔

اہل جاہلیت کے اس خیال کی تردید کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ناتوان اور بیکس لوگ بے سوچے سمجھے نہیں بلکہ دلیل و برہان کی بنا پر ایمان لائے ہیں اور آپ پر ان کی کوئی مسئولیت نہیں اور نہ ہی آپ کے متعلق وہ جواب دہ ہیں۔ لہٰذا بابِ ایمان سے انہیں دھتکار کر باہر نکال دینا سراسر ظلم ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)

دینِ اسلام کے باطل ہونے پر کفار کا استدلال

"اگر یہ دین برحق ہوتا تو ہم اُس سے پہلے اختیار کرنیوالے ہوتے"

کفار یہ بھی کہتے کہ اگر یہ دعوت برحق ہوتی تو ہم اُس سے پہلے اختیار کر چکے ہوتے اور یہ لوگ کبھی ہم سے سبقت نہ کر سکتے۔ چنانچہ سورۃ الاحقاف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا یہ مباحثہ مذکور ہے:

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْہِ وَاِذْ لَمْ یَہْتَدُوْا بِہٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَآ اِفْکٌ قَدِیْمٌ ۔ (الاحقاف ۱۰، ۱۱)

تم کہدو: بھلا بتلاؤ تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا اور تم نے اس کو نہ مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایسی ہی (کتاب اترنے کی) گواہی دے چکا اور وہ ایمان لے آیا لیکن تم اکڑے رہے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور کافر مسلمانوں سے کہتے اگر یہ دین اچھا ہوتا تو مسلمان ہم سے پہلے کبھی اس کو اختیار نہ کرتے اور جب قرآن سے اُن کو ہدایت نہ ہوئی تو اب کہیں گے یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۵)

کفّار کی جہالت اور قیاسِ فاسد سے استدلال

کفار کی عادت تھی کہ وُہ قیاسِ صحیح کو چھوڑ کر قیاس فاسد سے استدلال کرتے اور جامع اور فارق میں تمیز نہ کرتے۔ چنانچہ سورۃ مومنون میں حضرت نوح علیہ السلام کے قصتہ میں اُن کی جہالت کا ذکر کرتے ہُوئے فرمایا:

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ،

(المومنون ۲۴-۲۵)

تو حضرت نوحؑ کی قوم کے سردار، جو کافر تھے کہنے لگے یہ ہے کیا تم جیسا ایک آدمی پس اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی طرح سے تمہارا بڑا بن جائے اگر واقعی اللہ تعالیٰ کو کوئی پیغمبر بھیجنا ہوتا تو فرشتے اتارتا۔ ہم نے تو ایسی بات اگلے باپ دادوں میں نہیں سُنی اور کچھ نہیں اسے جنون ہو گیا ہے تو ایک وقت تک اس کا انتظار کرو۔

تشریح وتاویل:۔

اس سے پہلے قرآن نے اللہ تعالیٰ کے انعامات بیان کیے اور اب آیت "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ" الخ سے انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات بیان فرماتے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں اور دلائل توحید میں غور وفکر اور نظر و اعتبار کی بجائے اعراض سے کام لیا تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔ اس میں قریش کے لیے تخویف ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت نوحؑ کے قصتہ کو متقدم لانے کی وجہ ظاہر ہے کہ وُہ سب سے پہلے پیغمبر تھے جن کی قوم شرک اور ناشکر گذاری کے سبب عذاب سے دوچار ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت نوحؑ نے اپنی دعوت کا آغاز توحید سے کیا اور اپنی قوم سے کہا:۔

یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۲۳)

کہ میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ہے، کیا تم نہیں ڈرتے۔

اس آیت میں "مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ" جملہ مستانفہ ہے اور پہلے جملے کی علت بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔ یعنی چونکہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اس لیے اسی کی عبادت کرنا چاہیئے اور "اَفَلَا تَتَّقُوْنَ" میں ہمزہ انکار اور واقعہ کی قباحت بیان کرنے کے لیے ہے اور فا جملہ محذوف پر عطف کے لیے ہے۔ یعنی جب تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے تو پھر اس کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے، جو اللہ وحدہٗ کی عبادت ترک کرنے اور اس کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک بنانے کا لازمی نتیجہ ہے جو بذاتِ خود، موجود نہیں ہو سکتیں چہ جائیکہ وہ عبادت کی مستحق ہوں، پس انکار کا تعلق عدمِ اتّقاء سے ہے باوجودیکہ اس کا موجب موجود ہے۔

علمائے تفسیر نے بیان کیا ہے کہ قوم کے سرداروں کو خاص طور پر کافر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر میں پیش پیش تھے۔ اس سے محض ان کی مذمت مقصود ہے نہ کہ دوسرے مسلمان سرداروں سے تمیز دینا ہے۔ یا اس سے مقصد یہ بتانا ہے کہ سرداروں میں سے کوئی شخص بھی ایمان نہیں لایا تھا۔ جیسا کہ آیت کریمہ "مَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا" سے معلوم ہوتا ہے۔

"مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" یعنی جنس و وصف کے اعتبار سے تمہارے اور اس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات پیغمبر علیہ السلام کی توہین اور منصبِ نبوت سے گرانے کی غرض سے کہی اور پھر اپنے مخاطبین کو غصہ اور دشمنی پر ابھارنے کے لیے انہوں نے کہا "يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تفضّل کے معنی طلب فضیلت کے ہیں۔ اور یہ سیادت سے کنایہ ہے مطلب یہ ہے کہ یہ شخص رسالت کا دعویٰ کر کے تم پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ تمہارے جیسا انسان ہے۔

"وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً" وہ اپنے زعم فاسد میں یہ سمجھے ہوئے تھے کہ نوح علیہ السلام جب بشر ہیں تو یہ رسول نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بشریت رسالت کے منافی ہے، ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجنا ہی تھا، تو فرشتوں سے کوئی رسول بنا کر بھیج دیتا اور فرشتوں کا بھیجنا چونکہ اوپر سے اتار کر ہی ہو سکتا ہے اس لیے انہوں نے "لَأَنْزَلَ" کا لفظ استعمال کیا۔

"مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ" یعنی یہ جو تم ایک اللہ کی عبادت کے لیے کہہ رہے ہو، اس قسم کی بات ہم نے اپنے آباؤ اجداد میں نہیں سنی مطلب یہ کہ تم غلط کہہ رہے ہو۔

"اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ" یعنی اس کو اور کچھ نہیں جنون ہو گیا ہے، یا جنون لگا ہوا ہے لہٰذا اسے برداشت کرو اور کچھ نہ کہو شاید اس کا دماغ درست ہو جائے، یہ باتیں انتہائی مکابرہ اور عناد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ گویا اس سے قبل جو بشریت اور ارادہ تفضّل کا الزام دے رہے تھے اس سے اضراب ہے۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت نوحؑ تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند اور متوازن بات کر رہے ہیں۔ یہی ان کی فاسد باتوں میں تناقض کی دلیل تھی۔ اور قیاس فاسد اور صحیح اور جامع اور فارق کی بحث کتب اصول میں مفصل مذکور ہے۔[۱]

الغرض بشریت اور اس کے لوازم ضروریہ میں تو انبیاء بھی دوسرے لوگوں

---

[۱] اس موضوع پر سب سے بہتر رسالہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا ہے جو کہ "القیاس فی الشرع الاسلامی" کے نام سے مطبعہ سلفیہ سے دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الکھف اور فصلت میں ہے:

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" تم کہہ دو میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔
(الکھف ۱۱۰، فصلت ۶)

مگر انبیاء علیہم السلام اور دوسرے لوگوں کے مابین متعدد وجوہ سے فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہوتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رسالت و کلام اور وحی کے لیے چن لیا ہوتا ہے لہٰذا اس اعتبار سے کسی شخص کو بھی نبی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، جبکہ دوسرے خصائص میں انبیاء کے برابر کوئی شخص نہیں ہو سکتا ہے۔ اہلِ جاہلیت چونکہ قیاسِ صحیح اور فاسد کے مابین تمیز نہیں کرتے تھے اور نہ جامع اور فارق کو سمجھتے تھے اس لیے وہ انبیاء کو بھی دوسرے انسانوں پر قیاس کرتے۔ یہی حال آج کل اُن کے ہم مسلک لوگوں کا ہے۔

(۱۶)

صالحین کی شان میں غلو

جاہلیت میں لوگ بزرگوں (علماء اور اولیاء) کے بارے میں غلو سے کام لیتے اور انہیں اُلوہیت کے مرتبہ تک پہنچا دیتے اور اس میں کتابی اور غیر کتابی سب مشرک شامل تھے۔ چنانچہ فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذَالِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ پہلے اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے کہاں بہک گئے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ؤْفَكُوْنَ، اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ
رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
للّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا
اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا
وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى
اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ
نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ،

(التوبہ: ۳۰، ۳۱)

(دیا کیسے بہکائے جا رہے ہیں) ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں (علماء و مشائخ) کو اور مسیح ابن مریم اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے حالانکہ ان کو اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک خدا کی پرستش کریں اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں (سب جھوٹے معبود ہیں) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (جھوٹی باتیں بنا کر) بجھا دیں اور اللہ تو ماننے والا نہیں جب تک اپنے نور کو پورا نہ کرے گو کافر برا مانیں۔

پس علماء اور مشائخ کو رب بنا لینا کہ وہ جیسے چاہیں اشیاء کو حلال اور حرام قرار دیں اور کائنات میں جس طرح چاہیں تصرف کریں اور دفع ضرر اور جلب منفعت کے لیے ان کو پکارنا جاہلیت میں یہود و نصاریٰ کی عادت بن چکی تھی پھر تدریجاً یہی عادت جاہلی عرب میں سرایت کر گئی اور فی زماننا ساری دنیا میں ان کے متبعین پائے جاتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ثابت ہو رہی ہے۔

لتتبعن سنن من کان قبلکم

(الحدیث)

کہ تم اپنے پیش رو، یہود و نصاریٰ کے طریق پر چلو گے۔

چنانچہ فی زماننا ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے اعراض کر کے بدعات و ضلالت کی وادیوں میں سرگرداں پھر رہے ہیں کتاب و سنت اور ان پر عمل کرنے والوں کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور ان سے دینِ محمدی واویلا کر رہا ہے اور اسلام بلاءِ عظیم میں مبتلا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۷)

اتباعِ وحی سے معذرت

ان کی عادت تھی کہ وحی کی اتباع سے یہ کہہ کر معذرت کر دیتے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں ان کی اس قسم کی حرکتوں کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰىٓ اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ، وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ،

(البقرہ ۸۷، ۸۸)

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو الکتاب دی اور ان کے بعد ہم نے مسلسل پیغمبر بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں۔ اور اس کو روح القدس سے مدد دی کیا پھر ہر بار جب کوئی نیا پیغمبر نیا حکم لے کر آیا جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا۔ تو تم نے اکڑفوں کی پھر بعضوں کو جھٹلایا بعضوں کو قتل کرنے کے در پے ہوتے اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے نہیں یہ بات نہیں بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے۔ تو بہت کم ان میں ایمان لاتے ہیں۔

اور سورۃ نساء میں فرمایا:-

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

تو اُن کے اپنا اقرار توڑ ڈالنے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے پیغمبروں کو ناحق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ حَقٍّ وَ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ، بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا، (النساء ۱۵۵)

قتل کرنے اور اس قول کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (ہم نے ان پر لعنت کر دی) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور وہ نہ ایمان لاویں گے مگر تھوڑے سے۔

آیتِ کریمہ میں غلف، اغلف کی جمع ہے اور اغلف اس کو کہتے ہیں جو سمجھ بوجھ سے خالی ہو۔ دراصل اس کے معنی "ذوالغلفۃ" یعنی "بے ختنہ" کے ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ غِلَافٌ کی جمع ہو۔

پہلی صورت میں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمارے قلوب خلقی پردوں میں ہیں جن کی وجہ سے تمہاری کوئی بات ہمارے دلوں میں اثر نہیں پاتی۔ جیسا کہ سورۂ فصلت میں ہے۔

قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ۔ (فصلت ۵)

یعنی تم جو دعوت دیتے ہو اس سے ہمارے دل پردہ میں ہیں۔

اس سے ان کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مایوس کرنا تھا کہ ہم آپ کی دعوت کو کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتے۔

بعض نے غلف کے یہ معنی کیے ہیں کہ ہمارے دل توراۃ کے علوم و حکمت سے پُر ہیں اس بنا پر تمہاری باتیں ہم پر اثر نہیں کر سکتیں یا اس کے یہ معنی ہیں، کہ ہمارے دل فطرۃً سلامت ہیں۔

دوسری صورت میں غلف کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے دِل علم کے وعاء ہیں اگر تمہاری باتوں میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو ضرور انہیں محفوظ کر لیتے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے دل علم سے پُر ہیں۔ اب ان میں مزید کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ یعنی ہمیں اپنے علوم کی وجہ سے تمہاری علمی باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض علمائے تفسیر نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے دل علم و حکمت کے خزینے ہیں پھر ہم ایک اُمّی نبی کے کیسے تابع ہو سکتے ہیں لیکن یہ تاویل کچھ بعید سی ہے۔

اور یہی جواب حضرت شعیبؑ کی قوم نے دیا۔ جیسا کہ سورۃ ہودؑ میں ہے۔

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ، وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ، اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ، قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ۔

(ہود ۸۹ : ۹۱)

اور اے میری قوم! کہیں میرے ساتھ ضد کرنا تم کو اس آفت میں نہ ڈال دے جو آفت کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر پڑی اور قوم لوط بھی تم سے کچھ دُور نہیں ہے (یعنی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا) اللہ سے بخشش مانگو اور اسی کی طرف رجوع کرو بے شک میرا پروردگار مہربان محبت کرنے والا ہے انہوں نے جواب دیا اے شعیب جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تمہیں اپنی قوم میں کمزور سمجھتے ہیں۔ اور جو تیرے کنبے کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تمہیں رجم کر چکے ہوتے اور تو ہمارے سامنے کوئی چیز نہیں۔

یہ آیت بھی اوپر والی آیت کے ہم معنی ہے اور اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں ان کے اس خیال کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ عدم فہم کی وجہ ان کا اپنا علم نہیں ہے بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مُہر کر دی ہے۔ ورنہ تمہارے بیان و تفہیم میں کچھ قصور نہیں ہے۔

شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے :-

والنجم تستصغر الابصار صورته   والذنب للطرف لا للنجم فی الصغر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اور ستارے کی شکل وصورت کو نگاہیں چھوٹا دیکھتی ہیں یہ تو نظر کا قصور ہے نہ کہ ستارہ درحقیقت چھوٹا ہے"۔

(۱۸)

حق کا اس لیے انکار کرنا کہ ہمارا گروہ یہ نہیں کہتا

جاہلی خصائل میں یہ خصلت بھی قرآن نے بیان کی ہے کہ وہ صرف اسی بات کو قبول کرتے جو اُن کے علماء کہتے۔ چنانچہ اہل کتاب کی روش پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔

(البقرۃ ۹۱)

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اتارا اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اُترا اور اس کے سوا یا اس کے بعد، جو اترا اس کو نہیں مانتے۔ حالانکہ وہ (قرآن) برحق ہے ان کی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اُن سے کہہ دو اگر تم توراۃ پر ایمان رکھتے ہو تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو قتل کیا۔

ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم تورات یا اس کی مؤید کتاب کے سوا کسی کو نہیں مانتے۔ "جو ہم پر نازل کیا گیا" اس میں "ہم" کی ضمیر سے یا تو انبیاء بنی اسرائیل ہیں اور یہی ظاہر ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ ان کا قرآن پر ایمان نہ لانا محض حسد اور بغض کی وجہ تھا کہ وہ ایسے شخص پر کیوں نازل کیا گیا جو اُن سے نہیں ہے۔ اور یا "علینا" میں "نا" ضمیر سے وہ خود مراد ہیں اور ان پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انار سے جانے کا مطلب ان کو احکام کا مکلف بنانا ہے اور اس میں اُنکی مذمت کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہہ کر قرآن کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں اور یہود کی دسیسہ کاریاں مشہور ہیں۔

اور یا ان کی مذمت اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے ایک عام اور مطلق حکم کی خاص تاویل کی کہ جو کچھ ہم پر نازل ہوا ہے ہم اس پر ایمان لانے کے مکلف ہیں جیسا کہ غلط تاویلات کرنے کے وہ عادی تھے۔ حالانکہ وہ قرآن کی صداقت کو سمجھتے اور اسبات کا اقرار کرتے تھے کہ قرآن پہلی کتابوں کا مصدق ہے۔ کیونکہ کتب سماویہ ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ لہٰذا تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ " ہم صرف اسی پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل ہوا"۔ کیونکہ جو کتاب توراۃ کی مصدق کتاب کو نہیں مانتا وہ تورات کو بھی نہیں مانتا۔ اس کے بعد ان پر الزام قائم کیا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ تم صرف توراۃ کو مانتے ہو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر تم توراۃ کو مانتے ہوتے تو اللہ کے نبیوں کو قتل نہ کرتے۔ جن کے قتل سے توراۃ میں منع کیا گیا تھا۔

(۱۹)

جادو کے خرافات کی اتباع کرنا

یہود میں ایک عادت قبیحہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ انھوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا اور کتب سحر کے پیچھے لگ گئے۔

چنانچہ سورۃ بقرہ میں ہے:۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ	اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے پاس ایک رسول آیا اس کتاب کو سچ بتاتا ہوا جو اُن کے پاس ہے، تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ، وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ،

(البقرۃ ۱۰۱، ۱۰۲)

اہلِ کتاب کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا جیسے ان کو خبر ہی نہ تھی اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اُس کی پیروی کرنے لگے۔ حالانکہ سلیمان کافر نہ تھے البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں کسی کو (جادو) نہ سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم (خدا کی طرف سے) آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر اس پر بھی وہ اُن سے ایسی باتیں سیکھتے جن کی وجہ سے خاوند بیوی میں جدائی کرا دیں۔ حالانکہ بے حکم خدا کے وہ جادو سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے۔ البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے وہ آخرت میں بے نصیب ہے سب بے شک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو بُرا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کی تشریح کتب تفاسیر میں مشہور ہے اور یہ جاہلی خصلت آج بھی اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ خصوصاً جو صالحین کی طرف منسوب ہیں حالانکہ وہ اُن سے کوسوں دور ہیں وہ جادو ٹونے کرتے رہتے ہیں مثلاً سانپ کو پکڑ لینا، اپنے جسم پر کوئی ہتھیار مارنا، جلتی آگ میں چھلانگ لگانا وغیرہ جن کے ابطال کے لیے شریعت آئی ہے لیکن انہوں نے اعراض کر کے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور شیاطین کے ایجاد کردہ جادو ٹونوں کے پیچھے چل رہے ہیں اور اس کو کرامت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ کسی فاسق فاجر سے کرامات کا صدور نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے کام کرنے والوں کا فسق ظاہر ہے اس بنا پر انہوں نے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن نے کہا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ (الکہف ۱۰۴)	یہ وُہ لوگ ہیں جن کی کوشش دُنیا کی زندگی میں اکارت ہُوئی اور وُہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۲۰)

نسبت میں تناقض

اُن کے انتساب میں تناقض تھا۔ کبھی تو اپنی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کرتے اور کبھی مسلمان بنتے حالانکہ برملا طور پر اس کو چھوڑ دیتے اور کسی دُوسرے دین کی طرف اپنی نسبت کر لیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۱)

نصوص میں تحریف

وہ کلام اللہ کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے اس دور میں بھی لوگ ان کے طریق پر چلنے والے موجود ہیں جو نصوص کو ان کے مدلولات سے پھیر رہے ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق ان کی تاویل کر رہے ہیں۔

(۲۲)

کتب دینیہ میں تحریف

ان کے علماء کتب دینیہ میں تحریف کرتے۔ قرآن میں ہے:۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۔ (البقرہ ۷۸-۷۹)

اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو نہیں جانتے۔ مگر آرزوئیں اور گمان ہی گمان رکھتے ہیں تو خرابی ہے ان کے لیے جو ایک کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو بیچ کر تھوڑا مول کمائیں۔ ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر، وائے خرابی ان کی اس کمائی پر۔

اور اگر اس دور کے قضاۃ اور ان کے احکام میں تلاعب کو دیکھیے کہ وہ کس طرح نصوص کو اپنی خواہش کے مطابق تبدیل کر رہے ہیں اور رشوت لے کر حق و باطل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو خلط ملط کر رہے ہیں تو آپ پر عیاں ہو جائے گا کہ یہ وہ سمندر ہے جس کا ساحل نہیں۔ یہی حال مبتدع اور غالی قبر پرستوں کا ہے جس کی تفصیل دوسری جگہ بیان ہو چکی ہے۔

(۲۳)

"ہدایت دینی سے پہلوتہی کرکے اسکے خلاف کو اختیار کرنا"

ان میں سب سے عجیب تر خصلت یہ تھی کہ جس دین کی طرف وہ اپنی نسبت کرتے اس سے دشمنی برتتے اور مذہب کفار کے ساتھ پوری موالات کرتے جیسا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا۔ چنانچہ جب آپؐ نے ان کے سامنے موسیٰ کا دین پیش کیا تو وہ کتب سحر کی اتباع کرنے لگے جو کہ آلِ فرعون کا دین تھا۔ ایسے لوگ آج ملتِ اسلامیہ میں بھی موجود ہیں جنہوں نے سنتِ نبویؐ کو ترک کرکے اس سے عداوت اختیار کر رکھی ہے۔ اور فلاسفہ کے اقوال واحکام کی حمایت و نصرت میں لگے ہوتے ہیں۔

(۲۴)

دوسروں کے پاس جو حق ہو اُس کا انکار کرنا

جب یہود و نصاریٰ میں افتراق پیدا ہو گیا تو ہر گروہ اپنی ہی بات کو حق سمجھتا اور دوسروں کے پاس جو حق ہوتا اس کے ساتھ کفر کرتا۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ
اور یہود کہتے نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور نصاریٰ کہتے یہود کا دین کچھ نہیں۔ حالانکہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ	دونوں فرقے اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں۔
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ	جاہل لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں۔
فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا	تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا جھگڑا
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (البقرہ ۱۱۳)	چکا دے گا۔

بلا شبہ یہ خصلت جاہلی ہے اور فی زمانہ بھی بہت سے لوگ یہ روش اختیار کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں خصوصًا اصحاب مذاہب (مقلدین) کہ ہر مذہب والے یہ سمجھتے ہیں کہ وہی دین کے ٹھیکیدار ہیں، اور دوسرے باطل پر ہیں وَكُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ۔ کسی نے کہا ہے ؎

وَكُلٌّ يدعی وصل ليلیٰ

وليلیٰ لا تقر لهم بذاكا

کہ ہر ایک لیلیٰ سے وصال کا دعویدار ہے لیکن لیلیٰ ان کے لیے اس کا اقرار نہیں کرتی۔

احتیاط اس میں ہے کہ دلیل کو دیکھا جائے جس پر دلیل قائم ہو وہی حق ہے اور اس لائق ہے کہ اُسے قبول کر لیا جائے۔ لیکن جس پر کوئی دلیل و برہان نہ ہو اُسے پس پشت پھینک دیا جائے۔ پیغمبر کے سوا کسی کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں کہ اس کی ہر بات قبول کر لی جائے۔ (امام مالک رحمہ اللہ آنحضرت ﷺ کی قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے:

(كل احد يؤخذ من قوله	کہ ہر ایک کا قول قبول کیا جا سکتا ہے اور
ويرد الا صاحب هذا	رد بھی ہو سکتا ہے ماسوا اس قبر والے کے
القبر)	کہ ان کا قول رد نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)

ہر گروہ ادّعا کرنا کہ حق اس میں محصور ہے

جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثِ فرق میں سُنا کہ آپ فرما رہے ہیں:

وَسَتفترق امتی الی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ۔	کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جاتے گی جن میں سے ایک کے سوا سب دوزخی ہوں گے۔

تو ہر گروہ نے دعویٰ کیا کہ وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے متعلق حکایت بیان کرتے ہُوتے فرمایا:

وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ لَیْسَتِ النَّصَارٰی عَلٰی شَیْئٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰی لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْئٍ (البقرہ ۱۱۳)	اور یہود کہتے نصاریٰ کسی دین پر نہیں ہیں، اور نصاریٰ کہتے یہود کسی دین پر نہیں ہیں

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کے آخر میں فرقہ ناجیہ کی تعیین کرتے ہوتے فرمایا ہے:

وَھُمْ من کان علیٰ مثل ما کنت انا علیہ واصحابی	یعنی فرقہ ناجیہ وُہ ہے جو اس جیسے راستہ پر چلے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے قول کی حکایت کر کے دونوں کی تردید کی۔ چنانچہ فرمایا:

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصَارٰی تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا	اور یہود کہتے ہیں یہود کے سوا، اور نصاریٰ کہتے ہیں نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہیں جاتے گا یہ ان کی من مانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ، (البقرہ ۱۱۱، ۱۱۲)	آرزوئیں ہیں (اے پیغمبر) کہدو اگر سچے ہو تو سند لاؤ۔ بات یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا اور وُہ نیک بھی ہے۔ اس کو اپنے مالک کے پاس اپنا ثواب ملے گا اور آخرت میں ایسے لوگوں کو نہ ڈر ہوگا نہ غم۔

مقصد یہ کہ ان کے پاس اس دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ دلائل اس کے خلاف ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حدیث فرق پر "منہاج السنۃ" میں نہایت تفصیل سے بحث کی ہے۔ جس پر مزید بحث کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ ابن علی رافضی نے اپنے مذہب کی حقانیت اور اہل سنت کے مذہب کے بطلان پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لہٰذا تفصیل کے لیے اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۲۶)

اقرار کے بعد انکار

یہود بعض چیزوں کے دین ہونے کا اقرار تو کر لیتے لیکن بایں ہمہ اُن کا انکار کر دیتے۔ چنانچہ باوجودیکہ وہ ملّتِ ابراہیمی کے دعوے دار تھے، حج بیت اللہ کے انکار اور اس سے برأت کو دین سمجھتے تھے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں آیت وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ الخ سے بیت اللہ کی تاریخی اہمیت کا ذکر اور حج کو ملّتِ ابراہیمی کے شعار کی حیثیت سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ	اور ابراہیم کے طریق سے وُہی نفرت کرے گا جو احمق ہوگا اور ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا اور آخرت میں وہ صالحین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَ
وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ
يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ
الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ،

(البقرہ ۱۳۰ ، ۱۳۲)

سے ہوگا۔ جب پروردگار نے اس سے فرمایا اسلام پر مضبوط ہو جا تو کہنے لگا میں اللہ کا تابعدار بن گیا جو سارے جہان کا مالک ہے اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ بیٹا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ دین چن لیا ہے ، تو مرتے وقت مسلمان ہی رہ کر مرنا۔

ان آیات کے سبب نزول میں مروی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے اپنے بھتیجوں سلمہ اور مہاجر کو اسلام کی طرف دعوت دی اور کہا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں خبر دی ہے کہ میں اسماعیل کی پشت سے ایک نبی مبعوث کرنے والا ہوں جن کا نام احمدؐ ہوگا جو اس پر ایمان لائے گا وہ رُشد و ہدایت پر ہوگا۔ اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ ملعون ٹھہرے گا۔ چنانچہ سلمہ تو مسلمان ہوگیا ، مگر مہاجر نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۷)

www.KitaboSunnat.com

کھلم کھلا برہنہ ہو کر پھرنا

مشرکین خاص موقعوں پر برہنہ ہو کر پھرتے اور پھر اس برہنگی پر اصرار کرتے قرآن نے ان کے افعالِ قبیحہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا :۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا
وَجَدْنَا عَلَيْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ

اور یہ مشرکین کوئی بُرا کام (یعنی شرک یا ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف) کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ، قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ، وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَءَكُمْ تَعُوْدُوْنَ،

(الاعراف ۲۸، ۲۹)

کرتے پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا حکم دیا۔ آپ کہدیں کہ اللہ تعالیٰ بُرے کام کا حکم نہیں کرتا کیا جو بات تمہیں معلوم نہیں اللہ پر اُسے لگاتے ہو آپ کہدیں میرے مالک نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنا منہ سیدھا بیت اللہ کی طرف کر لو اور خالص اُسی کے تابعدار ہو کر اس کو پکارو جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی تم دوبارہ ہو جاؤ گے۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں پر فَاحِشَۃٌ سے قبیح فعل مراد ہے۔ جو قبح میں انتہا کو پہنچا ہوا ہو اور اس میں "تا" یا تو تانیث کے لیے ہے "اَیْ فِعْلَۃٌ قَبِیْحَۃٌ" اور یا وصف سے اسم کی طرف نقل کے لیے ہے اور یہاں پر فَاحِشَۃٌ سے بتوں کی پرستش اور ننگا ہو کر طواف وغیرہ کرنا مراد ہے۔ فرّاء نے خاص طور پر کشفِ عورت یعنی ننگا ہونا مراد لیا ہے۔ آیت میں جواب اِذا محذوف ہے یعنی وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً نُهُوْا عَنْهَا قَالُوْا الآیۃ یعنی جب کسی بے حیائی کے کام کا ارتکاب کرتے ہیں پھر اس سے ان کو منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں:

یہاں پر انہوں نے اپنی بے حیائی پر قائم رہنے کے دو عذر پیش کیے ایک تقلیدِ آباء یعنی ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور دوسرا افتراء علی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

قریش (حمس) کی عادت تھی کہ وُہ ایّامِ حج میں عرفات میں نہ جاتے بلکہ مزدلفہ میں وقوف کرتے اور ان ایّام میں وُہ اوجھ اور پنیر نہ کھاتے، نہ بکری اور گائے باندھتے اور نہ پشم اور اونٹ کے بالوں کا سُوت بناتے اور نہ ایسے گھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں داخل ہوتے جو بالوں یا مٹی سے بنا ہوا ہو۔ وہ اشہر حرم میں صرف سرخ خیموں کے نیچے بسر کرتے۔ پھر انہوں نے تمام عرب پر فرض کر رکھا تھا کہ حرم میں داخل ہونے کے ساتھ حل کے تمام توشے پھینک دیں اور کھانے کی کوئی چیز ساتھ نہ لائیں حتی کہ حل کے تمام کپڑے بھی اتار دیں اور ان کی بجائے حرم کے کپڑے پہن کر آئیں خواہ یہ کپڑے خرید کر پہنیں یا عاریتاً اور ہبہ کی صورت میں حاصل کریں۔ اگر یہ کپڑے مل جائیں تو فبہا ورنہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کریں اور عورتوں پر بھی ننگے ہو کر طواف کرنا فرض کر رکھا تھا۔ تاہم عورتیں اپنے فرج کے اگلے حصہ پر کوئی کپڑا ڈال لیتیں۔ چنانچہ ایک عورت طواف کی حالت میں کہہ رہی ہے ؎

الیوم یبدو بعضه او کله   وَمَا بَدَا منه فلا احله

اخثم مثل القعب بادظله

كَاَنَّ حَمّٰى خيبر تمله

وہ دوسرے عرب کو مجبور کرتے کہ عرفہ میں وقوف کے بعد لوٹ کر آئیں اور خود مزدلفہ سے لوٹ آتے۔

الغرض اس قسم کی چیزیں اللہ کے حکم کے بغیر ہی انہوں نے ایجاد کر رکھی تھیں اور ان کو شریعت بنا رکھا تھا۔ بایں ہمہ وہ مدعی تھے کہ وہ اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم ہیں۔ مگر یہ سب جاہلیت کے رسوم و بدعات تھے۔

فی زمانہ بھی دین اسلام کی طرف منتسب لوگوں کی اکثریت ایسی ہے جنہوں نے دین میں بدعات کو ایجاد کر رکھا ہے۔ چنانچہ بعض لوگ آلات موسیقی اور لہو یعنی غنا کے ساتھ شغل کو عبادت سمجھتے ہیں اور وہ بھی مساجد اور بیوت اللہ میں اور بعض بیت اللہ کی بجائے۔ قبروں کے طواف، ان کی زیارت کے لیے سفر اور نذر و نیاز کو اعلیٰ ترین عبادت اور قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور بعض نے رہبانیت اور شیطانی حیلے ایجاد کر رکھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم زہاد و عباد کے طریق پر گامزن ہیں۔ ان کا اصل مقصد حیوانی شہوات کو پورا کرنا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا دنی کو حاصل کرنا ہے اور پھر یہ نہیں سوچتے کہ اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے۔

الی دیان یوم الدین نمضی
وعند اللہ تجتمع الخصوم

روزِ جزا کو ہم بدلہ دینے والے کے سامنے جائیں گے اور اللہ کے پاس تمام فریق جمع ہوں گے۔

(۲۸)

حلال چیز کو حرام کرنا عبادت ہے

مشرکین حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کو بڑی عبادت سمجھتے۔ چنانچہ سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی اور فرمایا:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ، قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ، قُلْ

اے آدم کی اولاد ہر مسجد میں جاتے وقت اپنا بناؤ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اُڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اُڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اے پیغمبر ان سے پوچھ اللہ تعالیٰ نے جو زیب و زینت کی چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے پینے کی لذیذ اور پاکیزہ چیزیں ان کو کس نے حرام کیا ہے کہہ دے یہ چیزیں دنیا میں تو مومنوں کے لیے ہیں (اور کافروں کے لیے بھی) اور قیامت کے دن خالص مومنوں کے لیے ہی ہوں گی ہم اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (۷: ۳۱، ۳۳)	جاننے والوں کے لیے کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں تم کہدو کہ میرے رب نے تو صرف بُرے کاموں کو حرام کیا ہے کھلم کھلا ہوں یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق سُنانے کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اُتاری اور ہر وُہ بات لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں۔

یعنی تم عبادت اور طواف کے وقت اپنے ستر چھپا لیا کرو۔ ان آیات کے سبب نزول میں مذکور ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے۔ حتیٰ کہ عورت برہنہ ہو کر طواف کرتی اور اپنے زیریں حصہ پر تسمے ـــ باندھ لیتی جیسا کہ گدھوں کے چہروں پر مکھی وغیرہ سے بچاؤ کے لیے باندھ دیتے ہیں۔ اور پھر یہ شعر پڑھتی۔ ؎

الیوم یبدو بعضہ او کلہ
وما بدا منہ فلا احلہ

آج کچھ یا سارا ظاہر ہو گا۔ اور جو اس سے ظاہر ہو گا اُسے دیکھنا حلال نہیں ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا) ـــ کی تفسیر میں کلبی بیان کرتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت صرف زندہ رہنے کے لیے کچھ کھا لیتے اور ایامِ حج میں چربی نہیں کھاتے تھے اور حج کے دنوں میں اُسے کھانا بُرا سمجھتے اس پر مسلمانوں نے کہا، اللہ کے رسولؐ! ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس بنا پر ستر پوشی کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی آ گیا ہے۔ (وَلَا تُسْرِفُوْا) یعنی حلال کو حرام قرار دے کر اسراف نہ کرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ) بلکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو بُرا سمجھتا ہے اور ان کے کام پر راضی نہیں ہوتا۔

آیت کریمہ میں زِیْنَۃَ اللّٰہِ میں خوبصورت لباس اور زیب وزینت کی تمام چیزیں شامل ہیں۔ جیسے رُوئی، ریشم اون، وغیرہ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ سے بعض نے لذیذ چیزیں مراد لی ہیں اور بعض نے طیبات کے معنیٰ "حلال چیزیں" کیا ہے۔ جن میں کھانے پینے کی چیزیں شامل ہیں۔ جیسے بکری کا گوشت، چربی اور دودھ وغیرہ۔

(قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا) یعنی یہ چیزیں اصالۃً تو مومنین کے لیے پیدا کی گئی ہیں گو بالتبع کافر بھی اُن سے مستفید ہو رہے ہیں۔ لہٰذا مومنین کے لیے تخصیص میں کچھ اشکال نہیں ہے۔ اس کے بعد خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ) فرما کر بتا دیا کہ یہ چیزیں آخرت میں خالصۃً مومنوں کے لیے ہوں گی۔ (قل انما حرم ربی الفواحش) یہ فَاحِشَۃٌ کی جمع ہے۔ اس سے انتہائی قبیح معاصی مراد ہیں جن میں بعض کا تعلق سند سے ہے۔ اس کے بعد مَا ظھر منھا وَ مَا بطن کا جملہ الفواحش سے بدل ہے یعنی وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

بعض علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ مَاظَھَرَ سے علی الاعلان زنا مراد ہے اور وَمَا بَطَنَ سے خفیہ طور پر زنا مراد ہے۔ جاہلی معاشرہ میں اعلانیہ زنا کو بُرا سمجھا جاتا مگر سرًّا زنا کوئی عیب نہ تھا۔ اس بنا پر قرآن نے تفصیل کرکے دونوں قسم کا زنا حرام قرار دے دیا۔

مجاہد کے نزدیک اوّل سے مراد برہنہ ہو کر طواف کرنا اور مَابَطَنَ سے مراد زنا ہے۔ بعض نے ظاہر سے دن دہاڑے مردوں کا برہنہ ہو کر طواف کرنا مراد لیا ہے اور مَابَطَنَ سے عورتوں کا رات کے وقت برہنہ ہو کر طواف کرنا مراد لیا ہے۔

(وَالْاِثْمَ) اصل میں ہر وہ چیز جو موجب مذمّت ہو اُسے اثم کہا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مطلقاً گناہ پر یہ لفظ بولا جانے لگا اور یہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ مگر بعض نے اثم سے شراب مراد لی ہے۔ اہلِ لغت کے نزدیک یہی معنی مراد ہیں اور اس سلسلہ میں شاہد بھی پیش کیا ہے۔

نَھَانَا رَسُول اللہ ان نقرب الزنا
وَان نشرب الاثم الذی یوجب الوزرا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زنا کے قرب سے بھی منع فرمایا اور یہ کہ ہم شراب نوشی کریں جو گناہ کی موجب ہے۔

ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے ؎

شَرِبتُ الاثم حتیٰ ضَلَّ عقلی
کذالک الاثم یذھب بالعقول

میں نے شراب نوشی کی حتیٰ کہ میری عقل گم ہو گئی، اسی طرح شراب عقل کو لے جاتی ہے۔

(۳) البغی بغیر الحق) سے لوگوں پر ظلم و زیادتی مراد ہے۔ ماسبق میں تعمیم کی بنا پر اُسے الگ ذکر کیا گیا ہے یا فواحش میں تو یہ داخل تھا مگر اس سے زجر و توبیخ میں مبالغہ کے لیے اسے الگ ذکر کیا گیا ہے اور اللہ کی صفات میں الحاد کر کے شرک نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھو۔ جیسا کہ سورۃ اعراف میں ہے کہ وہ کہا کرتے۔

وَاللہ اَمَرَنَا بِہَا (۲۸) کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے

بلا شبہ ہمارے زمانہ کے صوفی بھی زمانہ جاہلیت کی اس صفت پر چل رہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی زینت اور پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے تاکہ لوگ اُن کے صالح ہونے کے معتقد ہو جائیں اور پھر تنہائی، ریاضت، اکل و لباس میں خاص امتیاز اور دیگر عادات اختیار کر رکھی ہیں اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ اس طرح وہ اپنی نیکی کو برباد کر رہے ہیں اور ان لوگوں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو رہے ہیں۔ جن کے متعلق قرآن نے کہا ہے :۔

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔	کہ ان کی تمام مساعی دنیا میں ضائع ہو گئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

(۲۹)

اسماء و صفاتِ الٰہی میں الحاد

جاہلیت میں لوگ اسماء و صفاتِ الٰہی میں الحاد سے کام لیتے۔

سورۃ اعراف میں ہے :

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا، وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (الاعراف ۱۸۰)	اور اللہ کے لیے اچھے نام ہیں لہٰذا اس کو انہی ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں (اسماء و صفات) میں الحاد سے کام لیتے ہیں ان کو چھوڑ دو وہ اپنے کیے کا بدلہ قریب پائیں گے۔

تفسیر آیت :۔

"اسماء حسنیٰ اللہ کے لیے ہیں" اس میں مومنین کو تنبیہ کی ہے کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ذکر کریں اور جو لوگ اس میں خلل انداز ہوتے ہیں ان کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جاتا ہے۔ اس میں ان کی غفلتِ تامہ اور عام گمراہی کا بیان ہے (فَادْعُوْهُ بِهَا) یہاں دعا بمعنی نام لیکر پکارنے کے ہیں۔ جیسے "دَعَوْتُ زیدًا کے معنی ہیں" میں نے اُسے نام لے کر پکارا" اور یا دعا بمعنی ندا ہے۔ جیسے دَعَوْتُ زیدًا ای نادیتہ یعنی میں نے اُسے بلایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ) یعنی جو لوگ ان ناموں کے ساتھ پکارنے میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرتے ہیں۔ محاورہ میں الحد کے معنی ہیں استقامت سے ہٹ جانے اور کجروی اختیار کرنے کے ہیں۔ اسی سے قبر میں لحد ہے جو ایک طرف بنی ہوتی ہے بخلاف "شق" کے کہ وہ وسط قبر میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں کجروی کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس نام سے پکارا جائے جو قرآن وسنت میں ثابت نہ ہو یا جس میں معنوی خرابی پائی جائے جیسا کہ بدوی لوگ، کہا کرتے یَا اَبیضَ الوَجہِ یا ابا المکارم یا سخی یا اس کے مثل دیگر نام، پس اللہ تعالیٰ کے جو نام ثابت ہیں ان کو چھوڑ کر دوسرے ناموں سے پکارنا الحاد میں داخل ہے۔ ورنہ اس کے حقیقی ناموں سے پکارنے میں کچھ الحاد نہیں ہے۔ قرآن میں ہے۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ

(سورۃ الرعد ۳۰)

(اے پیغمبر جیسے ہم نے اور پیغمبر بھیجے ہیں) اسی طرح تجھ کو بھی ایک گروہ کی طرف بھیجا ہے جس سے پہلے کئی گروہ گذر چکے ہیں، اس لیے کہ تو ان کو وہ قرآن پڑھ کر سنائے جو ہم نے وحی کے ذریعہ تجھ پر بھیجا ہے اور وہ رحمٰن کو نہیں مانتے (اے پیغمبر) کہدے کہ وُہ رحمٰن میرا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

حضرت قتادہ، ابن جریج اور مقاتل سے روایت ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے جب حدیبیہ کے موقع پر صلحنامہ کو دیکھا کہ اس میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا ہوا ہے اس پر سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم رحمٰن یمامہ یعنی مسیلمہ کو تو جانتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ رحمٰن ورحیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ جب ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ یا رحمٰن سُنا تو اس نے کہا، محمد ہمیں تعددِ اِلٰہ سے منع کرتا ہے اور خود متعدد نام لیتا ہے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بعض نے روایت کی ہے کہ جب کفار کو حکم ہوا کہ خدائے رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن کیا ہے اور اس سے ان کی نفرت اور بڑھ جاتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ علاوہ ازیں دیگر اقوال بھی منقول ہیں۔

نیز قرآن میں ہے۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِىْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ،

(حٰم سجدہ ۲۱)

اور لوگ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی وہ کہیں گے یا یا ہم کو اللہ تعالیٰ نے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی۔ اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس تم لوٹ کر آؤ گے۔ اور جو تم چھپ کر گناہ کرتے ہو تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہاری آنکھ، تمہارے کان اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہارے بہت سے کام خدا کو معلوم نہیں ہیں اور اسی گمان نے جو تم نے اپنے مالک کے ساتھ کیا تم کو تباہ کر دیا اور تم اسی بدگمانی کی بدولت آج گھاٹے میں پڑ گئے۔

اس آیت میں اہلِ جاہلیت کے متعلق خبر دی گئی ہے کہ وہ اسماءِ حسنیٰ کی طرح صفاتِ الٰہی میں بھی الحاد سے کام لیتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ایک جماعت نے حضرت عبداللہ بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ میں غلافِ کعبہ کی اوٹ میں کھڑا تھا کہ تین شخص آ گئے۔ ان میں ایک ثقفی اور دو قریشی تھے یا ایک قریشی تھا اور دو ثقفی تھے، جن کے پیٹ بھاری تھے لیکن ان میں فہم کا مادہ کم تھا انہوں پہلے کچھ گفتگو کی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ پھر ایک کہنے لگا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سن رہا ہے۔ دوسرا بولا: "اگر ہم بلند آواز سے گفتگو کریں تب تو وہ سنتا ہے۔ لیکن اگر ہماری آواز دھیمی ہو تو وہ نہیں سنتا" اس پر دوسروں نے کہا: "اگر وہ سنتا ہے تو سب کچھ سنتا ہے۔ میں نے ان کی اس گفتگو کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے مِنَ الْخَاسِرِيْنَ تک نازل کیا۔

الغرض یہ صفاتِ الٰہی میں الحاد ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اکثر مسلمان متکلمین تو اسماء وصفات میں الحاد کرنے میں اہلِ جاہلیت سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے نام رکھتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری۔ ان میں سے بعض تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صفات ہی نہیں ہیں، اور بعض نے کہا ہے کہ صفات تو ہیں لیکن وہ صفات نہ عین ذات ہیں نہ غیر اور بعض نے صفات کے غیر ذات ہونے کا دعویٰ کیا اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں نازل کی ہیں ان کے ساتھ کلام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے کلامِ نفسی کو ثابت کرنے لگے اور انہوں نے کلام لفظی کا انکار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی رسول سے کلام نہیں کی۔ یہ ساری باتیں صفاتِ الٰہی میں الحاد نہیں تو اور کیا ہیں جس سے انہوں نے اپنی کتابیں بھر رکھی ہیں اور اس قسم کے ہذیان سے اُن کو بُھر کر رکھا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس آیت کا تعلق تو اہلِ جاہلیت سے ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ آیت عام ہے اور اہلِ جاہلیت فرد کامل ہونے کی حیثیت سے اس عموم کے تحت داخل ہیں۔

اور جس کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت دی ہو اور اس کے قلب کو منور کیا ہو تو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کی کتابوں سے عقاید اخذ نہیں کرے گا بلکہ معرفت الٰہی کتب سلف سے حاصل کرے گا جو کہ کتاب وسنت کے نصوص پر مشتمل ہیں۔

(۳۰)

اللہ تعالیٰ کی طرف نقائص کی نسبت

اہل کتاب اور مشرکین عرب اللہ تعالےٰ کی طرف ایسی چیزوں کی نسبت کرتے جو سبحانہ وتعالیٰ کے حق میں نقائص کی موجب تھی۔ مثلاً اللہ کے اولاد ہے اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے وغیرہ۔ چنانچہ نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ کہدیا اور مشرکین عرب میں سے ایک گروہ فرشتوں کے بنات اللہ ہونے کا قائل ہو گیا اور بعض فلاسفہ عقول عشرہ کی تولید کے قائل ہو گئے۔ اسی طرح یہود نے عزیرؑ کو ابن اللہ کہہ دیا۔ الیٰ غیر ذالک۔

اللہ تعالیٰ نے ان سب کی نفی کی اور اپنی ذات کو ان چیزوں سے منزہ قرار دیا اور فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (سورۃ الاخلاص)

تم کہدو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اُس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اُسے کسی نے جنم دیا ہے اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے۔

اور سورۃ الصافات میں فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (الصافات ۱۵۱، ۱۵۲)

خبردار! یہ اُن کا افتراء ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے بلاشبہ یہ جھوٹے ہیں۔

اور سورۃ الانعام میں فرمایا:۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ هُوَ خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ - بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(الانعام ۱۰۰، ۱۰۱)

اور انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا دیا۔ حالانکہ اس نے جنوں کو پیدا کیا ہے اور علم کے بغیر ہی اللہ کیلئے بیٹے اور بیٹیاں بنا لیے وہ ذات پاک ہے اور جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس سے بلند و بالا ہے۔ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس کی اولاد کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کی بیوی نہیں ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

یہ آیت ان تمام انواع کو شامل ہے جو اس باب میں بعض امتوں سے ذکر کی جاتی ہیں۔ جب کہ اس آیت میں اولاد کے اتخاذ کی نفی ہے۔ اس طرح ہر قسم کے اتخاذات کی نفی ہے۔ جیسا کہ سورۃ المائدہ میں فرمایا:۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ - يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ -

(المائدہ ۱۸)

اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور چہیتے ہیں۔ اے پیغمبر کہہ دے پھر تم کو تمہارے گناہوں کے بدلے کون عذاب کرتا ہے (تم نہ بیٹے ہو نہ چہیتے) جو بشر اس نے پیدا کیے انہی میں سے تم ہو، وہ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اس آیت کی تفسیر میں سُدی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کی طرف وحی کی تیرا بیٹا میری اولاد میں اکلوتا ہے تو میں اس کو آگ میں داخل کروں گا تو یہ اس میں چالیس دن رہیں گے حتیٰ کہ وہ آگ ان کو پاک کر دے گی اور اُن کے گناہ کھا جائے گی پھر پکارنے والا پکارے گا کہ بنی اسرائیل میں سے ہر ختنے والے کو آگ سے نکال لاؤ۔

اور سورۂ مومنین میں ہے:

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ۔ (المومنون: ۹۱)

اللہ نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے۔

اور سورۃ الاسراء میں فرمایا:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ

(الاسراء ۱۱۱)

تم کہو سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی ساجھی ہے اور نہ اس کو ذلت سے بچانے کے لیے کسی حمایتی کی ضرورت ہے۔

اور سورۃ الفرقان میں فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۙ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا۔

(الفرقان ۱ : ۲)

وہی ذات بابرکات ہے جس نے اپنے بندہ پر فرقان اُتارا تاکہ رُوئے جہاں والوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔ وہ ذات ہے جس کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے اور نہ اس نے اولاد حاصل نہیں کی اور نہ ملک میں اس کا کوئی ساجھی ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اُسے خوب اندازہ سے بنایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ، لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ، يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ، وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ،

(الانبیاء ۲۶، ۲۹)

اور کہا انہوں نے کہ خدائے رحمٰن نے اولاد بنالی ہے، وہ اس سے بلند و بالا ہے بلکہ (یہ فرشتے تو) اللہ کے مکرم بندے ہیں، کسی بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل پیرا ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے مگر جس پر اللہ راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ان میں اگر کوئی یہ کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو اُسے ہم جہنم رسید کر دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔

اور سورۃ نحل میں فرمایا:۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنَ وَلَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ... وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ، (النحل ۵۱-۵۷)

اور اللہ نے حکم دیا کہ دو معبود نہ بناؤ، سچا معبود صرف ایک ہی ہے پس مجھ ہی سے ڈرو اور اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور ہمیشہ اسی کے لیے فرمانبرداری ہے۔ اور اللہ کے لیے بیٹیاں بناتے ہیں وہ پاک ہے اور اپنے لیے جو وہ پسند کرتے ہیں۔ (یعنی بیٹے)

اور سورۃ الاسراء میں فرمایا:۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ، اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ، اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا

(الاسراء، ۳۶-۴۲)

اور اللہ کے ساتھ کسی دُوسرے کو معبُود نہ بناؤ ورنہ تو ملامت کیا اور راندہ ہُوا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیا خدا نے تمہارے لیے بیٹے چن لیے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں یہ تو تم بڑی غلط بات کہہ رہے ہو اور ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر ہر مثال کو بیان کیا ہے اسلیے کہ یہ لوگ نصیحت لیں لیکن اُلٹا اُن کی نفرت میں اضافہ ہی ہو رہا ہے (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو اگر خدا کے ساتھ اور معبُود بھی ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی راستہ ڈھونڈھ نکالتے۔

اور سورہ الصافات میں فرمایا :-

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ، اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ، اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ، اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ، مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ، اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ، اَمْ لَكُمْ

اب ان کافروں سے پوچھو کیا تیرے مالک کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کیلیے بیٹے ہیں یا ہم نے فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وُہ دیکھ رہے تھے اسُن لیجیے یہ اُن کا افتراء ہے جو کہتے ہیں، کہ اللہ کی اولاد ہے اور وُہ بے شک جھوٹے ہیں۔ بھلا کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو پسند کیا تم کو کیا ہُوا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو کیا تم سوچتے نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سُلْطَانٌ مُّبِيْنٌ فَأْتُوْا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ، وَجَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ،

(الصافات ۱۴۹ - ۱۶۳)

یا تمہارے پاس اس بات کی کوئی کھلی سند ہے۔ اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لے کر آؤ، اور ان لوگوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ ناطہ قائم کیا ہے اور جنوں کو خوب معلوم ہے کہ ایسا کہنے والے پکڑے آئیں گے، اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں، مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے۔ بیشک تم اور جن کو تم پوجتے ہو یہ کسی کو بہکا کر بت پرستی پر نہیں لگا سکتے۔ مگر اس کو جو دوزخ میں جانے والا ہے۔

اور سورۃ والنجم میں فرمایا :-

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى، أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثٰى تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ، إِنْ يَتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدٰى..... إِنَّ

بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا ایک اور بت مناۃ (یہ کس کام کے ہیں!) تم کو تو بیٹے ملے اور پروردگار کو بیٹیاں یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے یہ بت تو نرے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ کافر بس گمان پر چلتے ہیں، اور جو ان کے دل میں آتا ہے کرتے ہیں حالانکہ ان کے مالک کی طرف سے ان کو رستہ بھی بتلایا جا چکا ہے بلاشبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ لَیُسَمُّوۡنَ الۡمَلٰٓئِکَۃَ تَسۡمِیَۃَ الۡاُنۡثٰی ۔ (النجم ۱۹ - ۲۷)

جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہی فرشتوں پر عورت ذات کا نام دھرتے ہیں۔

اور سورۃ الزخرف میں ہے

وَ جَعَلُوۡا لَہٗ مِنۡ عِبَادِہٖ جُزۡءًا ۔ (الزخرف ۱۵)

اور انہوں نے بندوں کے اللہ کا جزء ہونے کا عقیدہ بنا لیا۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں "جزء" کے معنی نصیب یا حصّہ کے ہیں۔ اور بعض نے "اولاد سے حصّہ" کا مفہوم مراد لیا ہے۔ قتادہ اور مقاتل نے "جزء" کے معنی عدلاً کے کیے ہیں اور یہ دونوں قول صحیح ہیں، کیونکہ وہ اللہ کے لیے اولاد بھی بناتے تھے اور اولاد اپنے باپ کے مشابہ ہوتی ہے۔

چنانچہ سورۃ الزخرف میں فرمایا:۔

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُمۡ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡہُہٗ مُسۡوَدًّا ۔ (الزخرف ۱۷)

اور ان کافروں میں سے جب کسی کو اس چیز کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جائے جس کو وہ خدا کے لیے بیان کرتا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

یہاں پر بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ سے مراد بیٹی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا:۔

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُمۡ بِالۡاُنۡثٰی ظَلَّ وَجۡہُہٗ مُسۡوَدًّا وَّ ہُوَ کَظِیۡمٌ ۔ (النحل ۵۸)

اور ان کا حال یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو مارے رنج کے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر وہ غصّہ سے گھٹتا رہتا ہے۔

لہٰذا انہوں نے اللہ کے لیے مثال بیان کی اور اس کے بندوں میں سے اس کا جزء بھی مقرر کیا کہ اولاد اپنے والد کا جزء ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ۔ کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ایک حصّہ ہے۔

اور سورۃ الانعام میں ہے :-

وَ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ الْجِنَّ وَ خَرَقُوْا لَہٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ، (الانعام ۱۰۰)

اور ان مشرکوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنایا حالانکہ اللہ ہی نے جنوں کو پیدا کیا اور ان لوگوں نے نادانی سے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیوں کو تراش لیا

کلبی کہتے ہیں کہ یہ آیت زنادقہ کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور ابلیس دونوں شریک ہیں۔ اللہ خالق نور، ناس اور دواب ہے اور ابلیس خالق ظلمت، سباع، حیات اور عقارب ہے۔

وَ جَعَلُوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِنَّۃِ نَسَبًا۔ کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسب قائم کی۔

وہ کہا کرتے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور فرشتوں کو جن کہنا اُن کے آنکھوں سے مخفی رہنے کی وجہ سے ہے۔ یہ قول مجاھد اور قتادہ کا ہے بعض نے کہا ہے فرشتوں کے ایک گروہ کو جن کہا جاتا ہے اور انہی میں سے ابلیس ہے اور یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور آیت کریمہ (وَخَرَقُوْا لَہٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ) کی تفسیر میں بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے کفارِ عرب مراد ہیں جو کہ فرشتوں اور بتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے اور یہود نے عزیرؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ اور یا بعض عرب مراد ہیں جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے اور کہتے .... کہ اللہ نے جنوں سے مصاھرت کا رشتہ قائم کر لیا ہے جس سے فرشتے پیدا ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن نے اس کی نفی کی اور فرمایا کہ اللہ کی نہ بیوی ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کا جزء ہو سکتا ہے کیونکہ وہ "صَمَدٌ" ہے۔

(وَلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ) یہ اس بنا پر ہے کہ ولادت کے لیے دو اصل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ہونا ضروری ہے اور اس میں جواہر و اعراض اور صفات سب برابر ہیں بلکہ اعیان کا تولد تو والد سے کوئی جزء منفصل ہونے کے بغیر محال ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کی بیوی نہیں ہے تو اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ فرشتوں اور جن و انس سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی بیوی نہیں ہے اس لیے یہ ان کے خلاف حجت ہے اور بعض کفارِ عرب سے جو مصاہرت کا قول منقول ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ متعدد وجوہ سے منفی ہے۔ اسی طرح نصاریٰ کا مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینا اور یہود کا حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہنا، ان سب کی اللہ نے تردید کی ہے اور یہ پوری بحث حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح اور تفسیر سورۃ الاخلاص میں تفصیل سے ذکر کی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ روحہٗ کی دوسری کتابوں میں بھی یہ مباحث مذکور ہیں۔ و باللہ التوفیق۔

(۳۱)

پھر وہ جو کچھ خالق کی طرف نسبت کرتے مخلوق کو اُس سے منزّہ قرار دیتے

یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب جس چیز کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے خود مخلوق کو اس سے منزّہ قرار دیتے۔ مثلاً عیسائی (نصاریٰ) اپنے علماء کو اولاد اور بیوی سے منزّہ دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ کہا کرتے: جو لوگ استحصالِ کمالات کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں جیسے راہب اور ان جیسے دوسرے لوگ وہ حضرت مسیحؑ کی اقتداء میں عورتوں کے ساتھ لطف اندوزی کی دناءت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُور رہتے ہیں۔ پھر ان کی کم عقلی اور گمراہی کو دیکھیے کہ انھوں نے نکاح کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کیے۔

عبدالباقی العمری عراقی نے بعض علماء نصاریٰ کی تردید میں کیا ہی خوب کہا ہے:

قل للفرسنل قدوة الرّهبان | الجاثليق البترك الربانی
أَنْتَ الَّذِي زَعَمَ الزواج نقيصة | ممن حماهُ الله عن نقصان

وتسبت تنزيهه الإله بمريم
فی زعم کل مثلث نصرانی

فرسنل جاثلق پادری ربانی سے کہہ دو کہ تم نے پیغمبروں کے لیے نکاح کو عیب قرار دیا ہے۔ لیکن تم یہ بھول گئے ہو کہ ہر تثلیث پرست نصرانی کا عقیدہ ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے نکاح کیا۔

اسی طرح مشرکین عرب ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے لیکن خود اپنے لیے پسند نہ کرتے اور ان کو زندہ در گور کر دیتے۔ دراصل اس قسم کے مقالات کا منشا پیغمبروں کی تعلیم سے جہالت ہے اور یا پھر عقل سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے ورنہ اہلِ بصیرت اس قسم کی باتوں سے دُور رہتے ہیں۔ واللہ الموفق۔

(۲۲)

تعطیل کا عقیدہ

جاہلیت میں لوگ تعطیل کے قائل یعنی صانع کے منکر تھے جیسا کہ فرعون نے اپنی قوم سے کہا: مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرِي (القصص ۳۸) یعنی میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

اور دنیا کسی دُور میں بھی اس قسم کی جہالتوں سے خالی نہیں رہی اور اس دَور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اکثر لوگ اسی باطل عقیدے پر جمے ہوئے ہیں لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں اور غور و تدبر سے کام لیں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس میں ہر چیز اپنے خالق اور باری کے وجود پر دلالت کر رہی ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ
تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ

کہ دنیا کی ہر چیز میں اس بات پر دلیل پائی جاتی ہے کہ اس جہان کا صانع ایک ہی ہے۔

اور طبعی طور پر اس قسم کے دقائق کیسے موجود ہو سکتے ہیں جو آفاق و انفس میں پائے جاتے ہیں۔ جبکہ طبیعت میں شعور نہیں ہے اور نہ اس میں کچھ علم و فہم پایا جاتا ہے۔ تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

(۲۳)

ملک میں شرکت (اباحیت)

مجوس، ملک میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں ان میں شراکت کے قائل ہیں۔ یہ لوگ، روشنی، آگ، پانی اور زمین کی تعظیم کرتے ہیں اور "زرادشت" کو اپنا نبی مانتے ہیں۔ اُنھوں نے کچھ شرائع و احکام مقرر کر رکھے ہیں، جن کی وُہ پابندی کرتے ہیں۔ ان کے متعدد گروہ ہیں:۔

(۱) مزدکیہ، جو کہ مزدک الموبذ کے متبع ہیں اور اس کو عالم اور پیشوا مانتے ہیں۔ یہ لوگ عورتوں اور دیگر مکاسب میں بھی اشتراک کے قائل ہیں جیسا کہ سب لوگ ہوا اور راستوں وغیرہ میں شریک ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲) خرمیہ، یہ لوگ بابک خرمی کے متبع ہیں۔ یہ سب سے بڑا فرقہ ہے جو معاد، نبوت، حلال وحرام کسی چیز کے بھی قائل نہیں ہیں، قرامطہ، اسماعیلیہ نصیریہ، کیسانیہ، زراریہ، حکمیہ اور عبیدیہ یہ سب فرقے انہیں کے مذہب پر ہیں، اور عبیدیہ فرقہ اپنے آپ کو فاطمیہ کہتے ہیں، ان سب کا مذکورہ اصول جامع ہے۔ اور تفصیلات میں متفاوت ہیں۔

الغرض مجوس ان سب کے شیوخ ہیں اور ان کے ائمہ اور پیشوا ہیں گو مجوس اپنے اصل دین اور شرائع کے پابند ہیں اور یہ لوگ کسی دین اور شریعت کے قائل نہیں ہیں۔

(۳۴)

انبیاءؑ کی نبوت کا انکار

وہ لوگ انبیاء کی نبوت کا انکار کرتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ان کے اقوال کی حکایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے:۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا، إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ، وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ، قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ ...

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تم بھی انہی کی راہ پر چلو (اے پیغمبر) کہدے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا۔ قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے رحمت ہے اور ان لوگوں نے اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیئے تھا نہیں پہچانا۔ جب تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُوسٰی نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وَّ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ (۹۰، ۹۱)

پیغمبر، ان سے کہہ دیجئے کہ جس کتاب کو موسیٰ لے کر آئے تھے اور اس میں ہدایت اور روشنی تھی اس کو کس نے اُتارا تھا، تم نے اس کے اوراق بنا رکھے ہیں ان میں سے کچھ حصّہ کو ظاہر کرتے ہو اور کچھ کو چھپاتے ہو اور تم کو وہ باتیں سکھائی گئیں جو تم نہیں جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا کو ان کا علم تھا کہہ دے اللہ ہی نے وہ کتاب آتاری تھی، پھر ان کو اپنی غلط باتوں میں کھیلنے دے۔

اس آیت میں (وَمَا قَدَرُوا اللہ) سے امرِ نبوت کی تمہید ہے اس سے قبل حضرت ابراہیم کے متعلق بیان کیا ہے کہ انہوں نے توحید کے دلائل دیئے اور شرک کا ابطال کیا اور پھر امرِ نبوت کو نہایت واضح دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے، کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح طور پر معرفت حاصل نہیں کی یا اللہ تعالیٰ کی کما حقہ تعظیم نہیں بجا لاتے کیونکہ انہوں نے بعثت رسل اور انزال کتب کا انکار اور اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت کی ناشکری کرتے ہوئے کہا (مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ) کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ اس قول شنیع کے قائلین کی تعیین میں علمائے تفسیر کا اختلاف ہے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ اس سے مراد مشرکین قریش ہیں[1]۔ اور جمہور کے نزدیک اس کے قائل یہود ہیں اور ان

[1] حضرت ابن عباس اور بعض تابعین اسی کے قائل ہیں، ابن کثیر لیکن اگر گذشتہ سلسلہ کلام اور بعد کی جوابی تقریر کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ علمائے یہود کا دعویٰ تھا جسے کفار قریش ... دلیل بنا کر آنحضرت کی نبوت سے انکار کیا کرتے تھے لیکن حافظ ابن جریر نے قول اوّل کو ترجیح دی ہے، حافظ ابن کثیر بھی لکھتے ہیں وَالاوّل اصح۔ قریش بھی چونکہ موسیٰ کی نبوت کے قائل تھے اس لیے قل من انزل الکتب الخ سے ان پر الزام حجت ہے (ملخص اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں مبالغہ کے ساتھ طعن کرنا ہے چنانچہ الزام حجت کے طور پر ان سے کہا گیا۔ "تم ہی بتاؤ جو کتاب حضرت موسیٰ لے کر آتے تھے وہ کس نے نازل کی تھی"۔ یعنی جب تم توراۃ کے منزل من اللہ ہونے کا انکار نہیں کر سکتے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے نازل ہونے کا کیسے انکار کر سکتے ہو۔ نبوات کے ثبوت میں دوسری جگہوں میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ نبوات کا انکار بھی سنن جاہلیت سے ہے اور فی زمانہ بھی بہت سے لوگ اس قماش کے پائے جاتے ہیں۔

(۳۵)

تقدیر کا انکار اور اس سے اللہ تعالیٰ پر احتجاج

وہ تقدیر کا انکار کرتے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر احتجاج کرتے اور قضاء و قدر سے شریعت کا معارضہ کرتے۔ یہ مسئلہ چونکہ دین کے غوامض سے ہے اور اس پر صحیح طور پر واقفیت بہت مشکل ہے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے حافظ ابن القیم نے اس باب میں "شفاء العلیل فی القضاء والقدر والحکمۃ التعلیل" کے نام سے ایک جلیل القدر کتاب لکھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جاہلی عقیدہ کی تردید کی ہے۔ چنانچہ سورۃ الانعام کے آخر میں فرمایا:۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا	مشرک یہ کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو نہ
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا	ہم اور نہ ہمارے باپ دادا کوئی شرک
وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا	کرتے اور نہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام
مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ	کرتے اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ	گذرے انھوں نے اپنے پیغمبروں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذَاقُوْا بَاْسَنَا، قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا، اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ، قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

(الانعام ۱۴۸ ، ۱۴۹)

جھٹلایا آخر ہمارے عذاب کا مزہ چکھا اسے پیغمبر کہدے تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے تو ہمارے سامنے اُسے پیش کرو، کچھ نہیں تم نرے گمان پر چلتے ہو اور نری اٹکلیں کرتے ہو اسے پیغمبر کہدے اللہ ہی کی دلیل زبردست ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لگا دیتا۔

تفسیر آیت :-

یہاں سے ان کے اباطیل کی ایک اور قسم بیان کی ہے (کہ وہ شرک اور اپنی غلط روش پر قائم رہنے کے لیے تقدیر کا سہارا لیتے اور کہتے) کہ ہمارے حق میں خود اللہ کی مرضی یہ ہے کہ ہم شرک کریں اور جو چیزیں ہم نے حرام ٹھہرائی ہیں انہیں حرام ٹھہرائیں کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہوتی تو ہم سے اور ہمارے آباؤ اجداد سے ان افعال کا صدور ممکن نہ تھا۔ افعال قبیحہ کے ارتکاب پر یہ ان کی طرف سے معذرت نہ تھی، کیونکہ وہ ان افعال کو قبیح سمجھتے ہی نہ تھے بلکہ جیسا کہ آیات میں مذکور ہے ان افعال کو بنظر استحسان دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے "اصنام" کی عبادت کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور ارادہ کے تحت کر رہے ہیں، اور مشیّت وارادہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور مشروعیت کو مستلزم ہے۔ جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ لہٰذا شرک اور دیگر افعال جن کا ہم ارتکاب کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور مشروع ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کی حکایت کے بعد اس کی تردید کی اور فرمایا کہ پہلے مشرک بھی یہی کہا کرتے تھے۔ مطلب یہ کہ ان کا کلام تکذیب رسل کو متضمن ہے جن کی صداقت معجزہ سے ظاہر ہو چکی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مشیت الٰہی وجوب اور عدم مشیئت یعنی کسی چیز کے نہ ہونے کو چاہنا امتناع کو مستلزم ہے اور جس چیز کا وجوب یا امتناع مشیت الٰہی پر موقوف ہو اس کے ساتھ مکلف بنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ تکلیف استطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شرک وغیرہ وہ کر رہے ہیں اس کے ترک کا مکلف بنانا جائز نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کوئی نبی بھیجا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: یہ تو صحیح ہے کہ اشیاء کا وجوب و امتناع مشیت کے ساتھ معلق ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ پھر ایسی چیز کے ساتھ مکلف بنانا جائز نہیں ہے اور یہ کہ انبیاء اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پیغمبروں کی صداقت تو دلائل قطعیہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس بنا پر اس سے غلط نتیجہ اخذ کرنے یعنی پیغمبروں کی تکذیب پر ان کی مذمت کی گئی ہے کہ متعلق مشیت کا واجب الوقوع ہونا بعثت و تکلیف کے دعوی میں سچا ہونے کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ بعثت و تکلیف تو اظہار طریق اور ابلاغ حجت کے لیے ہیں۔ (حتی ذاقوا باسنا) یہی وجہ ہے کہ تکذیب کی وجہ سے پہلے کفار نے عذاب کا ذائقہ لیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ آخرت میں ان کے لیے جو عذاب کا ذخیرہ موجود ہے یہ محض اس کی ابتداء تھی۔

"(قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا)" یعنی شرک اور افعال قبیحہ جن کا تم ارتکاب کر رہے ہو اگر عند اللہ ان کے مرضی ہونے پر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو لاؤ ہمارے سامنے پیش کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اپنے اس کردار کی وجہ سے توبیخ کے مستوجب ہیں۔ کیونکہ وہ دین کا استہزاء اڑاتے اور انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو رد کرنے کے لیے بہانے تراشتے تھے۔ چونکہ انبیاء و رسل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے شرائع میں انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کو تفویض ہیں پھر جب پیغمبروں نے ان سے اسلام اور التزام احکام کا مطالبہ کیا تو ان کی دعوت کو رد کرنے اور دین کا مذاق اڑانے کے لیے اسی تفویض کو بہانہ بنا لیا ورنہ اس کلمہ سے ان کا مقصد اپنے عقیدہ کا اظہار نہ تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانا خود اللہ پر ایمان لانے کی فرع ہے۔ مگر وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے۔ (قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ) یعنی اللہ تعالیٰ حجتِ کاملہ کا مالک ہے۔ مفسرین نے عموماً اس سے کتاب، رسول اور واضح بیان مراد لیا ہے جو اتمامِ حجت کے لیے کافی ہیں۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کو جبر و اکراہ سے یا توفیق ہی دے کر ہدایت پر لانا ہوتا تو کوئی شخص بھی گمراہ نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ کی مشیت یہ ہے کہ لوگ اپنے اختیار سے راہِ ہدایت اختیار کریں اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ اتمامِ حجت کے بعد اپنے اختیار سے گمراہ ہو۔

بعض نے آیتِ کریمہ کی ایک دوسری توجیہہ بیان کی ہے کہ کفار یہ سمجھتے تھے کہ ایمان و اسلام تو ہمارے اختیار میں ہے لیکن شرک و ضلالت پر مجبور کیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ؐ کے خلاف اس کو دلیل بناتے ہیں تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ جبر کی تردید کی اور فرمایا کہ تم سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس خیال سے دھوکا کھایا ہے اور پیغمبروں کی تکذیب کر کے شرک و کفر میں مبتلا رہے ہیں۔ انھوں نے بھی پیغمبروں کی دعوت کو ٹھکرانے کے لیے مشیّت الٰہی کا سہارا لیا مگر یہ کوئی دلیل نہیں، حجتِ کاملہ تو اللہ کے لیے ہے۔ بلاشبہ ہر چیز اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے، اور جو کچھ ان سے صادر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہی ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دینا چاہتا تو کوئی گمراہ نہ ہوتا۔

حاصل یہ کہ مشیّت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان سے اختیار سلب کر لیا گیا ہے۔ آیت پر غور و تدبر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شروع آیت میں جبریہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَدّ ہے اور آخر میں معتزلہ کی تردید ہے، کیونکہ صدر آیت میں بندہ کے لیے اختیار و قدرت کا ثبوت ہے جو نافرمانی کے بہانہ کو قطع کرنے کے لیے کافی ہے اور عجزِ آیت میں بتایا ہے کہ انسان کے تمام افعال مشیئتِ الٰہیہ کے مطابق سرانجام پا رہے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ معتزلہ کے خلاف اہلِ سنت کا مسلک برحق ہے والحمد للّٰہ رب العلمین۔

بعض نے آیت کی تاویل میں لکھا ہے کہ دراصل کفار یہ کہہ کر انبیاء کی دعوت کو رد کرنا چاہتے تھے کہ اللہ کی مشیئت اور ارادہ یہ ہے کہ ہم شرک کریں اور تم جو ہمیں ایمان کی دعوت دے رہے ہو یہ اللہ کی مشیئت اور اس کی مراد کے خلاف ہے تو قرآن نے متعدد وجوہ سے ان کے اس زعم کی تردید کی اور فرمایا کہ اگر بات یہی ہے تو اللہ کے لیے حجت کاملہ ہے اور "فَلَوْ شَآءَ" اس کا بیان ہے یعنی اگر اللہ چاہے تو تمہیں اور تمہارے مخالفین کو ایک دین پر جمع کر دے۔ پھر اگر بات مشیئت کی ہے جیسا کہ تم گمان کرتے ہو تو اسلام لانا بھی مشیئتِ الٰہی میں داخل ہے تو تمہیں چاہیئے کہ تم مسلمانوں کو اسلام سے نہ روکو۔ جیسا کہ تمہارے خیال میں انبیاء علیہم السلام پر واجب ہے کہ لوگوں کو شرک سے نہ روکیں۔ لہٰذا تمہارے اور مسلمانوں کے مابین مخالفت اور دشمنی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ دوستی ہونا ضروری ہے۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ مشیئتِ الٰہی کی رُو سے دوسرے مذاہب بھی حق ہیں لہٰذا متناقض ادیان کی تصحیح ضروری ہے۔

اور سورۃ نحل میں فرمایا:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ	اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے سوا اور کسی کو نہ پوجتے اور نہ ہم اللہ کے بغیر حرام کیے کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی (حیلہ حوالہ) کیا اور پیغمبروں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ذمہ تو وحی کے احکام کو کھول کر پہنچا

(النحل ۳۵) دینا ہے۔

یہ آیت بھی پہلی آیت کے ہم معنی ہے اور جب انہیں کوئی دلیل نہیں ملتی تو مشیت کا سہارا لیتے ہیں۔ قرآن نے ان کی تردید کرتے ہوئے یہاں پر اُن کے مجادلہ کو دوسرے طریق سے ختم کیا ہے۔

اسی طرح سورۃ زخرف میں فرمایا۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۚ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ، وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۚ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ، اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ، بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ،

(الزخرف ۱۹ - ۲۲)

اور ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھہرالیا ہے کیا جس وقت یہ فرشتے پیدا ہوتے اس وقت یہ موجود تھے ان کی شہادت لکھ لی جائے گی اور قیامت کے دن اُن سے پرسش ہوگی اور یہ کافر کہتے ہیں ، اگر خدا چاہتا تو ہم فرشتوں کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ وُہ اور کچھ نہیں اٹکلیں دوڑاتے ہیں یا ہم نے قرآن سے پہلے ان کو کوئی کتاب دی تھی کہ یہ اس کے ساتھ تمسک کیے ہُوتے ہیں نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ـــــ انھی کے قدم بقدم ٹھیک رستے پر چل رہے ہیں۔

اور اس کے نزدیک یہی وہی کافی ہے جس کی طرف کہ آیت (قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ) میں اشارہ پایا جاتا ہے اور "مَا حَرَّمْنَا" سے مراد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سائبہ بحیرہ وغیرہ ہیں جو انہوں نے اپنی طرف سے حرام کر رکھے تھے۔ اور خاص طور پر شرک اور محرمات کی نفی ان کے جزوِ اعظم ہونے کی وجہ سے ہے اور اس سے ان کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور آپ کی رسالت پر طعن کرنا ہے۔ اس دلیل کا حاصل یہ ہے کہ جو مشیئت الٰہی ہو اس کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور جس سے مشیئت کا تعلق نہ ہو وہ ممتنع ہوتی ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہوتی تو ہم توحید پر قائم رہتے اور شرک نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھتے اور کسی چیز کو اپنے پاس سے حرام نہ کرتے اور وہی کچھ ہوتا جو پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہہ رہے ہیں اور جب واقعہ اس کے خلاف ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیئت نہیں ہے بلکہ مشیئت وہ ہے جو ہم کر رہے ہیں، مطلب یہ کہ پیغمبر جو کچھ کہہ رہے ہیں اپنے پاس سے کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کی تردید کی اور فرمایا:۔ (كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ) یعنی پہلی امتوں نے بھی یہی کچھ کیا اور کہا اور پیغمبروں کے ساتھ غلط بحثیں کرتے رہے تاکہ حق کو متزلزل کر دیں لیکن (فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ) پیغمبروں کا کام رسالہ کو پہنچا دینا ہے جو کہ طریق الٰہی کی موضح اور احکام وحی کی مظہر ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہدایت پانے میں اللہ تعالیٰ کی مشیئت کا حتمی تعلق اسی کے ساتھ قائم ہوتا ہے جو حق کو حاصل کرنے کے لیے اپنی قدرت اور اختیار کو صرف کرے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا	کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

لیکن ہدایت کو ان پر ٹھونسنا اور اس پر خواہ مخواہ ان کو مجبور کر کے لگانا جیسا کہ مشرکین کے استدلال کا مقتضیٰ تھا تو یہ ہمارا وظیفہ نہیں ہے اور نہ ہی اس حکمت کا تقاضا ہے جس پر تکلیف موقوف ہے۔ حتیٰ کہ ہدایت کے آثار ظاہر نہ ہونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم السلام کی حقانیت یا ہدایت کے ساتھ مشیئت کا تعلق نہ ہونے پر استدلال کیا جاتے۔ کیونکہ جن افعال پر عقاب وثواب مترتب ہوتا ہے ان کے وقوع کے ساتھ مشیئت متعلق ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ افعال ان کے اختیار وارادہ سے صادر ہوں۔ ورنہ تو ثواب وعقاب اضطراری ہوتا لازم آتے گا۔

تفسیر روح المعانی وغیرہ میں اس آیت پر مفصل بحث پائی جاتی ہے۔ پس تقدیر کا انکار اور قضاء وقدر سے اللہ تعالیٰ پر احتجاج اور تقدیر سے شریعتِ الٰہیہ کا معارضہ، یہ سب جاہلی گمراہیاں ہیں۔

مقصد یہ کہ جبر وتفویض نہیں ہے بلکہ حقیقت ان دونوں کے مابین ہے اور جو اس سے لغزش کھا گیا وہ جاہلیت کے راستہ پر چلا گیا اور جاہلیت کا راستہ ہی وہ راستہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے تردید کی ہے۔

(۳۶)

زمانہ کو گالی دینا

اہلِ جاہلیت موت وحیاۃ کو زمانہ کی طرف منسوب کرتے اور اس پر عیب لگاتے۔ جب کہ سورۃ الجاثیہ میں ہے۔

وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ۔ اور زمانہ کی گردش ہمیں مار ڈالتی ہے۔ (الجاثیہ ۲۴)

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی گمراہی کے احکام کو بیان کیا ہے کہ ان کے کان، دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اس بنا پر وہ کہہ رہے ہیں

وَمَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا ہماری تو یہی دنیا کی زندگی ہے دنیا ہی میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَمُوْتُ وَنَحْيٰى وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ — مرتے ہیں اور یہیں جیتے رہتے ہیں اور زمانہ کی گردش ہمیں مار ڈالتی ہے۔

یعنی جس دنیا میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں اسی میں کچھ مرتے اور کچھ زندہ ہوتے رہیں گے اور حشر و نشر وغیرہ نہیں ہے۔ بعض علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ بہت سے بت پرست تناسخ کے قائل تھے اس لحاظ سے نحیٰ کے معنے یہ ہوں گے کہ ہماری رُوح کو کسی دوسرے جسم میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور اپنی ہلاکت کو زمانہ کی گردش کی طرف نسبت کرنے سے ان کا مقصد یہ تھا کہ یہاں کوئی موت کا فرشتہ نہیں ہے جو خدا کے حکم سے ہماری ارواح قبض کرتا ہو اور وہ تمام حوادث کو زمانہ کی طرف منسوب کرتے کیونکہ وُہ ان کے من عند اللہ مقدر ہونے سے جاہل اور بے خبر تھے اور زمانہ کے شکوی سے ان کے اشعار پُر ہیں[1] اور یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے وجود کا اعتراف کرتے ہیں۔

---

[1] مثلاً ایک شاعر نے کہا ہے۔

اشاب الصغیر وافنی الکبیر — کر الغداۃ و مر العشی

کہ صبح و شام کی آمد و رفت نے بچوں کو بوڑھا کر دیا اور بڑوں کو فنا کر ڈالا۔

اور دوسرے شاعر نے کہا ہے۔

منع البقاء تقلب الشمس — وطلوعها من حیث لا تمسی

کہ شمس کی آمد و رفت اور اس کے طلوع و غروب نے ہمارے بقاء کو ختم کر دیا ہے۔

ایک اور شاعر نے کہا:۔

رمانی الدھر بالارزاء حتی — فؤادی فی غشاء من نبال

وکنت اذا اصابتنی سھام — تکسرت النصال علی النصال

زمانہ نے مجھ پر تیروں کی بارش کی حتی کہ میرا دل تیروں کے پردہ میں چھپ گیا اور پھر جب بھی مجھے تیر لگتے تو ان کے پھل ایک دوسرے سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا وہ دہریے نہیں ہیں کیونکہ وہ حوادثات کو زمانہ کی طرف منسوب کرنے کے باوجود اس کے وجود کے قائل ہیں سبحانہ وتعالیٰ عمّا یقولون علوًّا کبیرًا
زمانہ کی مستقل تاثیر کے تو یہ بھی قائل تھے اور زمانہ کو بُرا بھلا کہنے کی احادیث میں مذمت بھی آئی ہے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے۔

یُؤذینی ابن اٰدم یقول: یاخیبۃ الدھر فلا یقل احد کم یاخیبۃ الدھر فانی انا الدھر اقلب لیلہٗ ونھارہٗ (مسلم)

کہ آدم کا بیٹا زمانے کو بُرا بھلا کہہ کر مجھے "تکلیف دیتا ہے لہٰذا کوئی شخص یہ نہ کہے یا خیبۃ الدھر (زمانے کا بُرا ہو) کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں اور میں ہی دن اور رات میں الٹ پھیر کرتا ہوں۔

اور حاکم کی روایت میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

استقرضت عبدی فلم یقرضنی وشتمنی عبدی وھو لا یدری یقول: وا دھراہ! وانا الدھر۔

کہ میں نے اپنے بندہ سے قرض مانگا۔ لیکن اس نے قرض نہیں دیا اور میرے بندہ نے مجھے گالی دی اور وہ جانتا نہیں اور کہہ دیتا ہے افسوس زمانہ پر اور میں زمانہ ہوں۔

امام بیہقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا:۔

لا تسبوا الدھر، قال اللہ عز وجل انا الایام واللیالی اجددھا وابلیھا وآتی بملوك بعد ملوك۔

کہ زمانے کو بُرا بھلا مت کہو اللہ عز وجل نے فرمایا میں ہی دن اور رات ہوں ان کو لاتا ہوں اور ختم کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد دوسرا بادشاہ لے آتا ہوں

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام حوادث اللہ عز وجل کے اختیار میں ہیں۔ لہٰذا جب انسان زمانہ کو اس کے فاعل ہونے کی حیثیت سے گالی دے گا تو یہ گالی درحقیقت اللہ تعالیٰ پر واقع ہو گی۔

(وَمَالَھُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ) یعنی جو لوگ زندگی کو اس دنیا ہی میں محصور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور ہلاک کرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہیں ان کے پاس عقل و نقل سے کوئی مستند علم نہیں ہے۔

(اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ) یعنی ان کا منتہائے امر محض ظن و تقلید ہے اور کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے فی الجملہ صحت کے ساتھ تمسک کر سکیں۔ دہریوں کے متعلق ہم نے کسی دوسری کتاب میں مفصل بحث کی ہے۔ یہاں پر مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر حوادث کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہیں ان کے پاس کوئی مستند عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ محض جہالت سے ایسی باتیں کہتے ہیں اور ایسی بات کہنے والا جاہل مطلق ہے خواہ کسی دور میں ہو اور فی زمانہ اس باطل عقیدہ کے حامی بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

واللہ المستعان

(۳۷)

اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا

اہلِ جاہلیت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسرں کی طرف منسوب کرتے۔ چنانچہ سورۃ نحل میں ہے۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر جان بوجھ کر انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں۔

اور اسی سورۃ کی آیت ۷۸۔۸۰ میں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنے انعامات شمار کیے ہیں اور آخر میں فرمایا ہے:

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ

اور تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپ رہنے کیلئے غار بنائے اور ایسے کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ، يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ،

(۸۱ - ۸۳)

اور تمہارے لیے کُرتے بناتے جو تم کو گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں اور کرتے جو تم کو لڑائی میں مار سے بچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم اس کے تابعدار بن کر رہو پھر اگر یہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں تو تیرے ذمہ کھولکر پہنچا دینا ہے یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر جان بوجھ کر ان کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں۔

"یَعْرِفُوْنَ" سے اس بات کا بیان شروع کیا ہے کہ مشرکین کی تولّی اور ان کا اسلام سے اعراض اللہ کی اس نعمت کے عدم عرفان کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ خوب جانتے ہیں کہ یہ تمام نعمتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں لیکن اپنے کردار سے ان کا انکار کر دیتے ہیں اور اپنے منعم حقیقی کی شکر گزاری اور عبادت نہیں کرتے تو گویا انہوں نے سرے سے اللہ کی عبادت کی ہی نہیں اور یہ ناشکری بمنزلہ انکار کے ہے۔ ابن جریر وغیرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ ان کا انکار یہ تھا کہ وہ کہتے: یہ نعمتیں ہمیں وراثت میں ملی ہیں اور نیز ابن جریر وغیرہ نے عون بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: کسی کا یہ کہنا بھی ایک طرح سے انکار ہے کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو مجھ پر یہ اور یہ مصیبت آجاتی۔ اگر فلاں نہ ہوتا تو مجھے یہ مصیبت نہ پہنچتی۔

ایک روایت میں ہے کہ نعمتوں کو ان کے اسباب کی طرف نسبت کرنا بھی ایک طرح سے انکار ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مشرکین کو جب کوئی نعمت ملتی تو کہتے: "یہ ہمارے معبودوں کی سفارش کی وجہ سے ہے۔" تو یہ بھی ایک طرح سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکار ہے۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ نعمت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی یہ لوگ معجزات کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا دل سے تو اقرار کرتے ہیں مگر بوجہ عناد زبان سے انکار کر دیتے ہیں۔

(وَ اَکْثَرُهُمُ الْکٰفِرُوْنَ) یعنی ان میں سے اکثر دل سے منکر ہیں اور زبان سے بھی اعتراف نہیں کرتے اور اکثر کی قید یا تو اس لیے ہے کہ بعض نقصانِ عقلی اور عدم اهتداء کے سبب حق کی معرفت سے ہی عاری تھے یا وہ ان اُدلہ میں غور نہیں کرتے تھے جن سے مطلوب حاصل ہو سکے۔

یا بعض ایسے تھے جو صغر سنی کی وجہ سے مکلف ہی نہ تھے اور یا اکثر کا لفظ بمنزلہ کل کے ہے لہٰذا معرفت وانکار جو اس پر متفرع ہوتا ہے وہ بمنزلہ "اسناد حال البعض الی الکل" کے قبیل سے ہے اسی معنی میں سورۃ الواقعہ میں فرمایا:

اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعہ۔ ۸۱-۸۲)

کیا تم لوگ اس کلام کا انکار کرتے ہو اور تم نے اس کا شکریہ یہ ٹھہرایا ہے کہ اس کی نعمت کو جھٹلاتے ہو۔

یعنی تم بارش کی نعمت کو ستاروں کی طرف منسوب کرتے ہو۔ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا:۔

اَصبح من الناس شاکر ومنهم کافر قالوا هذا رحمة وضعها الله وقال بعضهم لقد صدق نوء کذا

بعض لوگ شکر گذار ہیں اور بعض ناشکرے ہیں شکر گذار تو کہتے ہیں یہ اللہ کی رحمت ہے۔ اور ناشکرے کہہ رہے ہیں فلاں ستارے نے سچ کر دکھایا۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ

تو میں تاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں اور یہ قسم بہت بڑی ہے اگر تم جانو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعلمون عظیم .... وتجعلون رزقکم .... اور تم نے اپنا شکریہ یہ ٹھہرایا ہے
انکم تکذبون۔ کہ اس کی نعمت کو جھٹلاتے ہو۔

اس قسم کے دیگر آثار بھی ہیں۔ مقصد یہ کہ نعمتوں کو منعم حقیقی کے بغیر کسی اور کی طرف نسبت کرنا کفران ہے۔ ہم نے انواء کے بارے میں اہل عرب کا مذہب کسی دوسرے مقام پر تفصیل سے ذکر کیا ہے اور وہ اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو اُن کے مذہب پر دال ہیں۔ (واللہ الموفق)

www.KitaboSunnat.com

(۳۸)

آیاتِ الٰہی کے ساتھ کُفر
(نشاناتِ قدرت کی تکذیب)

اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کے عادی ہو چکے تھے قرآن نے ان لوگوں کو بار بار اللہ کے عذاب سے ڈرایا ہے اور ان کے بُرے انجام پر تنبیہہ کی ہے۔ سورۃ الکہف میں فرمایا :۔

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا، ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا۔ (۱۰۵ - ۱۰۶)

انہی لوگوں نے اپنے رب کی آیات کے ساتھ کفر کیا اور اس کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے نیک کام اکارت ہو گئے قیامت کے دن ہم ان کے تول نہیں چڑھائیں گے یہ دوزخ کی سزا ان کو اسلیے ملے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے پہلے فرمایا:-

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا، الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا، أُولٰئِكَ الخ

(کہدے) کیا میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کی راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگانی میں اکارت ہوئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ الخ

(الکہف ۱۰۳-۱۰۴)

پس "اُولٰئِكَ" جملہ مستانفہ ہے جو اَخْسَرِیْن کی تعریف کی تکمیل، ان کے خسران اور کوشش کے اکارت جانے کی تبیین و تعیین کے لیے لایا گیا ہے بایں طور کہ مخاطبین پر تعریف منطبق ہو جائے۔ یعنی یہی لوگ جن کی صفت بیان کی گئی ہے وہ ہیں جو اپنے رب کی آیات کے ساتھ کفر کر رہے ہیں یعنی ان دلائلِ توحید کا انکار کر رہے ہیں جو سمعی اور عقلی دونوں کو شامل ہیں۔

اور "لقائہٖ" کا لفظ بعث و حشر سے لے کر جملہ امورِ آخرت سے کنایہ ہے۔ یعنی ان چیزوں پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کو تول نہیں چڑھائیں گے۔ یعنی ان کو حقیر سمجھیں گے۔

بعض نصوص سے معلوم ہوتا ہے ان میں سے کچھ لوگ بعض بات کا انکار کرتے تھے اور بعض لوگ کلیتہً ہی معرض و منکر تھے۔

اور فی زمانہ بعض لوگ تکذیب و کفر میں اہلِ جاہلیت سے بھی چار قدم آگے نکل گئے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۹)

کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر باطل قسم کی کتابوں میں دلچسپی

اہلِ جاہلیت کی گمراہیوں میں سے ایک گمراہی یہ بھی تھی کہ وہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر آیاتِ الٰہی کے ساتھ کفر کرتے اور باطل مواد پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ اور ان کی اتباع اختیار کرتے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ میں یہود کی اس روش کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ، اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ، وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور ہم نے تجھ پر کھلی آیتیں اتاریں[۱]۔ اور ان کے ساتھ وہی کفر کرتے ہیں جو نافرمان ہیں کیا یہ یہودی ہر بار جب کوئی قول و قرار کرتے ہیں تو ایک فریق ان میں کا اس قول و قرار کو رد کر دیتا ہے بلکہ اکثر ان میں بے ایمان ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس ایک رسول آیا اس کتاب کو سچا بتاتا ہوا جو اُن کے پاس ہے تو اہلِ کتاب

---

[۱] "کھلی آیتیں" یعنی واضح نشانیاں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بیّن ثبوت موجود ہے۔ امام رازی رح لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ معجزات اس کے تحت آسکتے ہیں (اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كِتَابَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ...... وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا جیسے ان کو خبر ہی نہ تھی۔ اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے ان کی پیروی کرنے لگ گئے اور ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی ایمان دے کر جادو خریدے وہ آخرت میں بے نصیب ہے، بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو بُرا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے اور اگر وہ (حضرت محمدؐ) پر ایمان لاتے اور پرہیز کرتے اور ان کو سمجھ ہوتی تو اللہ کے پاس ثواب ملتا وہ بہتر تھا۔

"جو کوئی جادو خریدے" یعنی کتاب اللہ کو چھوڑ کر جادو کا شغل اختیار کرے تو وہ آخرت میں بے نصیب ہوگا۔

"وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ" یعنی بخدا وہ چیز بہت بُری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے نفسانی محظوظ کو خریدا اور اگر وہ پیغمبر یا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیات پر ایمان لائیں اور معاصی سے بچتے رہیں تو اللہ کا ثواب ان کے لیے بہتر ہے۔

اسی معنی میں سورۃ البقرہ کی دوسری آیات میں فرمایا:

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ، فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ

اور ان میں سے بعض اَن پڑھ ہیں جو اللہ کی کتاب کو نہیں جانتے مگر آرزوئیں اور گمان ہی گمان رکھتے ہیں تو خرابی ہے اُن کے لیے جو ایک کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ،

ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے اتری ہے ان کا مطلب یہ ہے اس کو بیچ کر تھوڑا مول کمائیں ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر وائے خرابی ان کی اس کمائی پر۔

یہ آیات احبارِ یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، جنہیں اندیشہ تھا کہ اگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفت کو توراۃ میں باقی رکھا گیا تو ہماری ریاست ختم ہو جائے گی اس لیے انہوں نے تبدیل کر دی۔

(۴۰)

اللہ کی حکمت میں جرح وقدح

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں جرح وقدح بھی جاہلیت کی عادت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کے تحت اپنی مخلوق پیدا نہیں کی اور اس کے اوامر ونواہی بھی کسی حکمت پر مبنی نہیں ہیں۔ قرآن نے سورۃ صٓ میں ان کے اس قول کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ، ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ (صٓ ۲۷)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے بیکار نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال ہے تو کافروں کی آگ سے خرابی ہونے والی ہے۔

اور سورۃ المومنون میں فرمایا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ، فَتَعٰلَى

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بیکار بنایا ہے اور ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (المومنون ۱۱۵-۱۱۶) بلند ہے اللہ جو سچا بادشاہ ہے۔

اور سورۃ الدخان میں فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ وَمَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ، (الدخان ۳۸-۳۹)

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا ہم ان کو حکمت ہی کے لیے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

اور سورۃ انبیاء میں فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ۔ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ، اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ، (الانبياء ۱۶-۱۷)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا اگر ہم کو دل بہلاوا منظور ہوتا تو ہم اپنے پاس سے اس کو بنا سکتے تھے۔ اگر ہم ایسا کرنے والے ہوتے۔

اور سورۃ الحجر میں فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ، (الحجر ۸۵)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے نہایت حکمت سے بنایا ہے اور قیامت ضرور آئے گی تو (ان سے) اچھی طرح درگذر کرو۔

یہاں پر "حق" سے حِکَم اور غایاتِ محمودہ ہیں جن کے تحت ساری مخلوق پیدا کی گئی ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی معرفت جو اسماء و صفات اور افعال و آیات کے ساتھ ہو۔

(ب) اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے اس کی عبادت اور شکر گذاری کی جائے اور اس کا ذکر کیا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔

(ج) اُسے امر و نہی کا اختیار ہو اور شرائع کی تشکیل کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(د) تمام عالم کی تدبیر اور قضا کا ابرام اور مملکت میں ہر قسم کے تصرفات کرے۔
(ھ) ثواب وعقاب کرے۔ محسن کو اس کے احسان کا بدلہ دے اور بدکار کو اس کی برائی کی سزا دے۔ چنانچہ اس کے فضل وعدل کا اثر موجود اور مشاہد ہو اس پر حمد وشکر کی جائے۔
(و) اس کی مخلوق کو علم ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں ہے اور نہ اُس کے سوا کوئی رب ہے۔
(ز) سچے کی تصدیق کرے اور اس کی عزت ہو اور جھوٹے کی تکذیب ہو اور اُسے رسوا کرے۔
(ح) اس کے اسماء وصفات کے آثار اپنی کثرت اور تنوع کے ساتھ، وجود ذہنی اور خارجی میں نمایاں ہو۔ جس سے اس کے بندوں کو واقع اور نفس الامر کے مطابق علم ہو جائے۔
(ط) اس کی تمام مخلوقات اس کے ایک پروردگار، فاطر اور بادشاہ ہونے کی شہادت دے اور یہ کہ وہ اکیلا ہی اِلٰہ اور معبُود ہے۔
(ی) اللہ تعالیٰ کے کمال مقدس کا اثر ظاہر ہو کیونکہ خلق وصناعت دونوں اس کے کمال کے لوازمات سے ہیں، وہ ذات زندہ اور قدرت والی ہے اور جو ذات ان صفات کے ساتھ موصوف ہو وُہ فاعل اور مختار ہوگی۔
(ک) اور یہ بھی ہے کہ اس کی حکمت کے آثار تمام مخلوقات میں ظاہر ہوں اور ہر چیز کو اس کے محل میں رکھا جائے اور اس طریقہ پر ہو کہ عقل وفطرت اس کے حُسن اور حکمتِ باہرہ پر شاہد ہوں۔
(ل) اللہ کی ذات کو جود وانعام، نعمت وعفو اور غفران ومسامحت عزیز ہے اور خلق وشریعت کی رُو سے اس کے لوازم کا ہونا ضروری ہے۔
(م) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی تعریف ہو اور اس کی مدح وتمجید اور تسبیح وتعظیم بجا لائی جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ن) اس کی ربوبیّت، وحدانیت اور الوہیّت کے شواہد بکثرت ہوں۔
علیٰ ہذا القیاس اس قسم کی اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں جو مخلوق میں پائی جاتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو حق کے سبب اور حق کے لیے پیدا کیا ہے اور مخلوقات کی پیدائش حق کے ساتھ ملتبس ہے یعنی نفسہٖ حق ہے اور اس کا مصدر حق ہے اور اس کی غایت حق ہے وہ حق کو متضمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کی تعریف کی ہے جو مخلوق کو بے مقصد پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو منزّہ مانتے ہیں۔
چنانچہ سورۃ آل عمران میں فرمایا:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ، اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، (آل عمران)	بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں قدرت کی نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے، جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں: مالک ہمارے! تو نے یہ کارخانہ بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے تو بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اور فرمایا ایسا گمان اللہ کے دوستوں کا نہیں بلکہ اس کے دشمنوں کا ہے۔
چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔	کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کا یہ نظام یونہی بے مقصد نہیں بنایا۔ یہ تو کافروں کا گمان ہے۔

اور یہ بھی ہم نہیں ہو سکتا کہ جو شخص خلق کے سبب کا ... اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے اس کے اوامر و نواہی بھی کسی حکمت کے تحت نہیں بلکہ خلق وامر کا یہ سارا نظام محض مشیئت و قدرت سے بنا ہے نہ ان میں کوئی حکمت پنہاں ہے اور نہ کوئی غایت مطلوب ہے۔ دراصل اس قسم کے گمان سے حقیقت حمد کا انکار ہوتا ہے بلکہ خلق وامر کا پورا نظام حکمت و غایت پر مبنی ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی حمد و حکمت کی مظہر ہیں۔ لہٰذا حکمتِ الٰہی کا انکار دراصل حقیقت خلق وامر کا انکار ہے۔ بلکہ جیسے یہ منکرین ثابت کرتے ہیں اللہ کی ذات اس سے منزہ ہے یہ لوگ اس خلق وامر کو ثابت کرتے ہیں جس میں رحمت، مصلحت اور حکمت کو کچھ بھی دخل نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسی چیز کا بھی حکم دے سکتا ہے جس میں مکلف کی کچھ بھی مصلحت نہ ہو اور ایک مصلحت آمیز کام سے منع کر سکتا ہے اور ان سب چیزوں کی نسبت اللہ کی طرف مساوی ہے۔ اور ان کے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان کا حکم دے اور جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان سے منع کر دے اور ان دونوں میں امر و نہی کے سوا کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

اور ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عذاب دے سکتا ہے جس نے ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو اور جس نے کفر و شرک اور ظلم و جور میں اپنی عمر صرف کی ہو اُسے ثواب دے سکتا ہے۔

اور ہمارے پاس ان دونوں میں فرق کرنے کا ذریعہ محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ سب سے بُرا گمان ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کو منزہ جاننا ظلم و جور سے تنزیہہ کے مترادف ہے بلکہ اس قسم کا گمان عین ظلم ہے۔

لیکن نہایت تعجب ہے کہ اس نظریہ کے حاملین میں اکثر وہ ہیں جو ان صفاتِ کمال سے اللہ کو منزّہ مانتے ہیں جن کے ساتھ خود ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ان کے ماننے سے تجسیم و تشبیہہ لازم آئے گی لیکن اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ظلم وجور سے اللہ تعالیٰ کو منزّہ نہیں مانتے بلکہ اسے عین عدل اور حق قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے بغیر توحید تام نہیں ہوتی۔ جیسا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے استواء علی العرش، علو، تکلم و تکلیم اور صفاتِ کمال کا انکار نہ کیا جائے تو توحید تام نہیں ہوتی۔ حاصل یہ کہ ان لوگوں کے نزدیک اس قسم کی نفی اور اثبات کے بغیر توحید مکمل نہیں ہوتی۔

یہاں پر ہم نے حسبِ ضرورت شفاء العلیل سے یہ بحث نقل کی ہے۔ تفصیل کے لیے آپ اصل کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

واللہ ولی التوفیق، والیہ المآب

(۱۴)

ملائکہ اور رُسل کے ساتھ کفر اور اُن میں تفریق

اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جو ملائکہ اور رُسل کے ساتھ کفر کرتے اور ان میں تفریق پیدا کرتے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ میں ان کے خیالات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ	اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پیغمبروں کا ہم نے تار... باندھ دیا اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی کیا پھر ہر بار جب کوئی رسول ایسا حکم لے کر آیا جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ، وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ، وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ، بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ، وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

اکڑ فوں کی پھر بعضوں کو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کرتے رہے اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے، نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کر دی ہے تو بہت کم ان میں ایمان لاتے ہیں اور جب خدا کی طرف سے ایک کتاب ان کے پاس آئی جو سچا بتاتی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس تھی اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلہ میں ان کی مدد مانگا کرتے تھے۔ چنانچہ جب وُہ چیز آ گئی جسے وُہ پہچان چکے تھے تو لگے اس کا انکار کرنے، خدا کی لعنت کافروں پر اللہ کی کتاب کا انکار کر کے بُرے بدلے پر انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بھی اس ضد پر کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے وحی اتارتا ہے اب انہوں نے غصے پر غصہ کمایا اور کافروں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو کچھ اتارا اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا اور اس کے سوا کو نہیں مانتے حالانکہ قرآن برحق ہے اور ان کی کتاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ، قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ، وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَّ مَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ، (البقرۃ)	کو سچا بتاتا ہے۔ ان سے کہدو اگر تم تورات پر ایمان لاتے تھے تو پھر کیوں اللہ کے پیغمبروں کو قتل کرتے رہے۔ آپ کہدیجئے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو یہ اس کی بے وقوفی ہے اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مومنین کے لیے سراسر ہدایت اور بشارت ہے۔ جو شخص اللہ اس کے فرشتوں پیغمبروں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے اور ہم نے تجھ پر کھلی آیتیں اتاریں اور ان کے ساتھ نافرمان ہی کفر کرتے ہیں۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ بعض اہل کتاب ملائکہ اور رسل کے ساتھ کفر کرتے اور رسولوں کے مابین تفریق کرتے یعنی بعض پر ایمان لاتے اور بعض کے ساتھ کفر کرتے اور یہ جاہلی یہود کا ایک گروہ تھا۔ اس بنا پر اللہ تعالےٰ نے ہم کو سب پر ایمان لانے کا حکم دیا اور تفریق سے منع فرما دیا۔

چنانچہ سورہ البقرہ میں ہے :۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ	پیغمبر ایمان لائے اس کتاب پر جو اُن کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی اور مسلمان بھی سب ایمان لائے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔	اور اس کے رسولوں پر ہم اس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں، پروردگارا ہم نے سنا اور مان لیا ہمارے گناہ بخش دے مالک ہمارے تیری طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔
(البقرہ ۲۸۵)	

(۴۲)

انبیاء و رُسُل کی تعظیم میں غلو

اہلِ کتاب اپنے انبیاء و رسل کی تعظیم میں غلو کرتے چنانچہ سورۃ النساء میں فرمایا:۔

يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ	اے اہلِ کتاب اپنے دین میں حد سے مت بڑھو اور اللہ تعالیٰ پر وہی بات کہو جو سچ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ (حضرت) مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول تھے اور اس کا کلمہ جو مریم تک اس نے پہنچا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آؤ۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا اللہ تو بس اکیلا معبود ہے وہ پاک ہے اس سے کہ اس کا بیٹا بیٹی ہو۔
(النساء ۱۷۱)	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مخلوق کی تعظیم میں غلو کی وجہ ہی سے بتوں اور صالحین کی عبادت شروع ہوئی ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں نسر، سواع اور یغوث وغیرہم کی عبادت کی جاتی تھی اور اسی غلو کے سبب سے نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت شروع کی۔ اور اس قسم کی باتیں اللہ پر ناحق بات کہنا ہے۔

(۴۳)

بغیر علم کے جھگڑا کرنا

یہ بھی اہلِ کتاب کی عادت تھی کہ وہ بغیر علم کے جھگڑا کرتے جیسا کہ فی زماننا جاہل لوگوں کو بدعات وضلالت سے منع کیا جاتے تو وہ اہلِ علم سے مجادلہ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک جاہلی عادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے سورۂ آلِ عمران میں ہے۔

يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ وَمَآ أُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيْلُ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ، أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ، هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، (آل عمران ۶۵-۶۶)

اے اہلِ کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ توراۃ اور انجیل دونوں حضرت ابراہیمؑ کے بعد اتریں تو پھر کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ سنو! تم نے ان باتوں میں جھگڑا کیا جن کو کچھ نہ کچھ جانتے تھے اب ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ابن اسحاق اور ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نجران کے عیسائی اور یہودی علماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوتے اور جھگڑا کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگے۔ علماء یہود نے کہا۔ حضرت ابراہیم یہودی تھے اور نصاریٰ نے نصرانی ہونے کا دعویٰ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جس میں ان کی جہالت وعناد کی تردید فرمائی ہے۔ جیسا کہ تفسیر جاننے والے پر مخفی نہیں ہے۔

(۴۴)

دین میں علم کے بغیر بات کرنا

شیخ الاسلام نے اس مسئلہ میں بھی دوسرے بہت سے مسائل کی طرح اجمال سے کام لیا ہے یہ مسئلہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے تفصیل کا محتاج ہے۔ اہل جاہلیت عرب اور اہل کتاب نے دین میں بہت سی ایسی چیزیں شروع کر رکھی تھیں، جن کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل نہیں تھی۔ عرب زیادہ تر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے دین پر چلنے کے دعوے دار تھے۔ حتیٰ کہ عمرو بن لحی خزاعی نے دین میں تغیر و تبدل کیا اور بہت سی بدعات کو رواج دے دیا اہل عرب کو بتوں کی پرستش پر آمادہ کیا اور بتوں کے نام پر بحیرہ، سائبہ اور حام جانور چھوڑنے کی رسم ڈالی اور ازلام سے قسمت معلوم کرنے وغیرہ سنتیں جاری کیں جن کی تفصیل ہم نے کسی دوسرے مقام پر کی ہے۔ اگر آپ اہل عرب کی جاہلی رسم و رواج کو جاننا چاہتے ہیں تو سورۃ انعام کا مطالعہ کریں اس میں مشرکین عرب کی بہت سی گمراہیوں اور بدعات سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

اب رہے یہود و نصاریٰ تو انہوں نے جاہلیت میں اپنے علماء و مشائخ کو خدا بنا رکھا تھا اور مسیح ابن مریم کی پرستش کرتے تھے۔ ان کے علماء و مشائخ نے دین میں بہت سی بدعات ایجاد کیں اور اپنی نفسانی خواہش سے حلال و حرام مقرر کیے۔ اہل کتاب نے ان کی تقلید کی اور ان چیزوں کو شریعت بنا لیا۔ حالانکہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریعی قوانین اور اس وحی کا نام ہے جو اس نے اپنے انبیاء و رسل کی طرف بھیجی اس میں لوگوں کی آراء و اہواء کو کچھ دخل نہیں لہٰذا ہر وہ چیز جس پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہ ہو وہ مردود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے اسی کردار کی مذمت کی ہے چنانچہ سورہ آل عمران میں فرمایا:

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔

(آل عمران: ۷۸)

اور اہل کتاب میں ایک فرقہ وہ ہے جو توراۃ کو زبان مروڑ کر پڑھتا ہے اس لیے کہ تم سمجھو کہ توراۃ پڑھ رہا ہے حالانکہ وہ توراۃ کی عبارت نہیں ہوتی اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے اترا ہے حالانکہ اللہ کے پاس سے نہیں اترا ہے اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

اس بنا پر جو لوگ بھی کتاب و سنت کی نصوص کی اپنی خواہش نفسانی سے تاویلات کر رہے ہیں وہ ان لوگوں میں داخل ہیں جو کتاب اللہ کو زبان مروڑ کر پڑھنے والے تھے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ فی زماننا بھی فقہ کی کتابیں ایسی آراء پر مشتمل ہیں جو کتاب و سنت سے ماخوذ نہیں ہیں

(فالی اللہ المشتکی من صولۃ الباطل وخمول الحق)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴۵)

یومِ آخرت کا انکار

مشرکین یومِ آخرت کو جھٹلاتے اور پروردگار کی ملاقات اور حشر و نشر کا انکار کرتے اور اللہ کے رسول جنت و دوزخ کے جو صفات بیان کرتے ان کی تکذیب کرتے چنانچہ سورۃ الکہف میں ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ (۱۰۴-۱۰۵)

کہدو میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کی راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں انہی لوگوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی لقا کے دن کو جھٹلایا۔

ان آیات کی تفسیر پر ہم انہی صفحات میں بحث کر چکے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں فرمایا

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ

اور ان کافروں نے اللہ کی قسمیں کھائیں زور کی قسمیں کہ جو کوئی مرجاتے اللہ اس کو زندہ کر کے نہیں اُٹھائے گا کیوں نہیں سچا وعدہ ہے اس پر جس کو پورا کرنا ضروری ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ان کو زندہ کر کے اس لیے اٹھائے گا کہ جن باتوں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَانُوْا كَاذِبِيْنَ۔ وہ اختلاف کرتے رہے ان پر حق نا حق کھول دے اور اس لیے کہ یہ کافر یہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ (النحل: ۳۸-۳۹)

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی آیات ہیں جو اس موضوع میں وارد ہوئی ہیں۔ فی زمانہا بھی بہت سے لوگ اس جاہلی عقیدہ سے بہرہ یاب ہیں اور وہ انکار و تاویل سے آخرت اور جزا و سزا کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کو گمراہ کر دے انہیں کوئی ہدایت پر نہیں لا سکتا۔ ایسے لوگوں کو اللہ گمراہی میں حیران و پریشان چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ ہی سے ہم ہدایت کی توفیق مانگتے ہیں۔

(۴۶)

آیت "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کی تکذیب

وہ آیت کریمہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تکذیب کرتے اور اس دن کا انکار کرتے جس روز کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اگر ان کے اعمال نیک ہیں تو ثواب ملے گا اور معاصی و سیئات پر عقاب کرے گا۔ اس دن کی تکذیب دراصل بعث و حساب اور جنت و دوزخ کی تکذیب پر متفرع ہوتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴۷)

آیت کریمہ

"لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ"

اہل جاہلیت آیت کریمہ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ میں لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ کا انکار کرتے خلۃ کے معنی مؤدت و صداقت کے ہیں اور لَا شَفَاعَة کے معنی ہیں کہ کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اجازت دے اور اس پر راضی ہو جائے۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے اور ان چیزوں کی نفی سے مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی وسیلہ سے بھی فائدہ نہ اُٹھا سکے گا۔ نہ تو بیع کے ذریعہ اور نہ ہی دوستوں کی دوستی سے اور نہ ہی کسی کی شفاعت سے مستفید ہو سکے گا اور اللہ ہی مستعان ہے۔

(۴۸)

شفاعت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی

سورۃ زخرف میں فرمایا:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا	اور یہ کافر خدا کے سوا جن دیوتاؤں کو پکارتے ہیں وہ تو ان کی سفارش بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ ۱ (الزخرف آیت : ۸۶)

نہیں کر سکتے البتہ جنہوں نے حق بات کی یقین رکھ کر گواہی دی وہ سفارش کر سکتے ہیں)

یعنی جن معبودوں کو یہ اللہ کے سوا پکار رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کریں گے تو ان کا یہ فہم سراسر غلط ہے ہاں جو لوگ حق یعنی توحید کی شہادت دیتے اور اس پر یقین رکھتے ہیں وہ شفاعت کر سکیں گے۔ ان سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور ان کے مثل لوگ ہیں۔

فی زماننا لوگوں کو دیکھیے کہ اپنے بتوں کے گرد بیٹھے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکارتے رہتے ہیں، اور جب ان کو روکا جائے تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ عند اللہ ہماری شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بلند ہے۔

(۴۹)

اولیاء اللہ کو قتل کرنا

مخالفین اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور ان لوگوں کو قتل کر ڈالتے جو ان کو عدل و انصاف کا حکم دیتے۔

سورۃ البقرہ میں ہے:۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

اور ان پر ذلت و مسکنت مار دی گئی اور لوٹے وہ اللہ کا غصہ لے کر کیونکہ وہ اللہ کے حکموں کو نہیں مانتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (البقرہ: ۶۱)

علاوہ وُہ نا فرمان تھے اور حد سے زیادہ بڑھ بڑھ جاتے تھے

اور سورۂ آلِ عمران میں فرمایا:

قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ (آل عمران ۱۸۳)

تم کہہ دو کہ مجھ سے پہلے تو کئی پیغمبر کھلی نشانیاں اور یہ نشانی بھی جو تم نے کہی لے کر آئے پھر اگر تم سچے تھے تو ان کو کیوں مار ڈالا۔

اور اس معنی میں اور بھی بہت آیات ہیں جن میں تصریح کی گئی ہے کہ انبیاء و رسل اور ان کے مخلص متبعین اور دعاۃِ حق کو اس راہ میں کیا کیا صعوبتیں پیش آئیں اور انہوں نے اللہ کے دشمنوں اور سرکش جہلاء سے جو مصیبتیں برداشت کیں ان کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ناصیہ کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔

یہ امتِ محمدیہ کے اکابر اور علماء اعلام ہیں جنہوں نے دعوتِ حق اور اس کی محافظت میں اس قدر آلام و شدائد برداشت کیے کہ ان کے بیان سے کاغذ کا چہرہ سیاہ ہو جاتے اور سیاہی کے بال سفید ہو جائیں اور انبیاء کرام اور ان کے مخلص متبعین کو ابتداتے دعوت میں مصائب میں مبتلا ہوتے رہے مگر انجام کار ان کے ہاتھ میں رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں بیان کیا۔

سلہ خود اس کے مصنف شیخ الاسلام نے جب دعوتِ حق کا آغاز کیا اور انبیا کی لائی توحید لوگوں کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اپنے ابنائے زمانہ سے جو مصائب برداشت کیے وُہ کسی طور بھی ان مصائب سے کم نہ تھے جو دورِ جاہلیت میں دُعاۃ حق کو پیش آئے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام کی سیرت کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ تغمدہ اللہ برحمتہ وغفرانہ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ،

(ھود ۴۹)

یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم وحی کے ذریعہ تجھ کو بھیجتے ہیں ورنہ اس سے پہلے نہ تو ان کو جانتا تھا اور نہ تیری قوم والے تو آپ صبر کیجیئے بیشک جو پرہیزگار ہیں انہی کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

اور حدیث میں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک روم کے پاس اپنا ایلچی بھیجا اور اس نے ایسے آدمیوں کی تلاش شروع کی جو آپ کی سیرت مبارکہ کے متعلق صحیح طور پر خبریں دیں تو ابوسفیان اور ان کے مشرک ساتھی اس کے پاس لائے گئے تو اس نے سوال کیا:

"تمہارے اور اس کے درمیان جنگ کی رفتار کیا ہے؟"

ابوسفیان نے جواب دیا:-

"ہمارے درمیان جنگ برابر کی رہتی ہے کبھی ہم غالب ہوتے ہیں اور وہ مغلوب کبھی وہ غالب رہتے ہیں اور ہم مغلوب ہو جاتے ہیں"

اس پر ہرقل نے کہا:

"اسی طرح پیغمبر مبتلا رہتے ہیں لیکن بالآخر فتح ان کی ہوتی ہے"

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مدد کی اس کے بعد جنگ احد میں مسلمانوں پر مصیبت آ گئی پھر اس کے بعد کسی جنگ میں بھی کفار کو فتح حاصل نہیں ہوئی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا۔

یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض انبیاء قتل ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کر ڈالتے تھے اور فاسق و فاجر لوگوں کو اللہ تعالیٰ اقتدار دے دیتا ہے اور متدین لوگوں پر وہ مسلط ہو جاتے ہیں جیسا کہ بخت نصر کو بنی اسرائیل پر مسلط کر دیا گیا اور جب کہ کفار مشرکین اور اہل کتاب کو مسلمانوں پر تسلط حاصل ہوتا رہا ہے تو پھر والعاقبۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

للمتقین کا مفہوم کیا ہو سکتا ہے

اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ انبیاء کا قتل ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے مومنین جہاد میں شہید ہوتے رہے ہیں۔ سورۂ آل عمران میں ہے۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ فَآتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

(آل عمران ۱۴۶ - ۱۴۷)

اور کئی پیغمبروں کے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے ہیں پھر جو تکلیف ان کو اللہ کی راہ میں پہنچی ہے اس سے وہ ہمت نہیں ہارے نہ سست ہوئے نہ دب گئے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے اور انہوں نے جب کہا یہی کہا مالک ہمارے بخشدے ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں، اور ہمارے پاؤں جما دے اور کافر لوگوں پر ہم کو فتح دے۔ پھر اللہ نے دنیا میں ان کو ثواب دیا اور آخرت میں اچھا ثواب دیا اور اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے۔

اور یہ حقیقت مسلم ہے کہ جو مومنین جنگ میں شہید ہوئے وہ ان لوگوں سے بہتر ہیں جو اپنی طبعی موت مرتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔

(آل عمران ۱۶۹)

اور مت گمان کر اے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے وہ مردہ ہیں بلکہ وہ اپنے مالک کے پاس زندہ ہیں اور ان کو روزی ملتی ہے۔

اس بنا پر سورۂ توبہ میں فرمایا:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى

کہدے کہ تم ہمارے لیے دو بھلائیوں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحُسْنَيَيْنِ۔ (التوبہ ۵۲) | سے کسی ایک کے سوا اور کسی بات کا انتظار نہیں کر سکتے۔

یعنی فتح و نصرت اور یا شہادت اور جنت، پھر وُہ دین جس کی حمایت میں شہداء نے لڑائی کی غالب ہوگا تو اس کے حامیوں کو دنیا و آخرت میں سعادت حاصل ہو گی۔ جو مقتول ہو گئے انھوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کر لیا اور جو زندہ رہے وہ غالب اور سعادت مند رہے اور یہ آخری کامیابی ہے۔ کیونکہ مرنا تو ہر ایک نے ہے لہٰذا ایسی موت جس سے دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہو وہ اکمل اور اعلیٰ ہے بخلاف ان لوگوں کے جو مر جاتے ہیں اور نہ وُہ اپنا مقصد دنیا میں حاصل کر سکتے ہیں اور نہ آخرت میں، لیکن مسلمان شہدا نے اپنے اختیار سے جنگ کی اور انھوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے کام کیے جن کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے گویا انھوں نے اس موت کو پسند کیا یا تو بلاواسطہ شہادت حاصل کی اور یا ایسے کام کیے جن کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے یہ جانتے ہوئے کہ انہیں آخرت میں سعادت حاصل ہو گی اور دنیا میں ان کے گروہ کو غلبہ حاصل ہوگا اور ان کے لیے دُعا اور تعریف کی صورت میں ان کا نیک تذکرہ ہمیشہ باقی رہے گا۔

اس کے برعکس جو کفار ہلاک ہو جاتے ہیں وہ نہ تو اپنے اختیار سے ہلاک ہوتے ہیں اور نہ ہی انہیں سعادتِ اخروی کی امید ہوتی اور پھر نہ ہی ان کو اور ان کی جماعت کو دنیوی سعادت حاصل ہوتی ہے بلکہ دنیا میں ان پر لعنت ہوتی رہتی ہے اور قیامت کے دن وہ نہایت بدحال لوگوں میں شامل ہوں گے۔

چنانچہ سورۃ الدخان میں ان کے متعلق مذکور ہے۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ	یہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت
وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّ نَعْمَةٍ	اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان
كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ، كَذٰلِكَ	جن میں مزے اُڑاتے تھے۔ چھوڑ مرے
وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ،	اس طرح ہم نے ان کو نکال کر دوسرے لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ۔ (الدخان: ۲۵ - ۲۹)

کو ان ساری چیزوں کا وارث کر دیا۔ پھر ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین روئی اور نہ ان کو ذرا بھی مہلت ملی (کہ توبہ کر لیتے بلکہ آن کی آن میں ڈبو دیئے گئے)

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے کہ بہت سے انبیاء کے ساتھ مل کر ہزار ہا نیک لوگوں نے جنگیں کیں۔ پھر نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ بے بس ہوئے بلکہ وہ برابر اپنے ان گناہوں کی بخشش مانگتے رہے جن کی وجہ سے دشمن نے غلبہ حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا اور آخرت میں نیک بدلہ دیا۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ جب مومنین کی یہ حالت تھی تو انبیاء کی کیا حالت ہو سکتی تھی۔ پس ان کے اور ان کے متبعین کے لیے دنیا اور آخرت کی سعادت ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور کفار کو مومنین پر غلبہ کبھی تو ان کے گناہوں کی وجہ سے حاصل ہوا جیسا کہ جنگ احد میں تھا۔ اگر توبہ کر لیتے تو کفار پر غالب آ جاتے اور انجام کار ان کے ساتھ ہوتا۔ جیسا کہ مسلمانوں کی کفار کے ساتھ عام لڑائیوں میں ہوا اور نبوت کے نشانات اور دلائل سے ہے کہ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہود و وصایا پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مخالفین پر غلبہ دیا لیکن انہوں نے آنحضرت کے عہود کی پرواہ نہ کی تو کفار ان پر غالب آ گئے پس غلبہ و نصرت بدوں کی مزاحمت کے وجود و عدم میں آنحضرت کی متابعت کے ساتھ رہا ہے اور وجود و عدم میں حکم کا دوران اسی وصف کے ساتھ رہا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی مدار حکم دائرہ کی علت بنتا ہے اور بلا مزاحمت وصف آخر کی قید سے وہ تمام نقض زائل ہو جاتے ہیں۔ جو اس کلیہ پر وارد ہو رہے تھے

پس اس استقراء اور تتبع سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و غلبہ آنحضرت کی اتباع کے سبب سے ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کے کلمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو بلند اور آپ کے متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومنوں کے لیے سعادت حاصل ہو اور مخالفین شقاوت سے دوچار ہوں اس سے آنحضرت کی نبوت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ آپ کا متبع سعادت مند اور مخالف شقی اور بدبخت رہے گا۔

اور بخت نصر کا بنی اسرائیل پر غلبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی دلیل تھا کیونکہ بخت نصر کو یہ غلبہ اس وقت حاصل ہوا جب انھوں نے حضرت موسیٰ کے عہود و وصایا کو تبدیل کر دیا اور ان کی اتباع سے نکل گئے۔ ورنہ جب تک وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہود پر قائم رہے وہ مؤید و منصور رہے۔ جیسا کہ حضرت سلیمانؑ اور داؤدؑ وغیرہما کے زمانہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاسراء میں بنی اسرائیل کی اسی تاریخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ، فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ، ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ، إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ

اور ہم نے بنی اسرائیل سے صاف کہدیا تھا کہ تم دو بار ملک میں فساد مچاؤ گے اور دونوں مرتبہ بہت علو حاصل کرو گے پھر جب پہلے فساد کا وقت آپہنچا تو ہم نے اپنے بندوں کو جو بہت بہادر اور جنگجو تھے تم پر بھیج دیا وہ تمہارے شہروں کے بیچ میں پھیل گئے اور یہ وعدہ پورا ہونے والا تھا۔ پھر ہم نے تم کو ان پر غلبہ دیا۔ اور ہم نے مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم طاقت ور ہو گئے اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم اچھا کرو گے تو اپنے لیے اچھا کرو گے (یعنی تمہارا ہی بھلا ہوگا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا۔ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ (بنی اسرائیل ۴-۸)

پھر جب دوسرے وعدے کی سزا کا وقت آپہنچا تو پھر دوسرے بندے تم پر بھیج دیتے تاکہ مار مار کر تمہارا منہ بگاڑ دیں اور پہلی بار کی طرح پھر مسجد میں گھس جائیں اور جس چیز پر قابو پائیں اُسے برباد کر دیں اگر تم توبہ کرو تو اللہ کی مہربانی کی امید رکھو اور اگر تم پھر ویسی شرارتیں کروگے تو ہم پھر وہی عذاب کریں گے۔

الغرض کبھی بنی اسرائیل کا دشمن پر غالب آنا اور کبھی دشمن کا بنی اسرائیل پر غالب آنا حضرت موسیٰ کی صداقت کے دلائل اور معجزات سے تھا۔ اسی طرح امتِ محمدیہ کا کبھی اپنے دشمن پر غالب اور کبھی مغلوب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے دلائل اور اعلام نبوت سے ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو ان کی زندگی اور موت کے بعد بھی غلبہ دیا۔ جیساکہ حضرت یوشعؑ وغیرہ کے زمانہ میں ہوا تو یہ بھی حضرت موسیٰ کے دلائل نبوت سے تھا۔ اسی طرح مومنوں کا آنحضرتؐ کی معیت میں غالب آنا اور آپ کی موت کے بعد آپ کے خلفاء کی معیت میں غالب رہنا یہ آنحضرتؐ کی نبوت کے دلائل و اعلام سے ہے لیکن کفار کا کبھی اہل کتاب پر غالب آجانا ان کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ان کا کمانڈر کسی نبی کی طرف منسوب نہیں ہوتا اور نہ وہ انبیاء کے متبعین سے کسی دین پر جنگ کرتے ہیں اور نہ ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے تابع ہو جائیں۔ بلکہ بعض اوقات برملا کہتے ہیں کہ ہم تمہارے گناہ کی وجہ سے تم پر غالب آئے ہیں اگر تم اپنے دین کی اتباع کرتے تو ہم کبھی غالب نہ آسکتے تھے اور پھر انجام کار بھی ان کے ہاتھ میں ہوا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایک ظالم کو دوسرے ظالم سے ٹکرا کر ہلاک کر دیتا ہے پھر دوسرے ظالموں کو بھی تباہ کر دیتا ہے اور ان کو قتل کی وجہ سے موت کے بعد کوئی سعادت بھی نصیب نہیں ہوتی اور نہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعادت حاصل کرنے کے لیے قتل ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ الغرض اس قسم کے واقعات سے انبیاء اور ان کے متبعین کے غلبہ اور کفار کے مومنین پر غلبہ یا ان کے باہم ایک دوسرے پر غلبہ کے مابین امتیاز ہو جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) پر غلبہ ان کے مشرکین پر غلبہ کی جنس سے ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے اعلام و دلائل سے ہے۔ اور یہ بخت نصر کے بنی اسرائیل یا کفار کے مومنین پر غلبہ کے قبیل سے نہیں ہے۔

اس آیت میں حضرت موسیٰ نے خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ جھوٹا نبی اپنے مشن میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا بلکہ کامیابی صرف سچے نبی کو حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا بعض اہلِ کتاب جو کہا کرتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی اُمت ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہم پر مسلط کر دی گئی ہے ورنہ ہمارا دین سچا ہے۔ جیسا کہ بخت نصر اور دوسرے بادشاہ ہم پر مسلط کر دیئے گئے۔ تو یہ قیاس، قیاسِ فاسد ہے۔ کیونکہ بخت نصر نے نہ کبھی نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ اس نے کسی دین کے لیے جنگ کی اور نہ ہی بنی اسرائیل سے یہ مطالبہ کیا کہ تم موسیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر میری شریعت اختیار کر لو لہٰذا اس کے غالب ہونے میں نہ تو کسی دعوی نبوت کا اتمام ہے اور نہ کسی دین کی طرف دعوت ہے۔ بلکہ اس کی مثال ایک لٹیرے اور ڈاکو کی ہے جو قافلوں پر غالب آکر ان کو لوٹ لیتا ہے بخلاف اس شخص کے جو نبوت کا دعویٰ کرے اور ایک مستقل دین کی طرف دعوت دے اور اپنے ساتھیوں سے دنیا و آخرت کی سعادت کا وعدہ کرے اور مخالفین کو دنیا و آخرت کی شقاوت کی دھمکی دے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے غلبہ دے دے اور اس کے دین کو کامل اور بلند کر دے انجام کار اس کے ہاتھ میں ہو اور اس کے مخالفین ذلیل ہو جائیں تو یہ اس خرقِ عادت کی قسم سے ہے جو دعویٰ نبوت کے ساتھ مقترن ہے لہٰذا یہ معجزہ ہوگا۔ لہٰذا اس خرقِ عادت کے قبیل سے نہیں ہے جو دعویٰ نبوت کے ساتھ مقترن ہو۔ لہٰذا وہ دلیلِ صدق نہیں بن سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ویسے تو بہت سی قومیں سمندروں میں غرق ہو چکی ہیں لہٰذا غرق ہونا کسی نبی کی نبوت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ مگر فرعون اور اس کی قوم کا غرق ہونا حضرت موسیٰ کی صداقت کا بیّن نشان ہے اور یہ حضرت موسیٰ کی خبر کے موافق بھی ہے، کہ کاذب کامیاب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور کسی کاذب کا کذب ظاہر کیے بغیر اس کی تائید اس کی شان کے لائق نہیں

اس بنا پر دجال کا فتنہ سب سے بڑا ہوگا کیونکہ اس کے دعویٰ الوہیت کے ساتھ بعض خوارق بھی ہوں گے۔ مگر وہاں پر کچھ ایسی چیزیں بھی ہوں گی جو اس کے کذب کو ظاہر کر رہی ہوں گی۔ مثلاً اس کا دعویٰ الوہیت، حالانکہ وہ اعور ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس عیب سے پاک ہے۔ پھر اس کی آنکھوں کے درمیان کافر (ک ف ر) لکھا ہوگا جسے ہر مومن جاہل بھی پڑھ لے گا۔ کوئی شخص اپنی قوت سے اللہ تعالیٰ کو عیاناً نہیں دیکھ سکتا۔ تین علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح احادیث میں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی کسی کاذب کو اپنی تائید سے نوازتا رہے اور اس کے دعوی کو غالب کرتا رہے۔ پھر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی سنت و عادت سے استدلال کرتے ہیں تو یہ بھی اس کی حکمت سے ہوا ہے اور حکمتِ الٰہی میں تناقض نہیں ہو سکتا۔

قرآن میں ہے:۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ،

(الفتح ۲۲-۲۳)

اور اگر کافر حدیبیہ میں تم سے صلح نہ کرتے بلکہ لڑائی کرتے تو شکست کھا کر بھاگ جاتے۔ اس کے بعد نہ ان کا کوئی حامی ہوتا اور نہ مددگار۔ اللہ کا یہی قانون تم سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے یعنی ہمیشہ حق والوں کا ہی غلبہ ہوتا ہے اور تو اللہ کا قانون بدلتا ہوا نہیں دیکھے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مومنین کے کفار پر غلبہ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور جو ایمان اس نصرت کو مستلزم ہے وہ اللہ تعالیٰ، اور اس کے رسولؐ کی طاعت کو متضمن ہے۔ اگر معاصی کی وجہ سے ایمان میں نقص ہو گا تو نصرت بھی اس کے مطابق ہو گی۔ جیسا کہ جنگِ اُحد میں یہ صورت پیش آئی۔

اور قرآن میں ہے:-

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ، فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا۔

(فاطر: ۴۲ : ۴۳)

اور یہ پیغمبر کے آنے سے پہلے بڑے زور کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ کوئی سی بھی امت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے۔ پھر جب ڈرانے والا ان کے پاس آن پہنچا تو اور نفرت ان کی بڑھ گئی لگے زمین میں شیخی مارنے اور بُرے بُرے فریب کرنے اور بُرا فریب، بُرا فریب کرنے والوں پر لوٹ جاتا ہے۔ پھر وہ اسی برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا ہے تو اے پیغمبر اللہ تعالیٰ کا برتاؤ بدلتا ہوا نہ پائے گا اور نہ اللہ کی سنت کو ٹلتا ہوا پائے گا۔

ان آیات میں بتایا کہ کفار پہلے لوگوں کی سنت پر نظر رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت نہ تو تبدیل ہو سکتی ہے کہ اس کی کوئی دوسری سنت آجائے اور نہ ہی اُسے پھیرا جا سکتا ہے تو پھر یہ کفار مومنین پر کیسے غالب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح منافقین کے متعلق فرمایا یعنی جو بظاہر مسلمان، لیکن اندر سے کافر ہیں یا ان میں نفاق کا کوئی شعبہ پایا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ....

اگر یہ منافق اور جن کے دلوں میں کھوٹ ہے اور جھوٹی خبریں مدینے میں اڑانے والے اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو اُن کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس ٹھہرنے نہ پائیں گے مگر چند روز۔ ....

....

مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

(الاحزاب ۶۰-۶۲)

ہر طرف سے ان پر پھٹکار برسے گی۔ جہاں ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں ان میں خدا کی سنت یہی رہی ہے اور خدا کی چال کو تو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔

سنت کے معنی عادت کے ہیں یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی عادت معروف ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ کسی مدعی نبوت اور اس کے اتباع کی مخالفین پر ظاہر یا باطن طور پر مستقل مدد کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نبی سچا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت و عادت یہ ہے کہ جو مومنین سچے انبیاء کے ساتھ ہوتے ہیں کافروں اور منافقوں پر ان کی مدد کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ واضح دلائل کے ساتھ انہیں تائید دیتا ہے اور جو شخص کاذب مدعی نبوت ہو تو وہ سب سے بڑا کافر اور ظالم ہے۔

جیسا کہ سورۃ انعام میں فرمایا :۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یوں کہے کہ مجھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ (الانعام ۹۳)

مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے۔ اور اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو کہے کہ میں بھی ایسا ہی قرآن نازل کر سکتا ہوں۔

اور سورۃ الزمر میں فرمایا:۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ (الزمر ۳۲)

پس اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات جب اس تک پہنچے تو اُسے جھٹلا دے۔

اور سورۃ العنکبوت میں فرمایا:۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ (العنکبوت ۶۸)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب سچی بات اس تک پہنچے تو اُسے جھٹلا دے۔

اور سورۃ الانعام میں فرمایا:۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (الانعام ۱۴۴)

پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ پر بے جانے بوجھے لوگوں کے بہکانے کے لیے جھوٹ باندھے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہِ راست پر نہیں لگاتا

اور جو شخص ایسا ہو گا اللہ تعالیٰ کے ہاں وُہ مبغوض ہو گا اور اُسے عقاب کرے گا اور اس کا یہ کام ہمیشہ نہیں چل سکے گا۔ بلکہ جیسا کہ صحیح حدیث میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے "کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اس پر گرفت آتی ہے تو وُہ بچ نہیں سکتا" پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ

اور اللہ جب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسے ہی ہوتی ہے بے شک اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (ھود : ۱۰۲) کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔

اور ایک صحیح حدیث میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"مومن کی مثال کھیتی کی سوئی کی ہے کہ اُسے ہوائیں ادھر اُدھر مائل کرتی رہتی ہیں کبھی اُسے کھڑا کر دیتی ہیں اور کبھی ایک طرف جھکا دیتی ہیں لیکن منافق کی مثال سفیدہ کے درخت کی ہے جو اپنے تنے پر برابر کھڑا رہتا ہے حتیٰ کہ یک لخت اُکھڑ کر نیچے گر پڑتا ہے۔"

پس کاذب فاجر شان و شوکت میں خواہ کتنا بڑا ہو جائے بالآخر وُہ کلی طور پر ختم ہو جائے گا اور دُنیا میں لوگ اُسے بُرائی سے یاد کرتے رہیں گے ایسے لوگ یکدم نمایاں ہو جاتے ہیں اور پھر جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، حارث دمشقی اور بابک خرمی وغیرہم کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

ان کے برعکس انبیاء علیہم السلام شدائد و محن سے دوچار ہوتے ہیں تاکہ ان کی خوب تمحیص ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ابتلاء سے بندے کی شان میں اضافہ کرتا ہے اور کھیتی کی طرح وہ تدریجاً بڑھتا رہتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الفتح میں فرمایا :-

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ، رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا، سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (یعنی صحابہ) وُہ کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ ریز ہیں، اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کی فکر میں رہتے ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ ان کے چہروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ،

(الفتح ۲۹)

پر سجدہ کے نشان ہیں، یہ ان کی حالت توراۃ میں بیان ہوئی ہے اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی سی بیان کی گئی ہے جس نے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو قوی کیا وہ موٹی ہو گئی اور اپنے نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ کسانوں کو بھلی لگنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اس لیے کیا کہ کافران کو دیکھ کر جلیں ان لوگوں میں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان سے اللہ نے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے پہلے متبعین کمزور لوگ ہوتے ہیں تاکہ ان امور میں اور سنتِ الٰہیہ میں انبیا و اولیاء صادقین اور اعداء اللہ اور جھوٹے نبیوں کے درمیان امتیاز ہو۔ اور پھر نبیِ صادق اور متنبی کاذب کے دلائل و معجزات میں فرق ملحوظ رہے۔ قرآن نے انبیاء اور مومنین کے اوّلاً ابتلاء اور پھر انجامِ کار ان کی کامیابی کو متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ،

(الانعام ۳۴)

اور تجھ سے پہلے بہت پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں پھر انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہماری مدد اُن کے پاس آ پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور پیغمبروں کے کچھ قصے تو آپ معلوم کر چکے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ البقرہ میں فرمایا:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔

(البقرۃ ۲۱۴)

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ بے تکلیف اُٹھائے جنت میں چل دو گے اور ابھی تک تو تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو اگلے لوگوں کی ہوئی تھی مصیبت اور تکلیف ان کو لگ گئی اور اس درجہ تک جھڑ جھڑائے گئے کہ خود پیغمبر اور ان کے ساتھ ایمان والے بول اُٹھے اللہ کی مدد کب آئے گی سُن لو اللہ کی مدد قریب ہے۔

اور سورۃ یوسف میں فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى، اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ، حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، لَقَدْ كَانَ فِيْ

اور ہم نے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے، بستیوں کے رہنے والے کیا یہ لوگ ملک میں نہیں پھرے اگر پھرتے تو آنکھ سے دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے کہیں بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور ان کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں تو اچانک ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی پھر جس کو ہم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ، مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ،

(یوسف ۱۰۹ - ۱۱۱)

چا ہا بچا دیا اور گنہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا۔ جو لوگ عقل والے ہیں ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

مقصد یہ ہے کہ جو لوگ حق پر قائم ۔ ۔ ۔ اور اس کے مددگار ہیں ان کو ستانا اور ایذا دینا طریقِ جاہلیت ہے اس دَور میں بہت سے لوگ اسی طریق پر چل رہے ہیں۔ واللہ المستعان۔

(۵۰)

www.KitaboSunnat.com

جبت وطاغوت پر ایمان

اہلِ کتاب بُت اور شیطان (طاغوت) پر ایمان لاتے اور مشرکین کو مسلمانوں پر ترجیح دیتے تھے۔

چنانچہ سورۃ النساء میں ہے :-

اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو اللہ کی کتاب سے ایک حصہ ملا وہ بُت اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے ۔ تو یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا۔ زیادہ صحیح راہ پر ہیں

(النساء ۵۱)

یہ آیت حی بن اخطب، کعب بن اشرف وغیرہ یہود کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جنگ اُحد کے بعد وہ مکہ میں گئے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکینِ مکہ سے معاہدہ کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد باندھ رکھا ہے اُسے توڑ ڈالیں۔ چنانچہ کعب ابوسفیان ․․․․ کا مہمان بنا تو اس نے خوب مہمان نوازی کی اور دوسرے یہود قریش کے مہمان بنے۔ اہلِ مکہ اُن سے کہنے لگے :۔

"تم اہلِ کتاب ہو اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اہلِ کتاب ہے۔ اس لیے ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں تم ہمارے ساتھ فریب نہ کھیلو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہارا ساتھ دیں تو پہلے تم ہمارے ساتھ ان بتوں کے پاس چلو اور ان پر ایمان لاکر سجدہ کرو۔"

چنانچہ کعب نے ایسا ہی کیا۔ پھر کعب نے کہا :

"اے اہلِ مکہ! اب چاہیئے کہ دونوں جانب سے تیس تیس آدمی نکلیں اور اپنے جگر کعبہ کے ساتھ ملا کر رب البیت سے عہد کریں کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف جنگ میں کوشش کریں گے۔"

چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا پھر جب اس سے فارغ ہوئے تو ابوسفیان نے کعب سے کہا :۔

"تم الکتاب (توراۃ) پڑھتے ہو اور عالم ہو اور ہم امی اور بے علم ہیں لہٰذا تم ہی بتاؤ کہ ہم میں سے کون زیادہ ہدایت یافتہ اور طریقِ حق کے قریب ہے ہم یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)"

کعب نے جواب دیا : "کہ تم اپنا دین مجھ پر پیش کرو۔"

ابوسفیان نے کہا :

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ہم حجاج کے لیے موٹی اونٹنیاں ذبح کرتے ہیں، ان کو دودھ پلاتے اور مہمان نوازی کرتے ہیں، قیدیوں کو چھڑاتے اور صلہ رحمی کرتے ہیں بیت اللہ کو آباد اور اس کا طواف کرتے ہیں، ہم اہلِ حرم ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آبائی دین چھوڑ دیا ہے، اس نے قرابت داروں اور پُرانے دین سے رشتہ توڑ دیا ہے اور نیا دین اختیار کر لیا ہے"

اس پر کعب نے کہا:

"بخدا تمہارا دین محمد کے دین سے بہتر ہے"

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(الجبت[1]) اس کے اصل معنی بُت کے ہیں پھر اللہ کے سوا ہر معبود پر جبت کا لفظ بولا جانے لگا اور ہر باطل چیز کو معبود ہو یا غیر معبود طاغوت کہتے ہیں ان پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ ان کو معبود مان کر اللہ کی عبادت کے ساتھ انہیں شریک کرے اور یا ایمان لانے کے معنی ان کی اطاعت اور موافقت اختیار کرنے کے ہیں اور ان کے مابین مشترک معنی تعظیم بجا لانا کے ہیں لیکن پہلا معنی متبادر ہے۔ یعنی وہ ان ہر دو باطل چیزوں کے الٰہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اور الٰہِ حق کی عبادت میں ان کو شریک بناتے ہیں اور ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔

---

[1] اس کے اصل معنی بُت کے ہیں اور جادوگر، ٹونے ٹوٹکے، کاہن اور اس قسم کی چیزیں بھی جبت میں داخل ہیں۔ حدیث میں ہے العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت یعنی شگون لینا پرندوں کو اڑانا اور فال گری کرنا جبت میں شامل ہے (اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۱)

حق کو دفع کرنے کیلئے اس کا اقرار کرنا

ان میں مذہبی تعصب تھا وہ حق کا بظاہر اقرار کرتے تاکہ اس کی مخالفت کا کوئی ذریعہ تلاش کیا جائے۔

چنانچہ سورۃ آل عمران میں ہے:

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ ءَامِنُوا بِالَّذِيٓ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا ءَاخِرَهُۥ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ وَلَا تُؤْمِنُوٓا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ، يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا صبح کو تم جاکر اس کتاب پر ایمان لے آؤ جو مسلمانوں پر اتری ہے اور شام کے وقت منکر ہو جاؤ شاید اس تدبیر سے مسلمان بھی اپنے دین سے پھر جائیں اور اپنے دین والوں کے سوا کسی کی بات نہ مانو، تم کہدو بیشک ہدایت تو وہی اللہ کی ہدایت ہے ایسا نہ ہو کہ دوسرے کسی کو بھی وہ بات معلوم ہو جائے جو تم کو حاصل ہے یا وہ قیامت کے دن تمہارے رب کے سامنے تم سے بحث کریں اے پیغمبر کہدے تجھے فضل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے جس پر وہ چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور اللہ کشائش والا خبردار ہے وہ اپنی رحمت کے لیے جسے چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْعَظِيْمِ (آل عمران ۷۲ - ۷۴) فضل بڑا ہے۔

حسن اور سدی نے کہا ہے کہ خیبر اور عرینہ کی بستیوں کے بارہ یہودی علماء نے ایک سازش بنائی اور ایک دوسرے سے کہا کہ صبح کے وقت محض لسانی طور پر محمدؐ کے دین کا اقرار کرو اور پھر شام کو کفر و انحراف کا اعلان کردو اور بیان دے دو کہ ہم نے اپنی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اپنے علماء سے مشورہ کیا تو معلوم ہوا کہ محمد کا دین اس لائق نہیں ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ ہمیں یہ دین جھوٹا اور باطل معلوم ہوتا ہے ممکن ہے اس طریقہ کے اختیار کرنے سے مسلمان بھی اپنے دین کے متعلق سوچنے لگیں کہ آخر یہ پڑھے لکھے لوگ اس تحریک سے الگ ہو گئے ہیں تو آخر کوئی وجہ ہے پھر وہ بھی تمہارے دین کی طرف لوٹنے لگیں گے۔

(۵۲)

انبیاء کو خدا بنالینا

وہ اتباعِ اسلام کو شرک کہتے قرآن میں ہے:۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ	کوئی آدمی ایسا نہیں کرنے کا کہ اللہ اس کو
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ	کتاب اور حکم اور پیغمبری سے سرفراز کرے
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا	پھر وہ اللہ کے یہ سب احسان اور سرفرازیاں
لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا	فراموش کر کے لوگوں سے کہنے لگے "خدا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ	کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ"۔ ہاں بلکہ
الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ،	کہے گا اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کی
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا	کتاب کو پڑھاتے اور خود بھی پڑھتے
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ	رہے ہو اور نہ وہ یہ کہے گا کہ فرشتوں یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۔	نبیوں کو تم خدا بنا لو بھلا یہ کوئی بات ہے کہ مسلمان ہو چکنے کے بعد وہ کہے "کافر ہو جاؤ"
(آل عمران: ۷۹-۸۰)	

ابن اسحاق نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ اہل نجران کے عیسائی اور مدینہ کے چند یہود علماء کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت نے انہیں اسلام کی دعوت دی اس پر انہوں نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کرنے لگیں جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی عبادت کی اور ایک نجرانی عیسائی بھی جو رئیس کے لقب سے مشہور تھا کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ ہم سے بھی چاہتے ہیں، اس پر آنحضرت نے فرمایا: "معاذ اللہ کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کریں یا کسی کو اس کا حکم دیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے نہیں بھیجا اور نہ اس کا مجھے حکم دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵۳)

کتاب اللہ میں تحریف

اہل کتاب، کتاب اللہ میں تحریف سے کام لیتے اور کلمات کتاب کو ان کی جگہ سے پھیر دیتے کتاب کی آیات کو زبان مروڑ کر پڑھتے۔

چنانچہ سورۃ آل عمران میں فرمایا:-

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ،	اور بیشک ان میں سے ایک جماعت ہے جو کتاب کو زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں تا کہ تم اس کو گمان کرو کتاب سے اور نہیں ہے وہ کتاب سے اور کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ — اور وہ نہیں ہے اللہ کی طرف سے
يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ — اور کہتے ہیں اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (آل عمران ۷۸) — اور وہ جانتے بھی ہیں۔

مروی ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ یہ اس طرح کہ انہوں نے توراۃ و انجیل میں تحریف کی اور کتاب اللہ کے ساتھ ایسی آیتیں ضم کر دیں جو اس سے نہیں تھیں۔ علماء اس بات میں مختلف ہیں کہ کیا محرف کو توراۃ میں لکھا بھی جاتا تھا یا نہیں۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ توراۃ میں کلام اللہ کے سوا کوئی چیز لکھی ہوئی نہیں ہے اور علمائے یہود صرف قرآت کے وقت اس میں تبدیلی کر لیتے تھے یا غلط تاویل کرتے تھے اور ایسا نہیں تھا کہ انہوں نے توراۃ کے متعدد نسخے بنا رکھے ہوں اور بعض نسخوں میں وہ اپنی مرضی کے مطابق کچھ لکھ لیتے ہوں اور واقعات سے اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ توراۃ و انجیل کے جتنے اصل نسخے ہمارے سامنے ہیں کوئی بھی محرف نہیں ہے۔ ہاں وہ صرف تحریف و تاویل سے گمراہ کرتے ہیں اور کچھ تحریریں اپنے پاس سے لکھ لیتے اور کہہ دیتے کہ یہ من عند اللہ ہیں۔ حالانکہ وہ من عند اللہ نہ ہوتیں اور اگر نفس توراۃ میں تحریف ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ کیوں کہتے

فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا — پھر توراۃ کو لے آؤ اور اس کو پڑھو۔
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (آل عمران: ۹۳) — اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو۔

اور وہ پڑھنے سے گریز کرتے۔ چنانچہ اگر انہوں نے اپنے حسب منشاء تبدیل کی ہوتی تو وہ پڑھنے سے گریز نہ کرتے اور نہ ہی آنحضرتؐ ان کو یہ کہہ کر اپنا مطلب باطل کرتے۔

بعض دوسرے علما کا بیان ہے کہ انہوں نے نفس کتاب میں تحریف کر رکھی تھی اور اسی سلسلہ میں انہوں نے بہت سے ظواہر سے استدلال کیا ہے[۱] اور ہو سکتا ہے انہوں نے اس پر اکتفا کر لیا ہو۔ لہٰذا تعدد نسخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے مانع نہیں ہے اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو کہ گو تورات محرف ہو چکی ہے مگر اس میں کچھ مواد باقی ہے جس سے ہمارا مقصد ثابت ہو سکتا ہے اس پر پوری بحث تفسیر رُوح المعانی میں موجُود ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام نے "الجواب الصحیح" میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔

مسلمانوں کا کردار

اس دور میں بہت سے مسلمانوں نے بھی تحریف و تاویل اور اتباع شہوات میں اہلِ کتاب کا رویہ اختیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں فرمایا ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔

(النساء ۴۶)

اور تمہارے دشمن یہود میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو الفاظ کو ان کی جگہ سے پلٹ دیتے ہیں اور زبانوں کو مروڑ کر اور دین طعنہ کرنے کو کہتے ہیں ہم نے سُنا نہ مانا اور سنو تم کو کوئی نہ سُنائے اور "راعنا" اگر وہ یوں کہتے ہم نے سُنا اور مان لیا اور سنو اور "راعنا" کی بجائے انظرنا کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر اور درست ہوتا مگر ان پر تو کفر کی وجہ سے اللہ نے پھٹکار کر دی ہے وُہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا

اس آیت کی بحث بھی تفاسیر میں مذکور ہے۔

لہ (حاشیہ صفحہ گذشتہ) مثلاً جو سفر حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہے اس میں حضرت موسیٰ کی وفات کی خبر بعد میں لکھی گئی ہے جو ظاہر ہے کہ وحی نہیں ہو سکتی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۴)

اہلِ ہدایت کو بُرے القاب سے یاد کرنا

اہلِ جاہلیت کی عادت تھی کہ وہ اہلِ ہدایت کو صابی اور حشویہ کہہ کر پکارتے اور جو شخص آبائی دین چھوڑ کر مسلمان ہو جاتا اُسے صابی کہتے اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متنفر کرنے کے لیے آپؐ کو صابی کہہ کر پکارتے جیسا کہ صحیحین کی متعدد احادیث میں مذکور ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خود امتِ محمدیہ سے بھی بہت سے اہلِ بدعت و ہوا ہیں جو اپنے مخالفین کو بُرے القاب سے یاد کرتے ہیں۔

صابئہ ایک قدیم امت ہے جس کے مختلف فرقے ہیں۔ تاریخ مذاہب پر لکھنے والوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اور حشویہ، جیسا کہ بعض نے کہا ہے اس فرقہ کو کہتے ہیں جو کتاب و سنت میں ایسے الفاظ کے وارد ہونے کے قائل ہیں جن کا کوئی معنی نہ ہو جیسا کہ سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات ہیں اور یہ لوگ حسن بصری کے حلقہ میں ان کے سامنے بیٹھتے لیکن جب انہوں نے ایسی ایسی باتیں شروع کیں تو حسن بصری نے ان کے متعلق کہا "ان لوگوں کو حلقہ کے حشا یعنی ایک جانب میں بٹھایا کرو۔" چنانچہ اس وقت سے ان کا نام حشویہ پڑ گیا۔ سلفی لوگوں کے مخالفین ان کو حشویہ کے لقب سے پکارتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے اتباع سے روکا جا سکے اور ان کے اقوال پر عمل نہ کریں کیونکہ وہ متشابہات میں تاویل کے قائل نہیں ہیں لیکن سلف پر یہ الزام ہے کیونکہ سلف کتاب و سنت میں مہمل لفظ کے ورود کے قائل نہیں بلکہ "ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ" کے متعلق سلف کہتے ہیں استواء کے معنی معلوم ہیں لیکن کیفیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجہول ہے اس کا اقرار ایمان ہے اور جحود کفر ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی متعدد تصانیف میں اس پر مفصل بحث کی ہے اور "جواب اہل الایمان" میں اُس کو ملخص کیا ہے۔

بعض علماء نے مذہب سلف اور حشویہ کے مابین بایں طور فرق کیا ہے کہ حشویہ تو ایسے کلمات کے ورود کے قائل ہیں جن سے معنی مقصود کا سمجھنا متعذر ہوتا ہے۔ مثلاً لفظ استواء کہ اس کے لغوی معنی تو ہر شخص جانتا ہے مگر یہ معنی مراد نہیں ہیں کیونکہ یہ عقل و نقل کے مقتضیٰ کے خلاف ہیں۔ اور جو معنی اللہ کی ذات کے لائق ہیں وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو پھر سلف کا مذہب حشویہ جیسا کیسے ہو سکتا ہے۔ حسن بصریؒ جو اکابر تابعین سے تھے انہوں نے حشویہ کے مذہب کو ساقط قرار دیا اور یہ گوارا نہ کیا کہ اس کا قائل ان کے سامنے بیٹھے۔

مقصد یہ ہے کہ اہل بدعت نے اہل السنت والجماعۃ کو یہ برا لقب دے رکھا ہے۔ ابن قتیبہ تاویل مختلف الحدیث میں لکھتے ہیں:۔

"اہل بدعت... اہل حدیث کو حشویہ، نابتہ، مجبرہ اور جبریہ وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ یہ سب برے لقب ہیں جن کے متعلق کوئی حدیث وارد نہیں ہے۔ جیسا کہ قدریہ کے متعلق وارد ہے۔

انھم مجوس ھذہ الامۃ فَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تعودوھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوا جنائزَھُمْ۔

کہ قدریہ اس اُمت کے مجوس ہیں اگر یہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے نہ پڑھو۔

اور رافضیوں کے متعلق فرمایا:

یکون قوم فی آخر الزمان یسمون الرافضیۃ یرفضون الاسلام ویلفظونہ فاقتلوھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ۔

کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جنہیں رافضیہ کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ انہیں قتل کرو بلاشبہ وہ مشرک ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مرجیہ کے متعلق فرمایا:۔

صنفان من امتی لا تنالهم شفاعتی لعنوا علی لسان سبعین نبیا، المرجیة والقدریة۔

میری اُمت سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کو میری شفاعت نہیں پہنچے گی، ستر نبیوں کی زبان پر انہیں لعنت کی گئی ہے۔ یعنی مرجیہ اور قدریہ۔

اور خوارج کے متعلق فرمایا:۔

یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة وهم کلاب اهل النار

وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ یہ جہنم کے کتے ہیں۔

ان فرقوں کے مذکورہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، مگر حشویہ وغیرہ قسم کے نام بناوٹی ہیں۔

اور غنیۃ الطالبین میں ہے:

"باطنی فرقہ اہل حدیث کو حشویہ کہتا ہے کیونکہ یہ لوگ اخبار و آثار سے تعلق رکھتے ہیں[1]۔"

اور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔

"ان گمراہوں نے اہل حدیث پر زبان درازی کی اور ان کے نام "حشویہ" "مشبہ" وغیرہ رکھ... دیئے ہیں اور کہا کہ یہ لوگ "بلاکیف" کی آڑ لیتے ہیں اور میں وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کی یہ ساری زبان درازی بے معنی ہے اور یہ لوگ اپنی روایت میں روایت و درایت کے اعتبار سے خطا کار ہیں اور ائمہ ہدایت پر طعن کرنے میں غلطی پر ہیں۔"

---

[1] راجع غنیۃ الطالبین للشیخ عبدالقادر جیلانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل

اہل سنت کو "حشویہ" کے لقب سے یاد کرنا

اہل سنت واہل حدیث کی بجائے یہ خود اس لقب کے زیادہ مستحق ہیں اور پھر ابن القیم نے ان اہل بدعت کی نشان دہی کی ہے جنہوں نے سب سے پہلے اہل الحدیث واہل السنت کو حشویہ کہا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "کافیۃ الشافیۃ" میں لکھتے ہیں :-

(۱) ومن العجائب قولهم لمن اقتدى ... بالوحی من اثر ومن قرآن

(۲) حشوية يعنون حشوا فی الوجو ... د وفضلة فی امة الانسان

(۳) ويظن جاهلهم بانهم حشوا ... رب العباد بداخل الاكوان

(۴) اذ قولهم فوق العباد وفی السما ... ء الرب ذو الملكوت والسلطان

(۵) ظن الحمير بان "فی" للظرف والـ ... رحمن محوی بظرف مكان

(۶) والله لم يسمع بذا من فرقة ... قالته فی زمن من الازمان

(۷) ولا تبهتوا اهل الحديث به فما ... ذا قولهم تبا لذی البهتان

(۸) بل قولهم ان السموات العلى ... فی كف خالق هذه الاكوان

(۹) حقا كخردلة ترى فی كف ممسكها ... تعالى الله ذو السلطان

(۱۰) اترونه المحصور بعد ام السماء ... يا قومنا ارتدعوا عن العدوان

(۱۱) كم ذا مشبهة وذا حشوية ... صرف بلا حجد ولا كتمان

(۱۲) تدرون من سمت شيوخكم بهذ ... الاسم فی الماضی من الازمان

(۱۳) سمى به عمرو لعبد الله ذا ... ك ابن الخليفة طارد الشيطان

— — — — — — — — — — — — — —

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) فورثتم عمروا کما ورثوا العبد — الله انّی یستوی الارثان

(۱۵) تدرون من اولی بهذا الاسم ـ وهو — مناسب احوالہ بوزان

(۱۶) من قد حشی الاوراق والاذهان من — بدع تخالف مقتضی القرآن

(۱۷) هذا هو الحشوی لا اهل الحدیث — ائمة الاسلام والایمان

(۱۸) وردوا عذاب مناهل السنن التی — لیست زبالة هذه الاذهان

(۱۹) ووردتم القلوط کل ذی ال — اوساخ والاقذار والانتان

(۲۰) وکسلتم ان تصعدوا للورد من
اثر الشرائع خیبة الکسلان

ترجمہ: ان ابیات کا حاصل ترجمہ ہے کہ اعداء حق اور خصوم سنت، جو کہ کتاب و سنت کی ضد ہیں۔ سلف صالحین کو حشویہ کہتے ہیں حالانکہ سلف کتاب و سنت پر عمل پیرا تھے۔ ان اہلِ بدعت میں جو خواص ہیں وہ حشویہ سے ایک خاص مفہوم مراد لیتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو معاشرہ میں فضلہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے اور یہ لقب ان کو محض اس بنا پر دیا گیا ہے کہ سلف ان کے فاسد افکار اور غلط آراء پر نہیں چلے۔

اب رہے عوام تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حشویہ اللہ تعالیٰ کے فوق ہونے کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آسمان میں مانتے ہیں۔ یعنی (ماشا وکلا) ان کا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وجود کے اندر اور کائنات میں داخل ہے۔ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً

یہ اہلِ حدیث پر بہتان عظیم ہے۔ علاوہ ازیں اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ یہ اعداءِ حق اس دور میں بھی جاہلیت کے مسلک پر چل رہے ہیں اور ہر وہ شخص جو کتاب و سنت سے تمسک کرے اس پر کوئی نہ کوئی مذموم لقب تھوپ دیتے ہیں[1]

---

[1] فی زماننا جو رسوم شرکیہ کا رد کرتے ہیں اور توحید کا وعظ کہتے ہیں ان کو وہابی کہہ کر بدنام کرتے ہیں لیکن اس لفظ کے معنی پر انہوں نے غور نہیں کیا۔ وہابی کے معنی ہیں وہاب والے + کچھ اور ہی سمجھتے ہیں شیطان والے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۵)

تکذیبِ حق

یہود و نصاریٰ اور مشرکین اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھتے اور حق کی تکذیب کرتے۔ کتاب و سنت میں اس مسئلہ کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔ دینِ اسلام کے مخالفین (یہود و نصاریٰ) کی یہ عادت بن چکی ہے کہ وہ اپنے دین کو حق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تمسّک کا حکم دیا ہے اور دینِ اسلام کو باطل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تکذیب کا حکم دیا ہے۔ یہ سب باتیں اپنے اسلاف کے یا تتبع کہتے ہیں اور کسی دلیل پر غور نہیں کرتے۔

یہی حال اس زمانہ میں اہلِ بدعت و ضلالت کا ہے کہ وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں اور ان بدعات کے حق ہونے پر مصر ہیں اور ان کو ماموریہ من اللہ سمجھتے ہیں اور اہلِ حق کے مسلک کو غلط قرار دیتے ہیں اور اُسے ماننے سے انکار کرتے ہیں ؎

وکل یدعی وصلا للیلیٰ
ولیلیٰ لا یقر لھم بذاکا

"ہر ایک لیلیٰ کے وصل کا مدعی ہے لیکن لیلیٰ کسی کے لیے اس کا اقرار نہیں کرتی۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۶)

مومنین پر افتراء

یہ لوگ مومنین کے متعلق پروپیگنڈا کرتے کہ یہ ملک میں بڑائی کے طالب اور اقتدار کے بھوکے ہیں۔ چنانچہ سورۃ یونس میں ہے کہ آلِ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا اور کہا:

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ۔ (یونس ۷۸)	کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اس سے ہم کو پھیر دے اور تم دونوں کو ملک کی سرداری مل جائے اور ہم تو تم دونوں کی بات ماننے والے نہیں۔

یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کے منہ میں پتھر ٹھونس دیا اور وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ سے عاجز ہو گئے اور ان کی دلیل کا صحیح جواب نہ دے سکے تو انہوں نے تقلید کا دامن تھامنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ ہر اس شخص کی عادت ہے جو دلیل سے عاجز ہو جائے اور اپنی روش کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو پس یہ جملہ مستانفہ ہے اور سوال محذوف کا جواب۔ یعنی جب موسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے اپنی دعوت پیش کر چکے تو انہوں نے یہ جواب دیا اور دلائل سے عاجز ہو کر حضرت موسیٰ پر الزام لگانے لگے۔ کہ: (اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ) یہاں پر "الارض" سے ملک مصر مراد ہے۔ جیسا کہ مجاہد سے مروی ہے۔ یعنی تم اس زمین کے مالک بننا چاہتے ہو اور بادشاہت کو "کبریا" اس لیے کہا ہے کہ دنیا میں سب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑا مطلوب یہی ہوتا ہے۔ پس جب بھی کسی نے دعوتِ حق پیش کی تو اس کے دلائل پر غور و فکر کرنے کی بجائے جاہلیت کے حامیین نے اس پر یہی الزام لگایا کہ یہ جاہ و ریاست حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۵۷)

مسلمانوں پر فسادی ہونے کا الزام

قرآن پاک میں متعدد آیات شاہد ہیں کہ ہر دور میں اہلِ جاہلیت مومنین پر فسادی ہونے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ قرآن نے ان کے جواب میں یہی کہا کہ حقیقتِ حال اس کے برعکس ہے۔ مومنین نہیں بلکہ ان کے مخالفین فسادی ہیں۔ چنانچہ سورۃ البقرہ میں ہے کہ انہوں نے مصلحین ہونے کا دعویٰ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی اور فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (البقرہ ۱۲) — خبردار! وہی مفسد ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔

اسی طرح ان کے ہم خیال لوگ جن کے قلوب پر بدعات کا غلبہ ہے وُہ اپنی گمراہی کو شیریں سمجھتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

ومن یک ذا فم مُرٍّ مریض
یجد مرًّا بہ الماء الزلالا

"جس مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو وُہ شیریں پانی کو تلخ پائے گا"۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو دینِ قویم پر ثابت رکھے اور ہمارے اقدام صراطِ مستقیم پر جمے رہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۸)

مسلمانوں پر تبدیلیٔ دین کا الزام

فرعون مومنین پر تبدیلیٔ دین کا الزام لگاتا۔ چنانچہ سورۃ غافر میں ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ کے متعلق کہا

اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ (غافر ۲۶)

مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہارے دین کو تبدیل نہ کر دے یا زمین میں فساد بپا نہ کر دے۔

انہوں نے اپنی گمراہی کو سیدھا راستہ خیال کیا اور جس نے بھی انہیں اس سے ہٹانے کی کوشش کی تو انہوں نے یہی سمجھا کہ وہ ہمیں دین سے نکالنا چاہتا ہے اور ملک میں فساد پھیلانا چاہتا ہے۔ اور ہر دور میں اعداء حق کی یہی عادت رہی ہے۔

(۵۹)

اہلِ حق پر مفسدہ پرواز ہونے کا الزام

مشرکین اور اہلِ جاہلیت جب دلیل سے عاجز ہو گئے تو انہوں نے تلوار کا سہارا لیا اور بادشاہوں کے پاس ڈائریاں دینے لگے کہ یہ تمہیں حقیر سمجھتے ہیں اور رعایا کو ان کے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ الاعراف میں فرمایا :۔

اَتَذَرُ مُوْسٰی وَ قَوْمَهٗ کہ کیا موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ رہے ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ (الاعراف ۱۲۷) ہو کر زمین میں فساد کریں۔

دیکھئے آل فرعون اور ان کی قوم نے کس طرح مشابہت کی اور ان کو حضرت موسیٰ سے جنگ پر کس طریقہ سے اکسایا۔ اس آیت کے آخر میں ان کا ذکر خصلت ہبز لہم میں کیا۔

(۶۰)

ان کے مذہب میں تناقض

حق کو چھوڑنے کے بعد وہ تناقض میں مبتلا ہو گئے۔

چنانچہ سورۃ ق میں ہے:۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ، بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ،

(ق - ۴ - ۵)

ہم تو جتنا ان کو زمین کھا جاتی ہے وہ جانتے ہیں اور ہمارے پاس کتاب میں سب کچھ موجود ہے بلکہ انہوں نے اس سے بڑھ کر بات کی کہ حق ان کے پاس پہنچ گیا تو اسے جھٹلا دیا اور وہ ڈگمگا رہے ہیں

یہاں پر "بل" اضراب کے لیئے ہے جو پہلے اضراب کے بعد لایا گیا ہے یعنی بلکہ انہوں نے ایسی بات کی ہے جو ان کے پہلے تعجب سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور وہ ہے بے سوچے سمجھے حق کی تکذیب اور نبوت کا انکار جو معجزات سے ثابت ہے۔ اس بنا پر فرمایا کہ وہ اضطراب میں پڑے ہوتے ہیں۔ کیونکہ کبھی یہ کہتے ہیں کہ بشریت نبوت کے منافی ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ اگر اللہ کو نبی بھیجنا ہی منظور تھا تو اہل جاہ حشمت سے بھیجتا جیسا کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے ان کے قول کی حکایت کرتے ہوئے بتایا ہے

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ، — اور کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر۔

(زخرف۔ ۳۱)

اور کبھی وہ پیغمبر کو مسحور کہتے اور کبھی کاہن اور کبھی شاعر و ساحر۔ الغرض وہ ذہنی الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ جیسے قرآن نے "اَمْرٍ مَّرِيْجٍ" کہا ہے اور وہ کبھی مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر تعجب کرتے اور اُسے مستبعد خیال کرتے اور کبھی اس کی تکذیب کر دیتے ہیں۔ اور قرآن کے متعلق بھی انہیں ایک بات پر قرار نہیں تھا کبھی اُسے شعر کہتے اور کبھی سحر۔ چنانچہ الذاریات میں فرمایا:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ۔ — قسم ہے آسمان کی جس میں رستے ہیں تمہاری ایک بات نہیں ہے اور پیغمبر کی بات ماننے سے وہی باز رہتا ہے جو روز اوّل سے باز رکھا گیا یہ اٹکل کے تکے چلانے والے تباہ ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں

(الذاریات ۷۔ ۱۱)

اس آیت کریمہ میں "الحبک" حبیکۃ کی جمع ہے جیسے طریقۃ کی جمع طرق آجاتی ہے۔ اس سے مراد یا تو ستاروں کے راستے ہیں جو محسوس ہوتے ہیں یا غیر مرئی راستے ہیں جو عقل و فکر سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور غور کیا جائے تو وہ صانع کی وحدت، قدرت اور علم و حکمت پر دلالت کرتے ہیں اور آیت کریمہ (اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ) میں کفار کے تناقض کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ایک طرف تو وہ اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کا خالق مانتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بتوں کو شریک بناتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں بھی مختلف ہیں کبھی مجنون اور کبھی ساحر کہتے ہیں اور عاقل کے بغیر ساحر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کبھی حشر کا انکار کر دیتے ہیں اور سرے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے حیاۃ بعد الموات کی نفی کر دیتے ہیں اور کبھی گمان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن بُت ان کی شفاعت کو بن گے۔ الغرض ان کے اقوال میں اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہے۔

(الخَرّٰصُون) اٹکل سے بات کرنے والے مختلف باتیں کرتے ہیں۔

(فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ) غمرۃ سے مراد بہت بڑی غفلت ہے جو گہرے پانی کی طرح ان سب کو اپنے اندر لیے ہوتے ہے۔

اور سورۃ الانعام کے آخر میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْئٍ اِنَّمَا اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ (الانعام ۱۵۹)	جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کئی فرقوں میں بٹ گئے تجھ کو ان سے کچھ غرض نہیں ہے ان کا کام خدا کے حوالے ہے پس وہی ان کو جتا ئے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہے۔

اس سے پہلے مشرکین کی حالت بیان کی ہے اب اس آیت میں اہل کتاب کی حالت کا بیان ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ اور قتادہ سے روایت ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ یعنی انہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندیاں قائم کرلیں اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر حصے پر ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے کفر کیا اس طرح ان کے کئی گروہ بن گئے اور ہر فرقے نے اپنا الگ امام بنا لیا۔ ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

افترقت الیھود علی احدی و سبعین فرقۃ کلھم فی الھاویۃ الا واحدۃ وافترقت النصاریٰ علی ثنتین وسبعین فرقۃ کلھم	کہ یہود کے اکہتر فرقے ہو گئے اور ایک فرقہ کے سوا سب دوزخ میں ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرقے بن گئے ایک کے سوا سب دوزخی ہیں اور میری اُمت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فی الھاویہ الا واحدۃ وستفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین فرقۃ کلھم فی الھاویۃ الا واحدۃ
کے تہتر فرقے ہوں گے ایک کے سوا سب دوزخی ہیں۔

اور یہود و نصاریٰ سے ایک ایک فرقہ کا استثناء قبل از نسخ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان کے ادیان چونکہ منسوخ ہو چکے ہیں اسلیئے اب استثنا کا تعلق صرف اسلامی فرقوں سے ہوگا اور یہود و نصاریٰ کے تمام فرقے بلا استثنا گمراہ شمار ہوں گے۔

(لَسۡتَ مِنۡهُمۡ فِی شَیۡءٍ) یعنی آپ کو ان سے سوال یا بحث کی ضرورت نہیں یا آپ کو ان کے عقاب سے کچھ غرض نہیں یا آپ ان سے بری ہیں۔

(اِنَّمَا اَمۡرُهُمۡ اِلَی اللّٰهِ) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہ اپنی حکمت کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس امت کے بدعتی فرقے مراد ہوں۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ) میں فرمایا کہ اس امت کے اہل بدعت و ہویٰ مراد ہیں اس تفسیر کے مطابق مشرکین کے بعد اب مبتدعین کی حالت کا بیان ہوگا اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ عنقریب ایسے لوگ بھی آنے والے ہیں۔

یہاں پر مقصد صرف یہ ہے کہ اہل جاہلیت خواہ امی ہوں یا کتابی انہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر ڈالا۔ اہل اصنام میں سے تو ہر قبیلہ کا الگ بت تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے اور ان کے عبادت کے طریقے بھی مختلف تھے بعض ستاروں کو پوجتے اور بعض سورج کی پرستش کرتے وغیرہ۔ اسی طرح اہل کتاب کے بھی مختلف گروہ بن گئے۔ الغرض یہ افتراق جہالت کا نتیجہ ہے ورنہ شریعت حقہ میں کسی دور میں بھی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اسی بنا پر قرآن کہتا ہے کہ حق ایک ہے اور باطل میں تعدد اور اختلاف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرہ میں فرمایا :-

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ (البقرہ : ۲۵۷)

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر نور کی روشنی میں لاتا ہے اور کافروں کے حمایتی طاغوت ہیں جو ان کو روشنی سے نکال کر کفر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔

دیکھئے آیت کریمہ میں نور کا لفظ بصیغہ واحد اور ظلمات کا لفظ بصیغہ جمع استعمال ہوا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ حق ہمیشہ اور ہر جگہ ایک ہی رہا ہے اور کفر و ضلالت اور جہالت کی قسموں کا شمار نہیں۔ اس لیے ظلمات کا لفظ بصیغہ جمع لا کر اس طرف اشارہ فرما دیا ہے۔ نیز اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آراء و اعتقاد میں اختلاف خصائلِ جاہلیت سے ہے جس پر اہلِ باطل چلتے ہیں، اور عقیدۂ حقہ میں وحدت، انبیاء کے متبعین اور شریعت حقہ کے ماننے والوں کا شعار رہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۶۱)

وہ حق پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے

اہلِ کتاب دعویٰ کرتے کہ ہمارے پاس جو حق ہے ہم اس پر عمل پیرا ہیں۔

جیسا کہ سورۃ البقرہ میں فرمایا :-

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اتارا اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (البقرۃ : ۹۱)

اور اس کے سوا کو نہیں مانتے۔ حالانکہ قرآن برحق ہے ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے اگر تم تورات پر ایمان لاتے تھے تو اس سے پہلے کیوں انبیاء کو قتل کیا۔

یعنی وہ جواب دیتے کہ ہم صرف تورات کو اور جو اس کی تائید میں اترا ہے مانتے رہیں گے اور "علینا" میں جمع متکلم کی ضمیر سے یا تو انبیاء بنی اسرائیل مراد ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان کا قرآن پر ایمان نہ لانا کفر و عناد اور حسد و بغض کی وجہ سے تھا کہ یہ ایسے شخص پر کیوں نازل کیا گیا جو بنی اسرائیل سے نہیں ہے اور یا "علینا" کی ضمیر سے وہ خود مراد ہیں۔ اور ان پر نازل کرنے سے مراد انہیں ان احکام کا مکلف بنانا ہے جو تورات میں نازل کیے گئے ہیں اور اس میں ان پر طنز ہے کیونکہ وہ قرآن کی شان میں گستاخی کر رہے تھے اور یہود کے وسائس مشہور ہیں اس پر مفصل بحث تفاسیر میں مذکور ہے۔

(۶۲)

عبادات میں اضافہ

وہ عبادات میں اضافے کرتے اور پیوند کاری سے کام لیتے جیسا کہ عاشوراء کے دن میں انہوں نے بعض اعمال کا اضافہ کر لیا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶۳)

عبادت میں کمی کرنا

وہ عبادت مفروضہ میں کمی کر لیتے جیسا کہ مشرکین مکہ (قریش) نے عرفات میں وقوف کی بجائے مزدلفہ میں وقوف مقرر کر لیا۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں ہے۔

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (البقرہ : ۱۹۹) پھر اسی مقام سے واپس لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں

یعنی عرفہ میں وقوف کے بعد واپس منیٰ میں آؤ اور مزدلفہ میں ہی وقوف پر اکتفا نہ کرو یہ خطاب عام ہے اور اس سے مقصد قریش کے وقوف مزدلفہ کی رسم کو باطل کرتا ہے جس کے متعلق صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ قریش اور جو لوگ دین میں ان کے تابع تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور یہ اپنے آپ کو "حمس" کہتے اور باقی عرب قبائل عرفات میں وقوف کرتے قرآن نے آ کر اس رسم کو باطل کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ عرفات میں وقوف کریں اور پھر وہاں سے افاضہ کریں۔ اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں سے اگلے پچھلے تمام حجاج لوٹ رہے ہیں تم کو بھی وہیں یعنی عرفہ سے واپس آنا ضروری ہے اور مزدلفہ سے لوٹنا جائز نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶۴)

وہ پاکیزہ چیزوں کے ترک کو عبادت سمجھتے

مشرکین پاکیزہ چیزوں کے ترک کو عبادت سمجھتے اسی طرح زینت کی چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں ہیں ان کے ترک کو عبادت خیال کرتے۔

سورۃ اعراف میں اس قسم کی پرہیز کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔

یَا بَنِیٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ، قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ،

(الاعراف ۳۱- ۳۲)

اے آدم کی اولاد ہر مسجد میں جاتے وقت اپنا بناؤ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اڑا ؤ نہیں بیشک اللہ اُڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اے پیغمبر ان سے پوچھو کہ اللہ نے جو بناؤ نکالا ہے اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں ان کو کس نے حرام کیا ہے کہدے یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں تو مومنوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن تو خاص مومنوں ہی کے لیے ہوں گی ہم اسی طرح جاننے والوں کے لیے کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں۔

اس آیت کے سبب نزول میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جاہلیت میں اعراب (مرد و عورتیں) ننگے ہو کر طواف کرتے حتیٰ کہ عورت جب عریاں ہو کر طواف کرتی تو اپنے بدن کے زیریں حصہ پر کچھ تسمے باندھ لیتی جیسا کہ مکھیوں سے حفاظت کے لیے گدھوں کے چہرہ پر باندھ دیتے جاتے ہیں اور طواف کرتی ہوئی یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شعر پڑھتی :-

الیوم یبدو بعضہ او کلہ

وما بدا منہ فلا احلہ

آج کچھ یا سارا ظاہر ہوگا اور جو ظاہر ہوگا اس کو میں حلال نہیں کرتی۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور (کلوا واشربوا) کے متعلق کلبی کا بیان ہے کہ اہل جاہلیت کھانا بقدر کفایت کھاتے اور ایام حج میں چکنائی کے استعمال کو حج کے منافی خیال کرتے انہیں دیکھ کر مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ہمیں یہ چیز بالاولیٰ ترک کرنی چاہیئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے زینت یعنی ستر عورت کے حکم کے ساتھ کھانے پینے کو ذکر کرنے کی وجہ معلوم ہو جاتی ہے۔

(ولاتسرفوا) یعنی حلال کو حرام قرار دے کر اسراف نہ کرو جیسا آیت کے سبب نزول سے ظاہر ہوتا ہے۔ یا حرام کی طرف تجاوز کر کے اسراف نہ کرو۔

(زینۃ اللہ) سے عمدہ لباس اور وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن سے انسان کو تجمل حاصل ہو سکتا ہے۔

اور (الطیبات) سے عمدہ قسم کے کھانے مراد ہیں اور بعض نے حلال کھانے مراد لیے ہیں۔ جیسے بکری کا گوشت اور اس کی چربی اور دودھ وغیرہ۔

(قل ھی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا) یعنی اصالۃً تو یہ چیزیں انہی کے لیے ہیں جن میں ان کی مزید کرامت ہے اور کفار ان سے بالتبع فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن قیامت میں خالصۃً مومنوں کے لیے ہوں گی دوسرے ان میں شریک نہیں ہوں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶۵)

وہ سیٹیاں تالیاں بجانے کو عبادت سمجھتے

مشرکین مکہ سیٹیاں اور تالیاں بجا کر عبادت خیال کرتے قرآن میں ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (الانفال ۳۵)

اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز بھی ہے، سیٹیاں اور تالیاں بجانا تو اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا مزہ چکھو۔

آیت کریمہ میں "البیت" سے مسجد حرام مراد ہے جس سے انہوں نے مسلمانوں کو روک دیا تھا۔ اختصار کے طور پر اسے "البیت" سے تعبیر کر لیا ہے جس سے اس کے بیت اللہ ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ عبادت کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے لیکن وہ لوگ صرف سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور اس کا نام نماز رکھتے۔ قرآن نے نماز کو مکاء اور تصدیہ کہہ کر اشارہ کیا ہے کہ جسے یہ لوگ نماز یا دعا کہتے ہیں، اس کی حیثیت پرندوں کی سیٹی یا کھیل کے طور پر تالی بجانے سے زیادہ نہیں ہے۔

بعض نے لکھا ہے کہ وہ بیت اللہ میں جا کر نماز کی بجائے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے، تو مشرکین خلل اندازی کے لیے سیٹیاں اور تالیاں شروع کر دیتے اور سمجھتے کہ وہ بھی نماز پڑھ رہے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مرد اور عورتیں ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے اور تشبیک کر کے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔

قرآن کا مقصد یہ ہے کہ اس قسم کے افعال عبادت نہیں ہو سکتے بلکہ شعار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت سے ہے۔

فی زمانہ بعض مسلم جہلاء بھی مسجدوں میں سیٹیاں اور تالیاں بجاتے ہیں اور اس کو ذکر اللہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ جاہلی رسوم سے ہے۔ اس کے متعلق کسی نے خوب کہا ہے:

آقال اللہ صفق و غنی
وقل کفرا وسم الکفر ذکرا

کیا اللہ تعالیٰ نے تالیاں بجانے اور گانا گانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ کفر بکو اور اس کا نام ذکر رکھو۔

شارع نے گانے بجانے کو صوت شیطان قرار دیا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ،

(الاسراء۔ ۶۴)

اور ان میں سے جس کو تو اپنی آواز سے پھسلا سکے پھسلا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور مال اور اولاد میں ان کا ساجھی بن جا اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو جو ان سے وعدہ کرتا ہے اس میں دغا ہی دغا ہے[1]

---

[1] صوت سے مراد شیطان کا لوگوں کو نافرمانی کی طرف دعوت دینا ہے بعض علماء سلف نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے۔ (اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶۶)

عقیدہ میں نفاق

وہ مومنوں کے پاس آتے تو ایمان کا دعویٰ کرتے اور وہاں سے نکل کر جاتے تو کفر کے ساتھ جاتے جیسے دل میں لے کر آئے تھے۔

(۶۷)

بلا علم گمراہی کی طرف دعوت دینا

وہ بلا علم کے لوگوں کو ضلالت کی طرف دعوت دیتے۔

(۶۸)

علم کے باوجود گمراہی کی دعوت

اور کبھی علم کے باوجود گمراہی کی طرف دعوت دیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑی مکاری

وہ انبیاء کے ساتھ بہت بڑی مکاریاں کرتے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے متعلق مذکور ہے۔

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ، وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ، (نوح ۲۲-۲۴)

اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑی چال چلی اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے: اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑنا اور نہ وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا اور ان بتوں نے بہتیروں کو گمراہ کر ڈالا۔

یہاں پر کبار کے معنی کبیر کے ہیں اور ان کا بڑا داؤ یہ تھا کہ وہ دین میں حیلہ سازی سے کام لیتے لوگوں کو اس سے روکتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے درپے آزار رہتے۔ یہی حال ان کے اخلاف کا ہے جو دین سے سرکش دنیا کے غلام اور خواہشات کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ حق کی دعوت دینے والوں کے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں جو حضرت نوحؑ کی قوم نے نوحؑ کے ساتھ کیا ان کے دل ایک جیسے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حق کے علم برداروں کو اس قسم کے فاسق و فاجر لوگوں کے فریب سے محفوظ رکھے اور ان کی مکاریوں سے بچائے

وقد جربتهم فرأيت منهم خبائث بالمهيمن نستجير

میں نے ان کو آزمایا تو خباثت کو دیکھا۔ ہم حفاظت کرنے والے کی پناہ مانگتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷۰)

ان کے علماء کی حالت

ان کے ائمہ اور علماء تو فاسق فاجر ، اور صوفی جاہل تھے اللہ تعالیٰ نے یہود کے علماء کی حالت بیان کرتے ہوئے سورۃ البقرہ میں فرمایا:

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ، وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ، أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ، وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ، فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ

کیا تم کو توقع ہے کہ یہودی تمہاری باتوں پر یقین کریں گے اور ایک فرقہ ان میں ایسا گذرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تھا اور سمجھ جانے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا اور جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں اپنے لوگوں میں تو کہتے ہیں تم کیوں تبلا دیتے ہو مسلمانوں کو وہ باتیں جو اللہ نے تم کو تبلائیں کیا اس لیے کہ وہ سند لائیں تمہارے مالک کے پاس (قیامت کے دن) کیا تم کو عقل نہیں ہے کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کھلی اور چھپی دونوں باتیں جانتا ہے اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو نہیں جانتے مگر آرزوئیں اور گمان ہی گمان رکھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا، فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (البقرہ ۷۵-۷۹)

تو خرابی ہے ان کے لیے جو ایک کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے اتری ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو بیچ کر تھوڑا مول کمائیں۔ ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر اور وائے خرابی ان کی اس کمائی پر۔

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ یہود کے اسلاف سے ایک فریق یعنی احبار کا یہ حال ہے کہ وہ توراۃ سنتے اور پھر اپنی اغراض کے مطابق اس کی غلط تاویلیں کر لیتے بلکہ وہ اپنے پاس سے کلام بنا کر توراۃ کی عبارت میں تحریف کر ڈالتے۔ جبکہ انہوں نے ان آیات کو بدل ڈالا تھا جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مذکور تھے۔ چنانچہ آنحضرت ؐ کے اوصاف میں یہ مذکور تھا کہ سفید رنگ درمیانہ قد و قامت کے ہوں گے مگر انہوں نے اسمر طویل کے الفاظ لکھ دیئے تھے۔ یعنی وہ گندمی رنگ کے اور دراز قامت ہوں گے۔ اسی طرح انہوں نے آیت رجم کو "چہرہ پر سیاہی ملنا" سے تبدیل کر دیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے۔

ان کا دوسرا طبقہ ان پڑھ اور عوام کا تھا جو جھوٹے دعاوی اور غلط روایات کو اپنے سینوں میں پائے ہوئے تھا۔ اس سے مراد جاہل مقلد ... ہیں جنہیں کسی قسم کا ادراک و شعور نہیں۔ مفصل بحث کے لیے تفاسیر کی طرف رجوع کریں یہاں پر اس سے صرف مقصد یہ ہے کہ تحریف کلام، خواہش کی پیروی اور از راہِ جہالت اللہ پر بہتان طرازی یہ سب جاہلی خصلتیں ہیں۔ اور آج کل کے بڑے علماء اور مشائخ کا بھی یہی حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بلا علم باتیں بناتے ہیں اور خواہش کی پیروی اور نصوص کی تاویلات میں حد سے تجاوز کر گئے ہیں جس سے اسلام کو شرم آ رہی ہے۔ ہر کام اللہ کے سپرد ہے +

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۷)

اَولیاء اللہ ہونے کا دعوٰی

وہ گمان کرتے کہ تمام لوگوں میں وہی اللہ کے پیارے ہیں۔

چنانچہ سورۃ الجمعہ میں فرمایا:۔

قُلْ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ، وَلَنْ یَتَمَنَّوْنَہٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ، قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ،

(۶-۸)

اے پیغمبر کہہ دیجئے اے یہودیو تم جیسے سمجھتے ہو کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر ہم ہی اللہ کے چہیتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بھلا موت کی تو آرزو کرو اور یہ یہودی اپنے ان بُرے کاموں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں کبھی موت کی آرزو کرنے والے نہیں اور اللہ گنہگاروں کو خوب جانتا ہے۔ اے پیغمبر ان سے کہہ دیجئے تم جس موت سے بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم پر آنے والی ہے پھر تم کو خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے جو چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے وہ تمہارے کام کا جو دنیا میں کرتے رہے ہو بدلہ جتلا دے گا۔

یعنی اگر تمہارا زعم یہ ہے کہ تم اللہ کے پیارے ہو، یہاں پر ان کے اولیاء ہونے کی نسبت اپنی طرف نہیں کی بلکہ ان کا زعم بیان کیا ہے تاکہ حقیقتاً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اولیاء اللہ اور مدعیان ولایت میں فرق ظاہر ہو جائے۔ پھر اگر تمہارا یہ گمان صحیح ہے تو موت کی تمنا کرو تاکہ دنیا کی تکالیف سے نجات پاکر آخرت کی دائمی راحت اور سکون تمہیں حاصل ہو جائے۔ کیونکہ جس شخص کو یہ یقین واثق ہو کہ وہ مرتے ہی جنت میں پہنچ جائے گا تو وہ اس دار التکلیف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت کا حکم دیا گیا تاکہ ان کا کذب ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ اللہ کے بیٹے اور محبوب ہونے کے مدعی تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ آخرت خاص انہی کے لیے ہے اور وہ کہا کرتے:

لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ۔ — کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔

مگر قرآن نے ان کی تردید کی اور فرمایا:-

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (البقرہ ۱۱۱-۱۱۲)

یہ ان کی من مانی آرزوئیں ہیں (اے پیغمبر) کہدے اگر سچے ہو تو اپنی سند لاؤ! بات یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیک بھی ہے۔ اس کو اپنے مالک کے پاس اپنا ثواب ملے گا اور آخرت میں ایسے لوگوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا۔

مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالب آنے لگے تو مدینہ کے یہود نے خیبر کے یہودیوں کی طرف خط لکھا کہ اگر تم محمدؐ کی پیروی کروگے تو ہم بھی ان کی اتباع اختیار کرلیں گے اور اگر تم نے مخالفت کی تو ہم بھی مخالفت کریں گے تو یہود خیبر نے لکھا "ہم خلیل الرحمٰن کے بیٹے، ہم سے عزیر ابن اللہ اور انبیاء، آخر عربوں میں کب نبوت رہی ہے؟ ہم محمدؐ سے اس کے زیادہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حقدار ہیں اور کسی صورت اس کی اتباع نہیں کر سکتے تو اس پر سورۃ الجمعہ کی آیات نازل ہوئیں اور بتایا کہ یہ موت کی تمنا کرنے والے نہیں۔ یہ اس وقت کے مخالفین کو چیلنج تھا۔ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے جس نے بھی تمنا کی وہ وہیں ڈھیر ہو کر رہ جائے گا پس کسی نے تمنا نہ کی کیونکہ وہ آنحضرت کی صداقت پر یقین رکھتے تھے اور ان کو معلوم تھا کہ اگر انہوں نے تمنا کی تو اسی آن ختم ہو کر وعیدِ الٰہی میں گرفتار ہو جائیں گے۔ لہٰذا یہ بھی آنحضرت کا ایک معجزہ ہے۔

(بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ) اس میں اشارہ ہے کہ وہ اپنے معاصی و کفر پر خوفزدہ ہیں اس لیے وہ تمنی کرنے والے نہیں ہیں۔ اور اعضائے انسانی میں سے چونکہ زیادہ تر کام ہاتھ سے سرانجام دیئے جاتے ہیں اس لیے کسب کی نسبت ہاتھ کی طرف کی ہے اور یہ لفظ (یدٌ) کبھی نفسِ ذات اور کبھی قدرت سے کنایہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے اور آیت میں واللہ علیمٌ بہم کی بجائے واللہ علیم بالظالمین کہہ کر ان کے ظالم ہونے کی تصریح مذمت کے لیے ہے اور قطعی طور پر بتلایا ہے کہ وہ ہر معاملہ میں ظلم و معاصی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کردار پر انہیں سخت سزا دے گا اس بنا پر پیغمبر کو حکم دیا کہ ان سے کہہ دو: موت سے چارۂ کار نہیں ہے اور مرنے کے بعد تم عالم الغیب والشہادۃ کے سامنے لائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کفر و معاصی پر خوب سزا دے گا۔ اور اس قسم کی باتیں ظالم اور ملحد لوگوں کی عادت بن چکی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ کے جواب میں فرمایا۔

قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ۔

ان سے پوچھئے اگر حقیقت یہی ہے کہ تم اللہ کے پیارے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کے بدلہ میں تمہیں عذاب کیوں دیگا اصل بات یہ ہے کہ تم بھی انسان اور اس کی مخلوق ہو

. . . .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ملتِ اسلامیہ میں بھی بہت سے لوگوں میں یہ یہودی خصلت سرایت کر چکی ہے بلکہ ہر فرقہ اللہ تعالےٰ کا پیارا ..... ہونے کا دعویدار ہے حالانکہ حدیث افتراق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی نشان دہی کرتے ہوتے فرمایا :-

وھم من کان علیٰ مثل ما انا علیہ واصحابی	کہ فرقہ ناجیہ وُہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے راستہ پر چلے گا۔

(۷۲)

شریعت سے اعراض اور محبّتِ الٰہی کا دعویٰ

وہ لوگ شریعت حقہ پر تو عمل نہ کرتے محض زبانی کلامی اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے۔ چنانچہ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے ان سے مطالبہ کیا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران - ۳۱)	اے پیغمبر! ان سے کہہ دو اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حسن بصری اور ابن جریج کا بیان ہے کہ عہد نبوی میں بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کیا اور کہنے لگے یا محمد انا نحب ربنا کہ اے محمدؐ! ہم اپنے پروردگار سے محبت کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ضحاک نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسجدِ حرام میں قریش کے پاس آئے انہوں نے بُت نصب کر رکھے تھے اور ان پر شتر مُرغ کے انڈے لٹکائے ہوئے تھے ان کے کانوں میں بالیاں ڈال رکھی تھیں وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو رہے تھے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔ "اے قریش! تم نے اپنے باپ ابراہیم اور اسماعیل کی ملت کی مخالفت اختیار کر رکھی ہے وہ دونوں مسلمان تھے" تو قریش نے جواب دیا:۔ اے محمدؐ! "ہم اللہ کی محبت کے لیے ان کی پوجا کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں" اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابو صالح کی روایت میں ہے کہ یہود نے جب اللہ تعالیٰ کے ابناء اور احبّاء ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے یہ آیت پیش کی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

محمد بن اسحاق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نجران کے عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم حضرت مسیح کی تعظیم اور عبادت اللہ کی محبت اور تعظیم کے پیش نظر کرتے ہیں تو ان کی تردید کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ جو شخص معاصی کا مرتکب ہو وہ اللہ کی محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ۔۔۔ ھٰذا لعمری فی القیاس بدیع

لو کان حبک صادقا لاطعتہ

ان المحب لمن یحب مطیع

"کہ تم اللہ کے نافرمان ہو اور اس کی محبت ظاہر کرتے ہو بخدا یہ عجیب و غریب قیاس ہے اگر تم محبت کے دعویٰ میں سچے ہوتے تو اس کی اطاعت کرتے کیونکہ مُحب اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷۳)

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی آرزوئیں

یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ پر خام خیالیاں اور جھوٹی آرزوئیں باندھتے۔

چنانچہ سورۃ آلِ عمران میں ہے :۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

(آلِ عمران ۲۳-۲۴)

(اے پیغمبر) آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو اللہ کی کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا کہ ان کو اللہ کی کتاب کی طرف فیصلہ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں کا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے اور وہ جان بوجھ کر تغافل کرتے ہیں یہ حرکتیں اس لیے کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہم آگ میں نہیں جائیں گے مگر چند گنتی کے دن اور جو باتیں انہوں نے دین میں بنا رکھی ہیں ان پر پھول گئے۔

ابن اسحاق اور ایک جماعت نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے بیت المدراس میں داخل ہوئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی تو نعمان بن عمرو اور حارث بن زید نے کہا :

"محمدؐ! آپ کس دین پر ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا" میں ملّتِ ابراہیمؑ پر ہوں"۔

اس پر انہوں نے کہا ابراہیم تو یہودی تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایسے ہی ہے تو تورات لاؤ اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کو ہم مان لیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور "البحر" میں ہے کہ ایک یہودی نے کسی عورت سے زنا کا ارتکاب کیا اور ابھی تک دین اسلام میں رجم کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ مجرم چونکہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لیے تخفیف کا حکم حاصل کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیصلہ لے گئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "میں تمہاری کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا"۔ انہوں نے کہا کہ توراۃ میں رجم نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اچھا توراۃ لاؤ اور پڑھ کر سناؤ۔ چنانچہ قرأت کے وقت جرہم بن صوریا نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ لیا تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ! یہ آگے گذر گیا ہے چنانچہ اس نے ہاتھ اٹھا لیا اور توراۃ کے مطابق انہیں رجم کیا گیا، اس پر یہود ناراض ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اور فرمایا یہ تولی اور اعراض محض اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کے اعتقاد میں یہ راسخ ہو چکا ہے کہ "ہمیں چند دن کے سوا آگ نہیں چھوئے گی" اس بنا پر یہ بے شرمی سے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور ایام معدودہ سے ان کی مراد بچھڑے کی عبادت کے دن تھے۔ چنانچہ اس افتراء اور کذب نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کبھی لن تمسنا النار کا دعویٰ کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں نحن ابناء اللہ واحباءہ کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں اور ہمارے آباء جو اللہ کے نبی تھے ہماری سفارش کر کے چھڑا لیں گے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی اولاد کو صرف تحلۃ القسم کے لیے تھوڑا سا عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ (آل عمران ۲۵)

پھر جس دن کے آنے میں شک و شبہ نہیں اس روز ہم انہیں اکٹھا کریں گے تو ان کا کیا حال ہوگا اور ہر آدمی کو ان کے کیے کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی کا حق نہیں مارا جائیگا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے کہ محشر میں کفار میں سے سب سے پہلے یہود کے جھنڈے کو بلند کیا جائے گا اور اہلِ محشر کے سامنے اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا پھر حکم ہو گا کہ انہیں آگ میں لے جاؤ۔

اسی طرح فی زمانہ بھی بہت سے لوگ شفاعت اور حسب و شرف پر بھروسہ کر کے معاصی کا ارتکاب کر رہے ہیں سورۃ البقرہ میں ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:-

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۚ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ، بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ ۸۰-۸۱)

اور کہتے ہیں دوزخ کی آگ ہمیں چھوئے گی بھی نہیں مگر گنتی کے چند روز تو کہہ دے کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ وہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا یا تم اللہ پر وہ باتیں جوڑتے ہو جو جانتے نہیں۔ ہاں جس نے بھی گناہ کیا اور گناہ کے پھیر میں آ گیا وہی دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۴۷)

صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنانا

انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنانا اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کی سنت ہے چنانچہ اس کے متعلق صحیح حدیث میں وارد ہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی نے اس گمراہی سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی فَلَا تتخذوھا مساجد کہ تم ایسا نہ کرنا کہ اپنے نبی اور علماء ومشائخ کی قبروں کو مسجدیں بنا لو۔ یہ حدیث صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے جس میں قَاتَلَ اللّٰہُ الیَھُودَ الخ کے الفاظ ہیں اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

لَعَنَ اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مَسَاجِد۔ (مسلم)

کہ اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔

اور صحیحین میں حضرت عائشہؓ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں گھبرا کر چادر مبارک چہرہ پر ڈال لیتے اور پھر بے چینی کی حالت میں اتار پھینکتے اور فرماتے:

لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مَسَاجِد یحذر ما صنعوا

یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ آپ اپنی امت کو ان کے کردار سے ڈراتے۔

نیز صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عیسائی عبادت گاہ (گرجا) ماریہ نامی کا ذکر کیا جو وہ حبشہ میں دیکھ کر آئی تھیں اور انہوں نے اس کی خوبصورتی اور تصاویر بیان کیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُولَئِكَ قومٌ اذا مات فیھم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علیٰ قبرہٖ

ان لوگوں میں جب کوئی نیک بندہ مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور یہ تصویریں اس میں رکھ دیتے یہ لوگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسجداً او صوّروا فیہ تلك الصُّوَر، اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق
اولٰئك شرار الخلق عند اللہ۔ ہیں۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کے لیے جاتی ہیں۔ نیز ان پر قبے بنانے اور چراغاں کرنے والوں پر بھی لعنت فرمائی۔ (سنن اربعہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لعنت اور تحذیر سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر مسجدیں بنانا اور ان پر چراغاں کرنا یہود و نصاریٰ کی گمراہی ہے اور ان کی مشابہت ہے لہٰذا اس قسم کی تمام بدعات سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے جن کی وجہ سے قبر کی تعظیم ہو۔

فی زماننا اکثریت (اور سوادِ اعظم کے دعوے دار) اسی گمراہی میں مبتلا ہیں کہ وہ قبروں کو مساجد بناتے ہوئے ہیں یا بدوں عمارت کے ان کو سجدہ گاہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ ان دونوں پر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور سنت نے ایسا کرنے والوں کو ملعون قرار دیا ہے

یہاں پر ہم ان احادیث وآثار کا استقصار نہیں کر سکتے جو اس باب میں وارد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلفِ صالحین شدت کے ساتھ اس سے منع فرماتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵۷)

آثارِ انبیاء کو مساجد بنانا

اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کی بدعات اور گمراہیوں میں سے ایک گمراہی یہ بھی تھی کہ وہ اپنے انبیاء کے نشانات کی جگہ پر مسجدیں تعمیر کرتے جیسا کہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔

اس اُمت کے گمراہ اور جاہل لوگ بھی ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں اور جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھپے ہیں یا آپؐ نے قدم مبارک رکھا ہے ان جگہوں پر مسجدیں بنا رہے ہیں۔ شریعتِ محمدیہ میں کسی حال بھی یہ کام محمود نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ غلو کی طرف لے جاتا ہے اور عراق میں متعدد مقامات ہیں جن پر عمارتیں کھڑی ہیں۔ مثلاً ایک مقام حضرت پیر جیلانی کی عبادت گاہ ہے جہاں پر عمارت بنی ہوئی ہے اور ایک مقام پر پتھر ہے جس پر پنجے کا نشان ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت علیؓ کی ہتھیلی کا نشان ہے اس لیے وہاں پر انھوں نے مسجد بنا رکھی ہے۔

اور بہت سے مقامات کے متعلق لوگوں میں مشہور ہے کہ وہاں پر حضرت خضرؑ کی زیارت ہوتی ہے اس لیے ان جگہوں پر مسجدیں تعمیر کر رکھی ہیں حالانکہ ان کہانیوں کی کچھ حقیقت نہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ان مقامات سے اجتناب کرے اور لوگوں کو ایسے مقامات پر جانے سے منع کرے خواہ اُسے تکالیف کا سامنا ہو اور شریر لوگوں کی عداوت کا نشانہ بننا پڑے۔ اب ہم اس مسئلہ پر کچھ تفصیل سے بحث کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ

انبیا اور صالحین کے وُہ مقامات جہاں پر انہوں نے اقامت کی یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے لیکن انہوں نے وہاں پر مسجد تعمیر نہیں کی ان کے متعلق علماء کے دو قول ہیں:

(الف) ایک یہ کہ ان مواضع کا عبادت کے لیے قصد کرنا ممنوع ہے۔ الّا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا قصد فرمایا ہو اور وہاں پر عبادت کو مشروع قرار دیا ہو۔ جیسا کہ مقامِ ابراہیمؑ پر آپؐ نے قصد و ارادہ سے نماز پڑھی اور یا نماز کے لیے مسجدوں کا قصد کیا جاتا ہے۔ یا صفِ اوّل میں شامل ہونے کی کوشش کی جائے۔

(ب) دوسرا قول یہ ہے کہ کبھی کبھار ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان مواضع میں قصداً نماز ادا کرتے جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اور اسی راستہ پر چلنے کی کوشش کرتے جہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذرے خواہ آپؐ اتفاقاً ہی گذرے ہوں[1]۔

امام احمدؒ کا فتوےٰ

امام احمد بن حنبلؒ سے ان مواضع و مشاہد میں جانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"اس سلسلہ میں ایک روایت تو ابن ام مکتوم کی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ

---

[1] لیکن حضرت عمرؓ اس کے خلاف تھے۔ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے نیز دیکھئے "التوسل والوسیلہ" للحافظ ابن تیمیہ ص۱۰۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے درخواست کی کہ آپؐ میرے مکان میں تشریف لائیں اور دو رکعت نماز پڑھ دیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلیٰ بنالوں۔ اور دوسرے حضرت ابن عمرؓ کا عمل ہے کہ وہ ان مواضع کا تتبع کیا کرتے تھے جہاں پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ہے لہٰذا ان مشاہد پر چلے جانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ مگر لوگ اس میں افراط کر رہے ہیں اور کثرت سے آتے جاتے ہیں۔

اسی طرح احمد بن قاسم نے امام احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ ان سے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہد کی زیارت کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابن ام مکتوم والی حدیث کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر پر تشریف لا کر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز کے لیے مقرر کر لوں اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا فعل کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواضع سفر کا نہایت اہتمام سے تتبع کرتے حتیٰ کہ جب ان سے ایک خاص جگہ پر پیشاب کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ پر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا ان دونوں روایتوں کی رو سے تو جائز ہے۔ لیکن لوگ اس میں افراط کر رہے ہیں اور کثرت سے آتے جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں حضرت حسینؓ کی قبر کا ذکر بھی کیا کہ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ خلال نے کتاب الادب میں یہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد نے ان مواضع و مشاہد کی تفصیل بیان کی ہے جہاں پر مساجد نہیں ہیں، ان میں بعض تو وہ ہیں جن کی زیارت کرتے ہیں لیکن میلہ نہیں لگاتے۔ اور بعض مواضع وہ ہیں جن پر میلہ لگایا جاتا ہے اور اس ضمن میں انہوں نے آثار و اقوال صحابہ جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ ان مواضع کی تحری کر کے نماز پڑھتے اور بیان کرتے کہ ان کے والد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ابن عمرؓ) ان جگہوں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مواضع میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ پس اس صورت میں امام احمد بن حنبل نے رخصت دی ہے کہ کوئی احیاناً ایسا کر سکتا ہے۔

اب رہی اس کی کراہت اور ممانعت، تو اس کے متعلق سعید بن منصور نے اپنے سنن میں معرور بن سوید سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کے لیے گئے تو حضرت عمرؓ نے صلوٰۃ الفجر کی رکعت اوّل میں سورۃ الفیل اور دوسری میں سورۃ لایلاف قریش قرأت کی۔ راستہ میں حج سے واپسی پر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک مسجد کی طرف دوڑ رہے ہیں اس پر آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو آپ نے فرمایا:

"اسی طرح تم سے پہلے اہل کتاب ہلاک ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کی جگہوں پر عبادت خانے تعمیر کر لیے۔ اگر اس جگہ نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لیا کرو ورنہ آگے چلے جاؤ۔ بلا شبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کی جگہ کو عید بنانے سے منع فرمایا ہے اور واضح کیا ہے کہ اہل کتاب اسی غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں کہ وہ اپنے انبیاء کے آثار کا تتبع کرتے اور وہاں پر گرجے اور عبادت خانے تعمیر کر لیتے۔"[1]

محمد بن وضاح وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے وہ درخت اکھڑوا دیا تھا جس کے نیچے حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی۔ کیونکہ لوگ اس کے نیچے جاتے تو حضرت عمرؓ کو اندیشہ ہوا

---

[1] دیکھیے التوسل والوسیلہ للشیخ ابن تیمیہ ص ۱۲، ۱۷، ۲۲، ۲۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ کہیں لوگ اس کی عبادت ہی شروع نہ کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے جو کچھ کیا وہ قبول کرنا چاہیئے جو کہ جمہور صحابہ کا مسلک ہے اسی پر عمل کرنا ضروری ہے نہ کہ اس پر جو اُن کے بیٹے ابن عمرؓ نے اختیار کیا۔

(۷۶)

قبروں پر چراغاں کرنا

قبروں پر چراغاں حرام ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر لعنت کی ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے، کاش آپ ان قندیلوں کو دیکھتے جو ائمہ اہل بیت کی تربتوں پر روشن کی جاتی ہیں۔ خصوصاً رمضان المبارک اور متبرک راتوں میں (کہ لوگ نہایت اسراف کرتے ہیں) اور سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

(۷۷)

قبروں پر میلے لگانا اور عُرس قائم کرنا

قبروں پر میلے لگانا اور عرس قائم کرنا یہود و نصاریٰ کی سنت ہے یاد رکھیئے کہ عید ہر اس اجتماع کو کہا جاتا ہے جو معتاد طریقہ سے سال بسال قائم کیا جائے یا ہفتہ اور یا مہینہ میں ایک مرتبہ ہو[۱] پس لفظ عید چند امور کا جامع ہے۔ ایک

[۱] مصر اور پاک و ہند میں مولود شریف منایا جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ یوم میلاد ہے یا سنتہ میلاد مناتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاص دن لوٹ کر آتا ہے جیسے عید الفطر یا جمعہ کا دن اور اس دن کے عود کے ساتھ اس میں اجتماع پایا جاتا ہے ۔ تنبیہ سے اس میں بطور عبادت یا عادت کچھ اعمال سرانجام دیئے جاتے ہیں اور کبھی اس کی جگہ بھی معین ہوتی ہے ۔ مثلاً عراق کے مسلمانوں نے ہر ولی کی تربت کے لیے ایک دن معین کر رکھا ہے جس میں وہ زیارت کے لیے جمع ہوتے ہیں ۔ مثلاً زیارت عزیر اور زیارت مرد الرأس اور بعض کے لیے ہفتہ میں ایک دن مقرر ہے ۔ مثلاً جمعہ فلاں کے لیے اور منگل وار فلاں کے لیے وغیرہ اسی طرح بعض دنوں اور راتوں کی تعیین جیسے لیلۃ القدر ایام عید، لیلہ نصف شعبان وغیرہ جن پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ۔

(۷۸)

قبر کے پاس جانور ذبح کرنا

قبر کے پاس نذر و نیاز کے جانور ذبح کرنا جاہلیت کی پرانی عادت تھی ۔ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ملتِ ابراہیمی کا اعلان کریں اور کہدیں :

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ،
(الانعام ۱۶۲ - ۱۶۳)

آپ کہد یجیے کہ میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے اور میں امت میں سب سے پہلے اس کا تابعدار ہوں ۔

اہلِ جاہلیت کی تردید کے بعد آپ کو حکم دیا گیا کہ مشرکین کے سامنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو غیر اللہ کی عبادت کر رہے ہیں اور ان کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں، اعلان کر دیجیے کہ مجھے نماز اور ذبیحہ میں خالص ایک اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ آپؐ کو مشرکین کی مخالفت اور ان کے طریقے سے انحراف کا حکم دیا۔ اور قصد و نیت اور عزم میں اللہ کے لیے اخلاص کا حکم دیا گیا۔ پس جو شخص غیر اللہ سے اس کی تعظیم کے لیے اس کا تقرب حاصل کرے تاکہ کوئی تکلیف دُور کرے یا خیر حاصل کرے تو یہ شرک و کفر اعتقادی ہے۔ جس میں پہلے لوگ گرفتار تھے۔ اسی بنا پر بڑے امور کو شروع کرتے وقت تسمیہ کا حکم دیا گیا ہے، تو غیر اللہ کے لیے ذبح کی نیت بالاولیٰ ممنوع ہو گی اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جاہلیت میں ایک شخص نے قبرستان میں جانور ذبح کرنے کی نذر مانی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نذر پوری کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں پر کوئی بُت تھا یا جاہلیت میں مشرکین کا میلا ہوتا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا اس پر آپؐ نے فرمایا:

فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ [۱] تب اپنی نذر پوری کر لو۔

یہ شخص موحد تھا اور اللہ کے تقرب کے لیے ایسا کر رہا تھا۔ لیکن جو جگہ جاہلیت میں بُت پرستی کا مرکز بنی رہی ہو یا وہاں پر مشرکین میلہ لگاتے رہے ہوں وہ ممانعت کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کی تسلی حاصل کر لینے کے بعد اُسے اجازت دی تھی۔ اگر آپ کو ایسی کوئی بات معلوم ہو جاتی تو آپ قطعاً اجازت نہ دیتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ توحید کی حفاظت اور ذریعۂ شرک قطع کرنے کے لیے کہا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کے ساتھ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

[۱] ابوداؤد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دَخَلَ الجنۃ رجل فی ذباب و دخل النار رجل فی ذباب قالوا کیف ذالک یارسول اللہ؟ قال مر رجلانِ علی قوم لھم صنم لا یجاوزہ احد حتی یقرب لہ شیئًا قالوا لہ قرب ولو ذبابا فقرب ذبابا فخلوا سبیلہ فدخل النار وقالوا للاٰخر قرِّب قال ما کنت لا قرب شیئًا لاحد، دون اللہ عزوجل فضربوا عنقہ فدخل الجنۃ۔

کہ ایک شخص ایک مکھی کی وجہ سے دوزخ میں چلا گیا اور دوسرا ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں پہنچ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ! یہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دو شخص کسی قوم کے بت کے پاس سے گذرے اور جو بھی وہاں سے گزرتا وہ بت کے لیے نذرانہ مانگتے چنانچہ ان سے بھی انہوں نے نذرانہ مانگا اس پر ایک نے تو مکھی کا نذرانہ دے دیا وُہ آگ میں چلا گیا اور دوسرے سے جب نذرانہ مانگا گیا کہ وہ ایک مکھی ہی پیش کردے اس کے انکار کرنے پر انہوں نے اس کی گردن ماردی تو وُہ جنت میں پہنچ گیا۔

اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، جس نے تقرب حاصل کرنے کے لیے مکھی پیش کردی وہ آگ میں چلا گیا اس نے قصد و نیت سے یہ کام نہیں کیا تھا بلکہ وہ مسلمان تھا اور ان کے شر سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس کا ارتکاب کیا تھا اور اس حدیث میں یہ بھی فائدہ پایا جاتا ہے کہ اعمالِ قلبیہ کی حفاظت کرنا چاہیئے جو ایمان کا رکن اکبر اور اس کا مقصودِ اعظم ہے۔ پس آپ کو غور کرنا چاہیئے اور اپنے تمام اقوال میں اپنے قلب پر نظر رکھنا چاہیئے اور پھر جو کچھ علماء نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے اُسے توجہ سے سننا چاہیئے اور حق و باطل میں امتیاز کرنا چاہیئے کہ حق واضح اور باطل ملتبس ہوتا ہے اور مشرکین جو بتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرتے تھے کہ یہ اللہ کے یہاں ان کی شفاعت کریں گے، یا اللہ کے رسولؐ، فرشتے یا اولیاء اللہ ان کی شفاعت کریں گے۔ ان کے اس اعتقاد پر غور و فکر کرنے سے موجودہ دَور کے لوگوں کا مذہب واضح ہو جائے گا کہ دونوں میں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

(واللہ المستعان)

(۷۹)

بزرگوں کے آثار سے تبرّک

جاہلیت میں عرب اور اہل کتاب اپنے بڑوں کے آثار کو متبرّک سمجھتے جیسے دارالندوہ وغیرہ اور جن لوگوں کے ہاتھ میں وہ ورثہ آجاتا وہ اس پر فخر کرتے۔ چنانچہ حکیم بن حزام کے قبضہ میں دارالندوہ تھا اس نے حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ میں فروخت کر دیا اس پر کسی نے طعن دیا۔

"تم نے قریش کی عزت فروخت کر ڈالی" تو اس نے جواب دیا:

"اسلام کے بعد تقویٰ کے سوا تمام عزتیں ختم ہو گئیں"

اس گمراہی کی جڑیں جاہل مسلمانوں کے قلوب کی وادیوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور وہ جاہلی عرب اور اہل کتاب سے بھی بڑھ کر اس میں غلو کرنے لگے ہیں۔ اور حکیم بن حزام قریشی اسدی نے طعن کرنے والے کو جو جواب دیا۔ اس میں کچھ تعجب کی بات نہ تھی، کیونکہ حکیم بن حزام فاضل متقی اور بڑے مالدار تھے۔ انہوں نے جاہلیت میں ایک سو کے قریب گردنیں آزاد کی تھیں۔ اور ایک سو اونٹ سواری کے لیے رکھے ہوتے تھے۔ اور مسلمان ہونے کے بعد حج کو آئے تو ایک سو ہدیۂ اپنے ساتھ لاتے تھے جن پر حبری چادروں کے سے قربانی کے اونٹ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پوشش تھے اور ان کو اتار کر صدقہ کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں عرفہ میں ایک سو غلام وقف کر دیئے۔ ان کی گردنوں میں چاندی کی تختیاں تھیں جن پر "عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام" کندہ تھے اور ایک بکری کی قربانی دی۔ ساٹھ سال جاہلی زندگی گذاری اور ساٹھ سال اسلامی زندگی بسر کی اور بیت الحرام میں مولود ہوئے۔

(۸۰)

حسب و نسب پر فخر

(۸۱)

ستاروں سے بارش طلب کرنا

(۸۲)

دوسروں کے نسب پر طعن

(۸۳)

نوحہ گری

جاہلیت میں یہ چاروں چیزیں تھیں اور ان کے بطلان کے لیے صحیحین کی ایک حدیث ہی کافی ہے۔

ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن — کہ میری امت میں جاہلیت کی چار چیزیں باقی رہیں گی اور لوگ اُن کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الفخر فی الاحساب، والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ او قال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران ودرع من جرب۔	چھوڑیں گے نہیں، حسبوں پر فخر، نسبوں میں طعن، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور نوحہ گر عورت، اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت میں اسے گندھک کی اوڑھنی اور خارشتی زرہ پہنا کر کھڑا کیا جائے گا۔

فخر فی الاحساب یعنی اپنے آباؤاجداد کے کارناموں پر فخر کرنا۔

اورطعن فی الانساب یعنی دوسروں کی تحقیر کے لیے ان کے آباؤاجداد پر عیب لگانا اور اپنے بزرگوں کو دوسروں پر ترجیح دینا۔

الاستسقاء بالنجوم، یہ عقیدہ رکھنا کہ مغرب میں فلاں ستارے کے سقوط اور مشرق میں فلاں ستارے کے طلوع سے بارش ہوگی۔ چنانچہ جب بارش ہوتی تو عرب کہا کرتے:

مطرنا بنوء کذا!	کہ فلاں ستارہ سے بارش ہوئی ہے۔

سورۃ الواقعہ میں ہے:

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ،	اور تم نے اپنا شکر یہ یہ ٹھہرایا ہے کہ اس کی نعمت کو جھٹلاتے ہو۔

کتب "الانواء" میں یہ باتیں تفصیل سے مذکور ہیں جن پر مزید کی گنجائش نہیں۔

اور نائحہ کے متعلق یہ جو فرمایا ہے "وعلیہا سربال من قطران" تو قطران

لہ جیسے منہ برساتے لیکن تم یہ کہو فلاں ستارہ فلاں برج میں آگیا تھا اس لیے بارش ہوگئی۔ حدیث میں ہے یہ کفر یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔
(اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی گندھک کا لباس اُسے بطور سزا پہنایا جائے گا کیونکہ وہ اپنا پیشہ چلانے کے لیے سیاہ لباس پہنا کرتی تھی اور خارشتی زرہ بھی بطور سزا پہنائی جائے گی یعنی اس کے اعضاء پر خارش مسلّط کردی جائے گی حتی کہ وہ زرہ یعنی قمیص کی طرح اس کے جسم کو چھپالے گی۔ کیونکہ وہ اپنے غم آلود کلمات سے اصحاب مصائب کے دلوں کو جلایا کرتی تھی۔

یہ حدیث ان جاہلی اور گری ہوئی خصلتوں کے بطلان پر دلالت کرتی ہے اور اس امت سے بہت سے لوگ اس سلسلہ میں اپنے پیشروں کو مات کر گئے ہیں اور اس طنبورہ کے سازوں میں اضافہ کا موجب بنے ہوئے ہیں اپنے آباء کی خوبیوں پر فخر کر رہے ہیں۔ حالانکہ بیان سے کوسوں دور ہیں مثلاً ایک کہتا ہے "میرے جدِ اعلیٰ فلاں بزرگ تھے۔" دوسرا کہتا ہے "میرے دادا جی عالمِ ربانی تھے، وغیرہ۔

اسی طرح دوسروں پر طعن وغیرہ کا حال ہے کوئی کہتا ہے کہ اس کے آباء عترۃ طاہرہ سے نہیں تھے اور دوسرا کہتا ہے اس کے آباء صاحبِ حسب نہ تھے یہی حال استسقاء بالنجوم کا ہے کہ بہت سے لوگ بارش کے متعلق یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ یہ ارض وسماء کے پروردگار کا احسان ہے۔

اور اموات پر نوحہ کو تو بہت سے لوگ افضل الاعمال سے شمار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ خصوصاً جو لوگ ہر سال حسینی ماتم قائم کرتے ہیں۔ یہ بدعات اس قدر ترقی کر چکی ہیں کہ اقلام بھی ان کی تفصیل سے عاجز ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ان کو روکنے کی کوشش کرے تو بس اس کی شامت آجاتی ہے اور اس کی جان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۸۴)

کسی شخص کو اُسکے ماں باپ کے فعل پر عار دِلانا

جاہلیت میں کسی شخص پر دوسرے کے فعل کی وجہ سے عیب لگانے خصوصاً ماں باپ کے فعل کی وجہ سے عار دلانے کی رسم عام تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت کی اور ایک شخص کو جب ایسا کہتے ہوتے سُنا تو آپؐ نے اُسے زجر و توبیخ کے لہجہ میں فرمایا:

اَعَیَّرْتَہٗ بِاُمِّہٖ ؟ اِنَّکَ امْرُؤٌ فِیْکَ جَاھِلِیَّۃٌ — کیا تو نے اس کی ماں پر عیب لگایا ہے بلاشبہ تجھ میں جاہلیت موجود ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب المعاصی من امر الجاہلیۃ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔ یعنی معاصی امور جاہلیت سے ہیں اور ان کے مرتکب کو کافر نہیں کہا جائے گا جبتک کہ شرک کا ارتکاب نہ کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو کافر نہیں کہا بلکہ صرف یہ فرمایا ہے انك امرؤ فيك الجاهلية کہ تیرے اندر جاہلیت پائی جاتی ہے۔ اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے سوا جملہ گناہ بخش دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (النساء ۴۸ و ۱۱۶) — بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جتنے گناہ ہوں گے سب معاف کر دے گا۔

اور یہ باب امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب الایمان میں قائم کیا ہے پھر اپنی اسناد کے ساتھ معرور سے بیان کیا ہے کہ میں ربذہ میں ابو ذر سے ملا اس پر حلہ تھا اور اس کے غلام پر بھی حلہ تھا اور ان سے اس کی وجہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دریافت کی تو ابوذر نے بتایا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اس کی ماں کے متعلق اسے طعنہ دیا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! تو نے اس کی ماں پر عیب لگایا ہے؟ بلاشبہ تجھ سے جاہلیت نکلی نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا:

اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم۔

تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے زیردست بنایا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے زیردست ہو اُسے چاہیئے کہ جو خود کھاتا ہے اُسے بھی کھلائے اور جو پہنتا ہے اُسے پہنائے اور ان پر مشقت نہ ڈالو اور اگر مشقت ڈالو تو ان کی مدد بھی کرو۔

شارحین حدیث نے اس کی شرح میں اطناب کیا ہے لیکن یہاں پر تمام مباحث کا استقصاء نہیں ہو سکتا۔ اس سے مقصد صرف اس چیز کو بیان کرنا ہے کہ کسی شخص کو دوسرے کے فعل کا طعن دینا کامل الایمان شخص کی شان سے بعید ہے چنانچہ ابوذر ابھی تک ایمان ومعرفت کے آخری مرحلہ پر نہیں پہنچا تھا۔ جب اس نے بلال حبشیؓ کو "ابن السوداء" کہہ کر ماں کا طعنہ دیا، بلال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شکایت کی تو آپ نے اس سے پوچھا: تم نے بلال کو گالی دی اور اس کی ماں کی طرف سے اس پر عیب لگایا ابوذر نے اعتراف کیا، تو آپ نے فرمایا: "معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک جاہلیت کا کبر ونخوت تجھ میں موجود ہے۔"

یہ بات سن کر ابوذر نے اپنا رخسار مٹی پر رکھ دیا اور کہا:

"میں اپنا رخسار زمین پر سے نہیں اُٹھاؤں گا تا وقتیکہ بلال اپنے پاؤں سے میرا رخسار نہ روندے۔" اللہ اکبر!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فی زمانتا لوگوں میں جاہلی نخوت و غرور بہت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شہری سے غلطی ہو جائے تو تمام شہر والوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں کہ جاہلیت ان کے مقابل میں کچھ بھی نہیں۔

(۸۵)

www.KitaboSunnat.com

کعبہ کی تولیت پر فخر

وہ کعبہ کی تولیت پر فخر کرتے۔ قرآن پاک نے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِیْ تُتْلٰی عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ،

(المومنون ۶۶۔ ۶۷)

تحقیق میری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اس سے اکڑتے ہوئے رات کو گپ شپ لگاتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے بھاگ جاتے تھے۔

اس سے قبل آیت میں بتایا کہ وہ عذاب کو دیکھ کر بلبلائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ آج بلبلاؤ نہیں ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہیں ہو گی کیونکہ اس سے قبل جب ہماری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم ان کی تکذیب کر دیتے تھے اور تم اپنی ایڑیوں پر اُلٹے لوٹ جاتے تھے اور ان کے سماع سے سخت اعراض کرتے تھے۔ چہ جائیکہ ان کی تصدیق کریں اور ان پر عمل کریں (مستکبرین بہ) یعنی تم بیت الحرام کی تولیت کی وجہ سے فخر و تکبر کرتے تھے۔ پس یہاں پر بہ کی ضمیر بیت اللہ کی طرف لوٹتی ہے۔ اور اس کا گو پہلے تو ذکر نہیں ہوا لیکن شہرت کے باعث

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کی ضمیر لوٹ سکتی ہے۔

وہ رات کو بیت اللہ کے گرد جمع ہوتے۔ اور افسانہ گوئی کرتے اور عموماً ان کی مجلسوں میں قرآن کا ذکر ہوتا اور وہ اُسے سحر یا شعر کہتے (تَہْجُرُوْنَ) کا لفظ ہجر سے ہے جس کے معنی قطع اور ترک کے ہے یہ جملہ موضع حال میں ہے۔ یعنی اس حال میں کہ تم حق یا قرآن یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ رہے تھے۔ اور ہجر بمعنی ہذیان بھی آیا ہے یعنی تم قرآن یا آنحضرت یا صحابہ ..... کی شان میں بکواس کرتے تھے اور یہ ہجر بمعنی قبیح ہو سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَاءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَاءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ، (المؤمنون ۶۸)

کہ کیا انہوں نے قرآن میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا۔

مطلب یہ کہ مقامات مقدسہ پر ریاست کے سبب تکبر کرنا جاہلی خصلت تھی جیسا کہ فی زماننا خانقاہوں کے متولی اس قسم کے تکبر سے کام لے رہے ہیں۔ بعض مکہ و مدینہ پر حکومت و ریاست کے سبب دوسرے مسلمانوں سے اپنے آپ کو بلند سمجھ رہے ہیں اور بعض مشاہد یا مسلمانوں کے مقامات کے متولی ہونے کی وجہ سے تکبّر میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بغداد میں اپنی نسبت عبد القادر جیلانی کی طرف کرتے ہیں اور شیخ عبد القادر جیلانی کی قبر کے متولی ہونے کی وجہ سے وہ نذر ونیاز، ذبائح، قرابین شرکیہ پر قبضہ کیے ہوتے ہیں جو کہ ہنود اور اکراد سے نو مسلم جاہل عبادت کے طور پر پیش کر رہے ہیں حالانکہ یہ لوگ نہایت فاسق و فاجر، رذیل اور کمینے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ چیز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی اور نہ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے چھڑا سکتی ہے۔ خواہ عوام ان کے متعلق کچھ ہی گمان کیوں نہ کریں لیکن وہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے نزدیک چیونٹی سے بھی زیادہ حقیر ہیں اور قیامت کے دن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہیں گے۔

(۸۶)

انبیا کی ذرّیت سے ہونے پر فخر

وہ انبیا کی اولاد ... ہونے پر فخر کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ، (البقرہ)

یہ ایک امت ہے، اس کے لیے جو اُس نے کمایا اور تمہارے لیے جو تم نے کمایا اور تمہیں ان کے عملوں کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

تلک سے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی ذرّیت کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر اس سے پہلے آیت:

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ،

اور کون ہے جو ملّت ابراہیمی سے بے رغبتی کرتا ہے حالانکہ ہم نے اُسے دُنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں وُہ نیک آدمیوں سے ہوگا۔

میں چلا آرہا ہے امّۃ کے معنی جماعت کے ہیں اور یہ اَمّ بمعنی قصد سے ہے۔ اور ہر وہ جماعت جن کو کوئی چیز [illegible]ین وعقیدہ یا زمان ومکان، جمع کرے اسے امت کہا جاتا ہے او[illegible] خلو کے معنی گذرنے کے ہیں۔ اصل میں اس کے معنی افراد کے ہیں۔ [illegible] علیحدگی میں ہونا)

آیت میں اشا[illegible] کیا ہے کہ ان کی طرف محض انتساب تمہارے کچھ کام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے گا۔ نہیں اگر فائدہ ہو سکتا ہے تو ان کی اتباع اور موافقت سے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو مخاطب کرتے ہوتے فرمایا :-

یا معشر قریش، ان اولی الناس بالنبی المتقون فکونوا بسبیل من ذالک فانظروا ان لا یلقانی الناس یحملون الاعمال و تلقونی بالدنیا فاصد عنکم بوجھی

اے قریش! نبی کے سب سے زیادہ قریبی متقی لوگ ہوں گے لہٰذا تم بھی تقوٰی کی راہ اختیار کرو دیکھئے کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تو اپنے اعمال کی گھٹریاں اُٹھا کر میرے پاس آئیں اور تم دنیا کا بوجھ اُٹھاتے ہوتے میرے پاس آجاؤ اور میں تم سے اپنا چہرہ پھیرلوں۔

اسی معنی میں سورۃ حجرات میں فرمایا :-

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثٰی و جعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (الحجرات ۱۳)

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے بنایا اور تمہاری قومیں اور برادریاں بنائیں اس لیے کہ تم پہچانے جاؤ اور اللہ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔[1]

(ولا تسئلون عما کانوا یعملون) یعنی اگلے گناہوں میں تم کو نہیں پکڑا جائیگا جیسا کہ ان کی نیکیوں کا اجر تمہیں نہیں ملے گا۔

یہ خصلت آج بھی بہت سے مسلمانوں میں موجود ہے جن کا سرمایۂ افتخار ہی آباؤ اجداد پر فخر کرنا ہے۔ بعض کہتے ہیں میں عبدالقادر جیلانی کی نسل سے

---

[1] یعنی ترجیح اور برتری کی بنیاد نسلی امتیازات پر نہیں ہے بلکہ پرہیزگاری پر ہے۔ (مترجم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور بعض کہتے ہیں میں احمد رفاعی کی نسل سے ہوں۔ بعض بکری ہونے کے دعویدار ہیں اور بعض عمری، کوئی حسنی حسینی اور علوی ہونے کا دعویدار ہے۔ لیکن ان میں نہ کوئی خوبی ہے اور نہ تقویٰ و پرہیزگاری، قیامت کے دن ایسی نسبتیں مال و دولت اور اولاد کچھ کام نہیں آئے گی ماسوا اس کے کہ کوئی شخص سلامت دل لے کر اللہ کے پاس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یا فاطمۃ بنت محمد لا اُغنی عنكِ من اللہ شیئًا — کہ اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی میں اللہ کے حضور تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔

اور یہ لوگ جو ہر قسم کی فضیلت سے عاری ہیں محض باطل طریقہ سے لوگوں کے مال کھانے کے لیے اپنی نسبتیں بیان کر رہے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔

کن عصامیا ولا نکن عظامیا — کہ اسلاف کی ہڈیاں فروخت کرنے کی بجائے خود اپنے میں کوئی خوبی پیدا کرو۔

متنبی نے کیا خوب کہا ہے:۔

ان الفتی من یقول ھا انا ذا

لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

"کہ کامل جوان وہ ہے جو اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ نہیں جو کہتا ہے کہ میرے آباء ایسے تھے۔"

اس قسم کا فخر کرنے والے کی تردید میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اقول لمن غدا فی کل یوم — یباھینا باسلاف عظام

اتقتنع بالعظام وانت تدری

بان الکلب یقنع بالعظام

"جو شخص ہر روز ہمارے سامنے اسلاف کی ہڈیوں پر فخر کرتا ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ کیا تم ہڈیوں پر قناعت کرو گے اور نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں؟ کہ کتا ہی ہڈیوں پر قانع ہوتا ہے۔"

اور دوسرے شاعر نے کہا ہے:

وما الفخر بالعظم الرميم وانما
فخار الذي يبغي الفخار بنفسه

"بوسیدہ ہڈیوں پر فخر کوئی چیز نہیں ہے۔ فخر تو وہ ہے جو انسان اپنی ذات پر کرے۔"

(۸۷)

صنائع پر فخر

جاہلیت میں مشرکین اپنے پیشوں پر فخر کرتے۔ چنانچہ قریش، کسانوں پر فخر کرتے۔ مقصد یہ ہے کہ تاجر کے لیے زیبا نہیں ہے کہ وہ اپنی تجارت میں کسانوں پر فخر کرے اور کوئی حرفت والا دوسرے حرفت والے پر فخر کرے کیونکہ یہ سب دنیوی مکاسب ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت اور اوامر و نواہی پر عمل کا ذریعہ بنتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ ابدی نجات حاصل ہو جس پر کہ فخر کا مدار ہے۔ اس کے ماسوا تمام چیزیں بمنزلہ زائل ہونے والے سایہ کے ہیں اور عارضی نعمتیں ہیں۔ لہٰذا عاقل کو چاہیے کہ دنیا دوں کی زیب و زینت پر فخر نہ کرے۔ نامعلوم انہیں کب خبر یا دکھ دیگا ہم اللہ سے عمل صالح کی توفیق مانگتے ہیں جس سے وہ راضی ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۸۸)

دُنیا کی عظمت

جاہلیت میں لوگوں کے دل دنیا کی عظمت سے بھرے ہوئے تھے اور وہ اُسے بڑی عزت خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اقوال کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ، وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ، اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ، نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ،

(الزخرف ۳۰۔۳۲)

اور جب ان کے پاس سچا قرآن آپہنچا تو کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے اگر یہ قرآن اللہ کا سچا کلام ہے تو دونوں بستیوں مکہ اور مدینہ سے کسی بڑے سردار پر کیوں نہ اُترا۔ کیا تیرے رب کی رحمت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی روزی تقسیم کی ہے اور اُنہیں ایک دوسرے پر کتنی درجہ بڑھا کر رکھا ہے اس سے غرض یہ ہے کہ ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کروائے اور جو مال ومتاع یہ اکٹھا کرتے ہیں، تیرے مالک کی مہربانی کہیں اس سے بہتر ہے۔

ان آیات میں محل شاہد آیت وقالوا لولا نزل ھذا القرآن الآیۃ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَرْیَتَیْنِ سے مراد مکہ اور طائف ہیں ابن عباسؓ فرماتے ہیں مکہ میں ولید بن مغیرہ مخزومی اور طائف میں حبیب بن عمرو بن عمیر الثقفی تھے اور یہ دونوں بڑے صاحب جاہ اور مالدار تھے۔ ولید بن مغیرہ "ریحانۃ قریش" کے لقب سے مشہور تھا اور کہا کرتا تھا: جو کچھ محمدؐ کہتا ہے اگر یہ کلام برحق ہے تو اُسے یا تو مجھ پر اترنا چاہیئے تھا اور یا عروہ بن مسعود ثقفی پر۔ اس طرح انہوں نے ایک دوسرے طریقہ سے نبوت کا انکار کیا۔ اوّلاً تو انہوں نے کہا، نبی بشر نہیں ہو سکتا پھر جب دلائل سے بشر کی نبوت ثابت کی گئی تو انہوں نے ایک دوسرے طریقہ سے نبوت کا انکار شروع کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر حکم لگایا کہ ان دو شخصوں میں سے کسی ایک کو نبی بنایا جائے اور ان کا "ہٰذا القرآن" کہنا قرآن کی اہانت کے لیے تھا کیونکہ انہوں نے یہ بات بطور انکار کہی تھی گویا ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ جھوٹ جس کا محمدؐ دعویٰ کر رہا ہے اگر بالفرض برحق ہے تو اس کا مستحق کوئی سردار ہونا چاہیئے تھا۔ یہ ان کی جہالت تھی کیونکہ نبوت و رسالت تو عظمت نفس کی مستدعی ہوتی ہے۔ جو رذائل سے پاک ہو اور کمالات وفضائل قدسیہ سے آراستہ ہو نہ کہ وہ جو دنیا کی زیب وزینت کا مالک ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ، کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تقسیم کرنے والے یہ ہیں؟ اور اس میں ان کے تحکم کا مذاق اڑایا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے ارادہ کے مطابق قرآن نازل کیا جائے۔ حالانکہ دنیا کی زندگی میں ان کی معیشت کو ہم نے تقسیم کیا ہے جو کہ حکم و مصالح کے مطابق ہے اور ہم نے یہ تقسیم ان پر نہیں چھوڑی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ اس کی تدبیر سے سراسر عاجز ہیں۔

پھر ہم نے رزق اور مبادی رزق میں تفاوت رکھا ہے جو ہماری حکمت کے تقاضا کے مطابق ہے۔ بعض کمزور اور بعض قوی ہیں کوئی غنی اور کوئی فقیر ہے۔ اسی طرح خادم و مخدوم اور حاکم و محکوم کا تفاوت پایا جاتا ہے تاکہ لوگ مصالح اور ضروریات زندگی میں ایک دوسرے کے محتاج رہیں اور اپنے اشغال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ایک دوسرے سے مدد لے سکیں حتیٰ کہ زندگی بسر کر سکیں اور اپنی آسائش کی چیزیں حاصل کر سکیں۔ یہ تفاوت نہ تو غنی کے کمال کی دلیل ہے اور نہ فقیر کے ناقص ہونے کی۔ اور اگر یہ معاملہ انسانی تدبیر پر چھوڑ دیا جاتا تو یہ کب کے ہلاک اور ضائع ہو چکے ہوتے۔ لہٰذا جب وہ دنیا کے مصالح اور اس کے سامان کی تقسیم میں بے دخل ہیں تو خود ان کی اصلاح اور امور دین کی تدبیر ان کے سپرد کیسے ہو سکتی ہے اور وہ کون ہیں جو امر نبوت اور اس کے لیے انتخاب کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ اور آیت کریمہ نحن قسمنا میں اشارہ ہے کہ دنیا کی طلب کے لیے کلیتہً اس کی طرف مائل نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ اس سلسلہ میں اللہ پر توکل اور بھروسہ بھی ضروری ہے۔ کسی نے کہا ہے:

فاعتبر نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

تلقهٔ حقا و بالحق نزل

کہ نحن قسمنا بینہم پر غور کرو۔ اس کو حق پائیں گے اور حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

اور رَحْمَتُ رَبِّكَ سے مراد نبوت اور اس کے توابع، یعنی سعادت دارین ہیں یعنی یہ رحمت دنیا کے ایندھن سے جو وہ اکٹھا کر رہے ہیں کہیں بہتر ہے۔ لہٰذا عظیم وہ ہے جو اس سعادت سے بہرہ ور ہوا نہ کہ جسے دنیا فانی سے وافر حصہ ملا۔

آپ جانتے ہیں کہ فی زماننا بہت سے لوگ اس جاہلی خصلت کو نصب العین بنائے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر صاحب علم فقیر ہے تو وہ اُسے کچھ اہمیت نہیں دیتے۔ ان کی نظر مال و دولت پر ہے۔ مالدار آدمی کی بات سنتے ہیں اور اس کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے[1]

رب حلم اضاعه عدم الما ل و جهل غطى عليه النعيم

---

[1] یعنی حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"بہت سے حکیم ہیں جن کو عدم مال نے ضائع کر دیا اور بہت جاہل ہیں جن کو نعمتوں نے اپنے ۔۔۔۔ سائے ڈال رکھے ہیں"۔

(۸۹)

فقراء کو حقیر سمجھنا

یہ بھی جاہلی خصلت ہے کہ معاشرہ میں فقیروں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔	اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں اسی کی رضا چاہتے ہیں، ان کو مت نکال۔

اس آیت کے مضمون کا تعلق دراصل پہلی آیات سے ہے یعنی:

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ، وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ	اور قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈرا و جو قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس اکٹھا ہونے کا خوف رکھتے ہیں، (وہاں) خدا کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا اس لیے کہ وہ گناہوں سے بچتے رہیں اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکال تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں ہے اور نہ تیرا حساب ان کو دینا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِينَ۔ ہے۔ اگر تو ان کو نکالے گا تو بے انصافوں میں شریک ہوگا۔

(۵۱-۵۲)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ صفات کے لوگوں کو ڈرانے کا حکم دیا گیا تا کہ وہ متقین کی صف میں شامل ہو جائیں تو ان کے طرد سے بھی منع کر دیا۔ بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ دونوں آیتیں معاً نازل ہوئی ہیں اور بعض دوسری روایات سے یہ مفہوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور طبرانی وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قریش کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے اس وقت آپ کے پاس صہیبؓ، عمارؓ، بلالؓ، خبابؓ وغیرہم کمزور مسلمان بیٹھے تھے یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے: محمدؐ! کیا آپ کو اپنی قوم میں سے یہی لوگ ملے ہیں؟ کیا یہی لوگ ہیں جن پر ہم میں سے اللہ نے اپنا فضل کیا ہے؟ کیا ہم ان لوگوں کے تابع ہو جائیں گے، آپ ان کو اپنے پاس سے دفع کریں تو شائد ہم بھی آپ کی بات سن لیں اور تابع ہو جائیں، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

ابن جریر، ابو الشیخ، اور بیہقی وغیرہم نے خباب سے روایت کی ہے کہ اقرع بن حابس تیمی، عیینہ بن حصن فزاری آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلال، صہیب، عمار، خباب اور چند بے کس مومنین کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔ جب انہوں نے ان کو آپ کے گرد پایا تو ان کو حقیر خیال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ لے جا کر کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آپؐ کے ساتھ الگ مجلس ہو جس سے عرب ہماری فضیلت کا اعتراف کریں۔ کیونکہ آپؐ کے پاس عربی وفود آتے ہیں، ہمیں شرم آتی ہے کہ آپ کے پاس ان غلاموں میں ہمیں بیٹھا ہوا دیکھیں جب ہم آیا کریں تو ان کو اٹھا دیا کیجیے۔ پھر جب ہم فارغ ہو جائیں تو ان کے ساتھ بخوشی بیٹھیے۔ آپ نے ان کی تجویز منظور فرمالی۔ اس پر انہوں نے کہا لا دیتے یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تحریر ہو جائے۔ آنحضرت نے کاغذ منگایا اور حضرت علی رضؓ کو تحریر کے لیے طلب کیا کہ حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے اس کے بعد آپ نے ہمیں بلایا۔ چنانچہ ہم آگئے اور آپؐ فرما رہے تھے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام ۵۴)

سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر یہ لکھ لیا ہے کہ مہربانی کرے گا۔[1]

چنانچہ ہم آپ کے پاس بیٹھتے پھر جب آپؐ اٹھ کر جانا چاہتے تو آپؐ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف کی آیت نازل فرمائی۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ (الکہف ۲۸)

اور جو لوگ صبح و شام اپنے مالک کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں، ان کے ساتھ اپنے تئیں روک رکھ اور دنیا کا ساز و سامان چاہنے کے لیے اپنی آنکھیں ان کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف مت دوڑا اور ایسے شخص کا کہا مت مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھے رہتے جب اٹھنے کا ٹائم آتا تو ہم پہلے اُٹھ کر چلے جاتے تاکہ آپؐ بھی تشریف لے جائیں۔

ابن المنذر وغیرہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عتبہ اور شیبہ، قرظہ بن عبد، عمرو بن نوفل، حارث بن عامر بن نوفل اور مطعم بن عدی، عبد مناف کے اشراف کفار ابو طالب کے پاس آتے اور کہنے لگے اگر تمہارا بھتیجا ان غلاموں اور حلفاء کو اپنے پاس سے ہٹا دے تو ہمارے دلوں میں اس کی عزت بڑھ جائے اور ہمارے لیے اس کی اتباع اور تصدیق کے لیے راستہ کھل جائے چنانچہ

[1] پہلی آیت میں ان کے طرد سے منع فرمایا اب اس آیت میں ان کے اکرام کا حکم دیا (اشرف الحواشی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی۔ اس پر حضرت عمرؓ بن الخطاب فرمانے لگے: اللہ کے رسول! آپؐ یہ بھی کر دیکھیں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس قسم کی باتوں سے ان کی نیت کیسی ہے اس پر اللہ تعالےٰ نے وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ سے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ تک قرآن نازل کردیا۔ ان میں غلام تو بلال، عمار بن یاسر، سالم، مولیٰ حذیفہ، صہیب مولیٰ اسید تھے اور حلفاء میں ابن مسعود، مقداد بن عمرو، واقد بن عبداللہ الحنظلی، عمرو بن عبد عمرو، مرثد بن ابی مرثد اور ان جیسے لوگ شامل تھے۔

اور قریش کے ان آئمہ کفر اور موالی اور حلفاء کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی" وَکَذٰلِکَ فَتَنَّا بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ" جب یہ نازل ہوچکا تو عمر اپنی گفتار پر معذرت کے لیے آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا۔ اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور آیت میں "مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ" نہی اور جواب نہی کے مابین جملہ معترضہ ہے جس میں طرد متقین کے جواز کے وہم کو دور کیا گیا ہے کہ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور دین میں طعن کرنے والوں کی باتیں بھی حضرت نوحؑ کی قوم جیسی ہیں کہ انہوں نے بھی یہی کہا تھا۔

مَا نَرٰکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ (ھود: ۲۷) کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے رذیلے اور سطحی فہم کے لوگ ہی تمہاری اتباع اختیار کررہے ہیں۔

اور اس جملہ معترضہ کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ایمان اور اعمالِ باطنہ کا آپؐ کو حساب دینا نہیں ہے جیسا کہ مشرک کہتے ہیں، حتیٰ کہ تم اس کے درپے ہو جاؤ اور اس پر احکام کی بنیاد قائم کرو۔ منصب رسالت کے اعتبار سے آپ کا وظیفہ صرف ظاہر کو دیکھنا ہے اور اس کے بموجب احکام جاری کرتا ہے اور باطن کا معاملہ اللہ لطیف وخبیر کے سپرد کر دیجیے۔ یہ لوگ بظاہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صبح و شام اپنے پروردگار کو پکار رہے ہیں۔

ابن زید سے آیت کے معنی میں مروی ہے کہ ان کے رزق کا حساب آپ کے ذمہ نہیں ہے۔ اور فقر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ مشرکین کے مطالبہ کے مطابق اقدام کریں اور "وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ" اس کا عطف ماقبل پر ہے۔ پہلے جواب پورا ہونے کے باوجود اس کو لانا مبالغہ کے ساتھ نفی کے لیے ہے۔ یعنی نہ آپ کا حساب ان کے ذمہ ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ سورہ الاعراف اور النحل میں فرمایا:

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ، (الاعراف ۳۴)

جب ان کی اجل آجائے گی تو اس سے ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ یہ دونوں جملے ایک ہی معنی رکھتے ہیں اور آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (الانعام۔۱۶) کا مفہوم ادا کر رہے ہیں گویا جانبین سے ایک دوسرے کی بجائے مؤاخذہ کی نفی کی ہے لہٰذا دو جملوں کا لانا ضروری تھا۔ اور "فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ" جواب نہی ہے۔

(۹۰)

ملائکہ، وحی، رسالت اور دوبارہ زندگی کا انکار

وہ اللہ کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان نہ لاتے تفاسیر، کتب حدیث اور عقائد میں اس پر مفصل بحث کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں متعدد آیات ہیں۔ مثلاً سورۃ التغابن میں فرمایا:

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ — کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو پھر جی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُبْعَثُوا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۔ (التغابن - ۷)

اٹھنا نہیں ہے۔ آپ کہہ دیجیے کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور جلا کر اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کیا جائے گا اور یہ بات اللہ پر نہایت آسان ہے[1]

اور انکار بعث پر کچھ جاہلی اشعار بھی ہیں:

وَمَاذَا بالقليب قليب بدر — من الشيزى تزين بالسنام

اور قلیب بدر میں کتنے ہی پیالے ہیں، جو کوہان کے گوشت سے مزین ہیں

وماذا بالقليب قليب بدر — من القينات والشرب الكرام

اور قلیب بدر میں کتنی ہی گلوکارہ ...... اور معزز ین پینے والوں کی جماعت ہے

تحيينا السلامة ام بكر — فهل لى بعد قومى من سلام

ہمیں ام بکر سلام کا تحیہ دیتی ہے، مگر قوم کے مر جانے کے بعد یہ سلام کیسا

يحدثنا الرسول بان سنحيا — وكيف حياة اصداء وهام

ہمیں رسول بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہوں گے، بھلا یہ کھوپریاں کیسے زندہ ہو سکتی ہیں؟

اور دوسرے شاعر نے کہا ہے:

حياة ثم موت ثم نشر

حديث خرافة يا ام عمرو

زندگی کے بعد موت اور پھر زندگی، یہ اے ام عمرو نرا بکواس ہے۔

قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں جن میں کفار کے اس انکار کی حکایت

---

[1] یہ تیسری آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو آخرت کے آنے پر قسم کھانے کا حکم دیا دیکھیے سورۂ یونس اور سورۂ سبا ۳۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ صافات اور الواقعہ میں ہے :۔

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ، (الواقعہ ۴۷ ۔ ۴۸) | کہ کیا جب ہم مرکر مٹی بوسیدہ ہڈیاں ہو گئے تو پھر بھی ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے

اور ہم جاہلیت کے معتقدات و ادیان پر متعدد مواضع میں بحث کر چکے ہیں ۔

(۹۱)

جبت وطاغوت پر ایمان

اہل کتاب جبت وطاغوت پر ایمان کا اظہار کرتے اور مشرکین کے دین کو مسلمانوں کے دین پر ترجیح دیتے ۔ سورۃ نساء میں فرمایا :

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (النساء ۔ ۵۱) | کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصّہ ملا کہ وہ بُت اور شیطان پر ایمان لے آتے اور کافروں سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ زیادہ صحیح راہ پر ہیں ۔

اس سے قبل اس آیت پر مفصل بحث گذر چکی ہے یہاں پر صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ جاہل اہل کتاب ، مشرکین سے کہا کرتے کہ تمہارا دین مسلمانوں سے بہتر ہے اور تم ان سے زیادہ ہدایت پر ہو ۔ فی زمانتا اسی منہج پر صوفیہ اور غالی قسم کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اہل قبور کی طرف دعوت دینے والے اور غالی قسم کے لوگ ان اہل توحید اور حفاظ سنت سے بہتر ہیں جو اس سے روکتے ہیں +

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۹۲)

علم کے باوجود کتمانِ حق

علم کے باوجود حق کو چھپانا اہلِ کتاب کی عادت بن چکا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے احبار بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ) سے حکایت کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بشارتیں ان کی کتابوں میں موجود تھیں ان کو چھپا لیا حالانکہ انہیں ان کے وجود کا علم تھا۔ اس پر مفصل بحث شیخ الاسلام کی کتاب "الجواب الصحیح" میں مذکور ہے۔ یہ کتاب اس باب میں بے مثل ہے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۹۳)

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا

مشرکین اور اہلِ کتاب اللہ تعالیٰ کے متعلق بلا علم باتیں بناتے اور یہی چیز ہر قسم کے فساد کی بنیاد اور ہر گمراہی کی جڑ ہے۔ مسلمانوں میں اس گمراہی میں مبتلا اکثر متکلمین مبتدعہ ہیں۔ یہ لوگ صفات الٰہیہ میں من گھڑت بحثیں کرتے ہیں اور نصوص شریعت میں اپنی خواہش کے مطابق بے جا تاویلیں کرتے ہیں جیسا کہ امام رازی نے اساس التقدیس میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے رازی کی تردید کر کے بنیاد ہی اکھاڑ ڈالی ہے اور ان کی گمراہی اور جہالت کو واضح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے۔ قرآن نے بالکل صحیح فرمایا ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ (البقرہ - ۲۵۱)

اگر اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ہاتھ سے نہ روکے تو زمین بگڑ جاتی۔ لیکن اللہ کا فضل تمام جہان پر ہے [۱]

(۹۴)

تناقض

مشرکین کی باتوں میں تناقض پایا جاتا... جو ان کے گمراہ ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن میں ہے:

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (ق - ۵)

بلکہ انہوں نے حق کی تکذیب کی ہے اور وہ ڈگمگا رہے ہیں [۲]

یہی حال فی زمانہ غالی اہلِ بدعت کا ہے جو اسلام کے دعویدار ہیں لیکن عملاً دین کے منافی کام کر رہے ہیں۔

---

[۱] یعنی ایک شخص فساد کی ابتداء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کو اس کی مدافعت کے لیے کھڑا کر دیتا ہے۔ اس طرح طاقت کا توازن قائم رہتا ہے اور دین و دنیا میں مفسدین کی سرکوبی ہوتی رہتی ہے۔

[۲] یعنی کسی ایک بات پر قرار نہیں سخت ذہنی الجھن میں مبتلا ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۹۵ تا ۱۰۰)

کہانت وغیرہ

جاہلیت میں اکثر لوگ جہالت کے سبب توہمات میں مبتلا تھے۔ چنانچہ شگون لینا، زمین پر لکیریں کھینچ کر اور پرندے اڑا کر فال گری کرنا، کہانت طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا وغیرہ جاہلیت کی گمراہیاں تھیں جو فی زمانتنا بھی مسلمانوں میں سرایت کیے ہوئے ہیں۔ ان امور پر ہم اپنی کتاب "بلوغ الارب فی احوال العرب" میں مفصل بحث کر چکے ہیں اور وہاں پر جاہلیت کی خرافات اور ہر قسم کی ضلالتوں کا وضاحت سے بیان کیا ہے۔

"ان مسائل کے اصول اور کلیات حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب "الصراط المستقیم" سے ماخوذ ہیں۔ لہٰذا تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

ہم نے ان مسائل کی قدرے تشریح کر دی ہے جن کو اسلام نے باطل قرار دیا ہے۔

والحمد للہ ولی الانعام والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ومصباح الظلام وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان

یہ کام ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ کو بروز منگل بعد از صلوٰۃ صبح سرانجام پایا اور یہ ترجمہ مکمل ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کِتَابُ التَّوحِیْد

تالیف :- الامام شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔

صفحات : ۲۳۷ قیمت موجودہ :- ۲۱ روپے

یہ کتاب شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف "کتاب التوحید" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔

کتاب التوحید ایک ایسے دور کی تصنیف ہے جس میں کم و بیش پوری دنیا کے مسلمان الاماشاء اللہ قرآن و سنت کی بنیادی اور حقیقی تعلیمات سے غافل اور عقل و بصیرت سے بے نیاز ہو کر شرک و بدعت اور توہم پرستی میں اس حد تک مبتلا ہو چکے تھے اور گمراہی کی اس انتہا کو پہنچ گئے تھے جس کا نتیجہ بالآخر زوالِ اقتدار، دشمنوں کی غلامی اور ذلت و نکبت کی شکل میں پورے عالم اسلام پر مسلط ہو کر رہا۔

بارہویں صدی ہجری کے اس دورِ بے راہی و گمراہی میں جو اپنی شدت کے اعتبار سے امتِ مسلمہ کی پوری تاریخ کے تمام گزشتہ ادوار سے زیادہ روح فرسا تھا۔ ایک طرف اندرونی طور پر ملتِ اسلامیہ کے خواص و عوام کی اکثریت دین کی حقیقی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر مشرکانہ اعمال و افعال اور جاہلانہ رسوم و بدعات کو ہی اصل دین قرار دینے پر مُصِر تھی تو دوسری طرف صلیبی اور صیہونی سامراجی ہر قسم کی ریشہ دوانیوں اور طرح طرح کی سازشوں کے جال بچھا کر دنیائے اسلام میں سے دین کا باقی ماندہ حصہ اور پوری دنیا سے مسلمان کا نام و نشان مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔

امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و عنایتِ خاص سے یہ منفرد امتیاز عطا فرمایا ہے کہ اس کی تاریخ کے ہر دور میں ہر تخریب و انحراف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے موقعہ پر تجدید اصلاحِ دین کا فریضہ انجام دینے کے لئے کوئی نہ کوئی مردِ کار ضرور منصۂ شہود پر جلوہ فرما ہوتا رہا ہے اور یہ تاریخ کا ایک ایسا تسلسل ہے جو کم از کم اس امت کے حق میں سنّت اللہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسی سنت اللہ کے مطابق بارہویں صدی ہجری کے اس مایوس کن دَور میں بھی مشیّتِ الٰہی نے دنیائے اسلام کے مختلف خطّوں میں مسلمانوں کی اصلاح کے متعدد دیدہ ور اور مردانِ کار پیدا فرمائے۔ مثلاً سرزمین پاک و ہند میں شاہ ولی اللہ اسی خاندان کے عظیم فرزند شاہ اسمٰعیل شہید اور ان کے مرشد سیّد احمد شہید، مصر، سوڈان میں مہدئ کبیر، سیّد جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہٗ اور ان کے رفقاء کار، بلادِ مغرب میں شیخ سنوسی ان کے ساتھی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

اس دور کی گمراہی اور دین سے انحراف کی تفصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں ہے، نہ یہ چند صفحات اس وقت کے بگڑے ہوئے ماحول کا نقشہ اور اس زمانے میں پیدا ہونے والے مصلحین و داعیانِ کرام کی طویل فہرست پیش کرنے اور تجدید و احیائے دین کے لئے ان کی کوششوں اور جانفشانیوں کو بیان کرنے کے متحمّل ہو سکتے ہیں مختصر یہ کہ ان ہستیوں نے اس دَور میں جو عظیم جد و جہد کی اور جو شاندار کارنامے انجام دیئے وہی دراصل اسلام اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا نقطۂ آغاز بنے۔ اسی قافلۂ سرفروشاں کے ایک اہم رکن شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی تھے جن کے حصّہ میں خطّۂ نجد و حجاز کی تعمیر و اصلاح کا مشکل کام آیا تھا۔

امام محمد بن عبدالوہاب نے اس خطہ میں پھیلی ہوئی مشرکانہ رسوم، بدعتوں اور جاہلانہ توہّمات کے خلاف عملاً جہاد کرنے کے علاوہ معتدبہ علمی سرمایہ بھی چھوڑا ہے جس میں اہم تر "کتابُ التّوحید" ہے۔ ان کے مجاہدانہ کارناموں اور کتاب التوحید کی برکت سے اس پورے علاقہ میں توحید کا غلغلہ از سرِ نَو بلند ہوُا، مسلمانوں میں ان بارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دور ہوگئی اور مشرکانہ رسوم و بدعات کی جڑیں کٹ گئیں۔

کتاب کی خوبیوں کا اندازہ تو آپ کو مطالعۂ کتاب سے ہی ہوگا۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ دریا کوزے میں بند کر دیا ہے۔ نکتۂ توحید کی توضیح و تفسیر اور تحدید و تعیین کے لئے کتاب و سنت کی اصل نصوص پیش کر کے وہ تمام احکام جمع کر دیئے ہیں جن کے مطالعہ سے ایک مسلمان اپنی زندگی کو قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے حقیقی نہج پر استوار کر سکتا ہے۔

اس کتاب کی عظیم افادیت کا اقتضاء تھا کہ یہ ہر مسلمان مرد و عورت کے ہاتھ میں پہنچے تاکہ اس کی مدد سے وہ اپنے اعمال و افعال کا خود جائزہ لے اور ہر قسم کی مشرکانہ رسوم، بدعتوں اور توہم پرستی سے نجات حاصل کرے۔

اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کتاب بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔

(۲) مختصر سیرت الرسول ؐ کا اردو ترجمہ

تالیف :- شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب

صفحات : ۳۸۴ قیمت موجودہ :- ۲۷/- روپے

اس کتاب کا لفظ لفظ ایمان کے نور سے منور اور سطر سطر عشقِ رسول ؐ کی مہک سے معطر ہے۔ سیرت کی آپ نے بیشمار کتابیں پڑھی ہوں گی لیکن اس کتاب کی شان کچھ اور ہی ہے۔

ملنے کا پتہ :

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے عرب کے ریگزاروں میں شرک و بدعت کیخلاف کس طرح سینہ سپر ہو کر مسلمانوں کے عروقِ مردہ میں توحید و سنّت کی روح پھونکی، صدیوں کے جمود کے بعد اسلام کو اُس دور کی ایک زندہ حقیقت بنا دیا اور عملی طور پر نافذ کر کے دِکھا دیا۔ اُس تحریک کے اثرات اور شیخ الاسلام کی شخصیت کے خطوط کے مطالعہ کے لئے شیخ احمد عبدالغفار عطار کی تالیف

"شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب"

نہایت ہی مفید کتاب ہے ☆ قیمت موجودہ -/۱۵ روپے

ملنے کا پتہ:- نعمانی کتب خانہ ☆ حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرۂ آفاق تصانیف

www.KitaboSunnat.com

1. صلوٰۃ الرسولؐ
2. جمالِ مصطفےٰؐ
3. انوار التوحید
4. ریاض الاخلاق
5. سید الکونینؐ
6. شرح خطبہ رحمۃ للعالمینؐ
7. ضربِ حدیث
8. اعجازِ حدیث
9. قرآنی شمعیں
10. اصلاح معاشرہ
11. مسلمان کا سفرِ آخرت
12. عالمِ عقبیٰ
13. سبیل الرسولؐ
14. حزب الرسولؐ
15. حجِ مسنون
16. انوار الزکوٰۃ
17. رحمتِ عالمؐ کی دُعائیں
18. صد احادیث (والیٔ بطحاؐ کے ارشادات)
19. تجلیاتِ رمضان
20. سرورِ دو عالم کا پیغامِ آخریں
21. شانِ رب العالمین
22. جماعتِ مصطفےٰ (والیٔ بطحاؐ)
23. ساقیٔ کوثرؐ
24. نمازِ جنازہ
25. بستان الاربعین
26. ارشاداتِ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
27. مقامِ والدین
28. بیاض الاربعین
29. قندیلِ حج
30. نمازِ مقبول مع نورانی دُعائیں

نعمانی کتب خانہ ○ حق سٹریٹ اردو بازار ○ لاہور

گوجرانوالہ میں ملنے کا پتہ { مکتبہ نعمانیہ ○ اردو بازار ○ گوجرانوالہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طباعت : ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مستند دلکش ایمان افروز کتابیں

داعیان حق کے اوصاف

تبلیغ اور دعوت الی اللہ کا فریضہ ہر مومن مرد وعورت پر یکساں فرض ہے' ہر مسلمان دین کی جتنی باتیں جانتا ہے ان کا دوسروں تک پہنچانا اس کا فرض ہے۔ داعیان حق کے لازمی اوصاف آپ کو اس کتاب میں بہتر انداز میں پڑھنے کو ملیں گے۔

حیوانات قرآنی

قرآن مجید مین جن حیوانات کا ذکر آیا ہے ان کے اسماء' صفات' افعال و متعلقات سے متعلق ایک جامع لغت اور پھر قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی آئے ہیں اس کا حوالہ بہ قید پارہ وسورت ورکوع بھی موجود ہے۔

شرح اربعین نووی

اربعین نووی کو اس کے مولف کے اخلاص نیت کا یہ صلہ ملا کہ اربعین نووی کو قبول دوام حاصل ہوا۔ ہر جگہ مدارس میں یہ کتاب شامل نصاب رہی اور آج بھی حدیث کے چاہنے والے سے بے نیاز نہیں ہیں۔

حقوق و معاملات

اس مختصر کتاب میں حقوق و معاملات کے ان مسائل کو یکجا کیا گیا ہے جن سے ہماری زندگی میں روز مرہ کا واسطہ پڑتا ہے۔ قرآن کریم واحادیث رسولؐ وتاریخ اسلام وسیر وسوانح کی کتابوں سے متعلقہ نصوص وواقعات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

یہود و نصاریٰ

اس کتاب سے اسلامی شریعت کے ان بنیادی مسائل پر نہایت تحقیقی انداز میں روشنی ڈالی ہے جو ہمارے مدارس اور دینی حلقوں میں فراموش کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے ان تمام جھوٹے پروپیگنڈوں کی قلعی کھل جائے گی اور پڑھنے والوں کے دلوں پر اسلام کی حقانیت کا نقش دوام ثبت ہو جائے گا۔

اسلام اور مسیحیت

مسلمانوں اور عیسائیوں کی درمیان' میدان حرب میں محاذ آرائی ایک تاریخی حقیقت ہے جو کسی نہ کسی صورت میں بدستور رہی ہے۔ اس تاریخی کتاب میں مسلمانوں کے روشن ماضی کی جھلک بڑے دلکش انداز میں بیان کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ہی عیسائیوں کی ذہنی آلودگیوں اور اخلاقی پستیوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار/ لاہور